



۱۲۲۸۴

کتابخانه مجلس شورای اسلامی



جمهوری اسلامی ایران

شماره ثبت کتاب

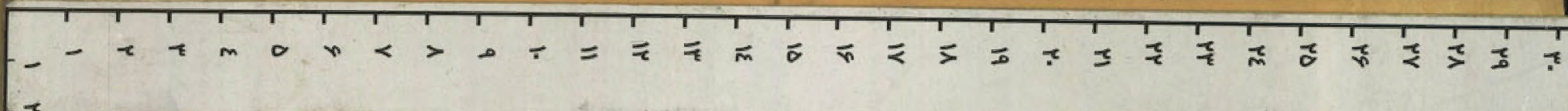
۹۰۹۹۸

کتاب

مؤلف

مترجم

شماره قفسه



۱۵۴۵۱

۱۵۴۵
۹۰۹۹۴



بجاست از آن رسد

نور بخیر باورن تو زو نگاهین
موی تک احسان چو زو نگاهین
کبی انکه او سینه شهر و سیه پاس
سوختی اوین او سوز و قیاس
کیا سنگ صلیت کا وعدہ اوین
کئی کبلی سوزن کو سوز و کئی
سو سوز و کتا تو او کپور می میر
لے او سس بلندی تلی کر لکڑی
میرے مانگی سنگ کت تو آج رت
و مان منظر بیت جل ملکی ست
سو و نوینے یے تین گپور می پھی
کڑی ہے او شے بلندی تلی
وہ ہرزوینے با بند توڑ آہنا
سلح رخت وین تہا سو پھل اپنا
پہر آ او سس کت ہوئے کپور دہوار
جل طرف تو رانگی استوار
ہوار راہ کو چوڑے راہ جون
بڑا اتفاق اسلکڑی آج جون
کر رستم یے ایران سے اتلی بار
ہوار راہین کیتا تہا شکار
نیکل سچا ہے نہوتا ہے میت
کہ کایے کو جوت اور طوندیلو بیت
یکانیکہ ہرزوینے دیکھان ان
نہا یا کہین نہا کتے کا مکان
اید ہر باوینے تہی او دہنہا کو
بہ لاچار لا کر مقابل ہوا
کئی زخم ہرزخم جاکد و کر
اتہا سس قوس لا سس سیر
جلانے تہی ہم بصورت پلنگ
کرین ضرب اب ہرے چو سنگ

۱
۱
۸
۸
۳
۵
۶
۸
۷
۶
۱
۱۱
۸۱
۸۱
۳۱
۵۱
۶۱
۸۱
۷۱
۶۱
۵۱
۱۸
۸۸
۸۸

کو یا ایک اسناد سے تھی برے
 لڑی جنگ اس جنگ بیدار
 ہوئی دم میری اس جنگ لڑتے
 نہایت رہی جنگ موقوف کر
 جو چاہا ہمیں رستم بے برزوی سے
 یہ دو طور میں کون ہیں تیری
 چہوڑا یا میری بند بردار
 ہم اور رستم بے کور میں ان
 لگو مل کر کے اور صلہ میں زہر
 سو برز و خورشک ارادہ کیا
 دی ڈالا وہ مطر کے اور کین
 ہوا دیکھ غصہ میں برزوی تند
 ڈرا نہیں تو جنگ اور بد نام
 نہ آمد **برم** **برم** **برم** **برم**
 نہ امی **برم** **برم** **برم** **برم**
 بلکہ دلا دے امید
 یقین ہے کہ حق سے پہلہ امید

نہ برا مسکا محلو کر سیکو خلیف
 یہ باطن کے فعلوئے بوی بیان
 چرمی چاہ کر اپنی کمر پلائی
 ہوا بہت رستم تجاالت میں
 کیا او سکوز برزوی مرد ہی اگر
 اوٹی بریمہ دونو کج کار
 ہر ستا تھا دونو کے انکھوں میں
 نہایت اور ہمیں او بر او سک
 ہوئے ان میں چہ بزرگ
 ایسے ہیں لڑا اس کے خوشی
 سو برزوی بولا کہ منہ چوڑ
 نہ سن کر کے رستم لیا اینچ میں
 کر انت او برزوی میں پر خراب
برزوی بارہ سہو قرار مرد
 لہلا کہم سے شاپے **خبر**

ہوا طرف تہ بہر کے ماسنگ
 تیر راستے کو کئی سب بیان
 تلخ چہاڑ سے پیل مٹیا تھپائی
 تلی سر کیا پھر نہ کیا او نے
 تو اوٹھ جلد محسوسات ہر جنگ
 بھر یکہ بازو ہوئی ہر کار
 والی ایک ہر مورتا تہا نہ منان
 کہ بند میں ہر دو کھوڑی لگا
 لیت کر کے اس میں کرے نہ جنگ
 پہنکا اس کے کا لہنجا او نے
 جو کھوڑا کو پیر کرے اون مرد
 یہ برز و دو طرفہ بڑا کچ میں
 جڑا او کی سینہ بے رستم شتاب
جاکت اندر آمد بدست برز
 جہا سر جہا کر کے اور ہمیں او

سوار و ملی رگد باتن ہمار شہار
 سو موسیٰ کو بلایم کینج و مال
 طلسمان کا کر قلعہ مختصر
 اس کے سر راہ میں یک سہ لگے
 جو آتا تھا لاؤش سے رکھ کر
 شہر پنج رستم نے وہاں الیک
 بولا اسب سہلو ان اور نامدار
 لے لے طو نعت سراب و کباب
 اتھا طو جس بھی وہاں حال منے
 ہمیں سے کیے کو در ز اور طو کمال
 بخت ہوئی بات میں سر سہری
 میں نو دہرے میں فرید و دل
 کہا بات کو در و ہی سخت تر
 پہلوان نام الیہ وہاں لہر
 ہوئی طو کس کو ہند ماغی مڑی

میں ہوں تھک اٹھا رکھا بیان اتھا
 گئی سب تانگوں کو دیکھ کر حال
 رکھی اوس میں اسباب نعت مڑ
 بنائے مسافر اور ترے کی جائے
 تواضع مدار لکری میسر
 حسن بکشا ہے کیا دل فروز
 محال کیا سب طرح زیب
 مہتیا تھا طو عبود و مطرباب
 بیجا یا تھا سلطان رستم کنی
 دلون بیج الب میں معلوم تھا
 کہا طو کس نے تو لکھ میں ہی
 تو کا وہ کا بیٹا لو مار اصل
 سو کہنچا وہاں طو شہر خیر
 لیا کات سے تاب کی کر خیر
 جلا اور لکے ایرانکون اوسکری

حاضر تھا اور وقت رستم تھا
 کیا بہت غصہ کو زام سنات
 کہ بھگتا تھا رنکو در خویش
کہ بر خبر باں مہمان بادشاہ
 کہا بعد رستم نے کو در سے
 مجال میں ہوتے ہیں سپاہ میں
 میرے پاس خاطر نہیں اب جاؤ
 کہے سے سبکی نہ اور بگاؤ
 کیونکہ کہا بعد رستم کہیں
 دیوانے طرح طو کس جنگ جو
 کہا جاوے رستم نے بھکا بھلا
 یہ جانے میں رستم ہوا دل اندیش
 میں جانے لے لے لے میں نا کہیں
 کہا ز لے آخر میں کو تمیز
 مبادا غصہ میں نہ مانے کی

خبر سننا ہے سو آیا وہاں
 کہا بہر نصیحت کے یزد و سات
 ولی طو کس مہمان تھا کس میں
تو ان کہنے کہ بڑا مدد زن بہر
 اس تو سیایہ میں غیب کے
 سوٹا کہیں رستم کس کے نہیں
 وہ مہمان ہے طو کس بھائی لاؤ
 گیا سنکی کو در ز لا جاؤ
 مجھی حکم ہو دیتو جا ماہو میں
 وہ کو در ز کے بہت ہند خیر
 گہری ایک بعد کو ہنر جلا
 مبادا کہ ہو جنگ کا جادو میں
 فرامرز کو بعد بھجا وہاں
 میں طو کس مہمان کے زیادہ غر
 نہیں جا کے لانا ہوں بھلاؤ

یہ کہ کر ہوا مال نہ ہی سوار
 قلعہ ایک تھا اور سیرا ہے
 ہو با و چو نکی شکل پہلوں
 بوجھا کس خیمہ او جس سر
 یہ نورانی ہے تجا زین
 نقل طعم و نعمت شراب و کباب
 او تر کر کے لہو ریشہ طویش
 جو دیکھا تو بیٹے ہے یکمیزن
مکرم و بیاد بدیدار ماہ
 بوجھا طویش بے حلال نام
 تنہا سودا کر یک نام و بر نواح
 قصا سے اوئے موت پایا تھا
 نہ راضی ہو نکلی ہوں یہاں ہی
 یہ سداں جوان وہ خوبی فعال
 کہا طعش دلنی آپ نے
 کیا طویش پہلی اور سو کچھ تھا
 بڑا ایک خیمہ کھڑا سیس طاعی
 پکائی ہیں کئی طور کھانا و نان
 کئی طویش کو نب او بیٹوی خیمہ
 سخی ہے بہت بہت مال وہیں
 خلق کو کھلا دی خیمہ بباب
 کیا قصد سو سکی خیمہ
 سرو سے دانی میں چند بدن
نبردیں خوبی بگرد و لکھا
 کہی میں ہوس زندہ تو راں
 وہ مایل ہو مجھ پر کیا کر نکاح
 جہاں جلو کہنے کو اور بباب
 اگرست خیمہ سرور کہ ہو ہون
 وہ بدسیرت و زشت و بیکال
 لجانا ریشہ ایران کسی

چہ او سنے ہلائے سحر کے شراب
 لیا باندہ آہلیسم پہلوں
 لہری دو کو کو دریا و نہال
 کیو اور بہن ہی بھی سے آئی
 کج ملک و نر لوزال آیا و نان
 شبوئے کئی کی فیت اور کئی
 گئے کہا کا نہیں ہو کنا
 کیا زانیہ بے شبہ اعتبار
 بکڑنا ہے یہ مکار زن
 طرح دیکھ نہا کے وہ زن چھوڑ
 شکستہ کیا در اوئے گز بار
 دغا کے شکل و لیدہ کر زالی
 جڑا رہے شرم کر سر اور
 ہمہ یک کر زبار اوئے روز کر
 بواب سطف او سطف تھا سوال
 تروت ہو گیا طویش سد خواب
 قلعہ میں کجا کیا بند و نان
 بڑا او سنے و رہی رہے حال
 اس بطور میں سو کس ہو قید بائی
 ہوا او سنے تواضع و رافضیاں
 ولی یہ کیا میں وہ خیمہ منی
 میز زن نے کئی پہلوں قید
 کہ ہنکی وہ پہلوں چہ چار
 جلا طرف خیمہ کی یہ فیصل تن
 قلعہ ہی ہو کر لکھا کھوڑ
 ہوا سب شہنشاہ کو رو بکار
 بیجا یا خبر جلد رستم کئی
 لیا زالی نے او زخم بر سر
 ہوا بدلیسم بر سر کار کر
 ہوا زالی عاجز تھا بیکال

اسے بیچ میں کیوں کر مایان
 کس نے اپنی دوز کی اور پیر
 فرامرز نے الفور آیا ومان
 فرامرز بولا تو ہو در کنار
 انا کہ تو تا او شب کھل بلنگ
 لڑی جنگ کو گزشتہ سیر
 مکھانو بہ جالرجب آرام بائی
 سو رستم نے اور دوز کی اور پیر
 فرامرز کو جلد تا لید کر
 امید ہر بلبلیم میں کرسا جنگ
 کئی ہر دوجہل کر پیل تیر مار
 نہایت گزرجہ و تیغ سون
 لڑائی سے دوین ہو کوئی تیر
 صبح ہر ہر دوزی اور بلیم
 اول روز سوسن توران کو
 فرامرز سپہان پہنچا تہاں
 پہلو ان لڑتے ہیں دو ہمد کما
 دیکھا زال کو جنگ میں ناگہان
 میں کرتا ہوں اس سبب ایک زار
 اتنا بلیم ہی نہ کیا نہنگ
 تہکی آخر شش نام کو ویر
 صبح جنگی رستم و ہر دوزی آئی
 طلب بلیم کو کیا زود تر
 نزدیک شاہ خسرو کے بجا خبر
 مقابل ہوا ان کر سید رنگ
 پیر اور عجب نیرہ جلی شمار
 کئی آخری دن ملک جنگ گون
 پیری پیر مکان کو ہوا وقت پیر
 لگی جنگ کر نیکو ملکہ رستم
 خبر لگی بھی تیر سلطان کو

سو ہر ہر جمعہ فوج اور سیاب
 کیا حکم رستم نے ہرز و کو تب
 میں کرتا ہوں یہاں بلیم علاج
 ہوا تھا نہنگ دست ہرز و
 مورا آخر شش بلیم پہلو ان
 کیو طور کو در زیندن کیتن
 بڑا آگے توران کی فوج پر
 بمعزال ہرز و ی غازی لیا
 چہار و نظر سے تیری و نی مار
 یکا یک او تھا کر دکا اند کار
 ہوئی فوج رستم شادی تمام
 اتنا گیسر تر کو کفار رستم چون
 ہوا جنگ اس طور سے بید رنگ
 کہا آگے میران ای اور سیاب
 یقین جانتا ہے کہ رستم کے سنگ
 کر اور ہوئی ہر ہر شتاب
 تو جادو ہر و فوج کی سات تب
 اسے مارتا ہوں ہر ہر طور آج
 جڑی گز رستم نے بہر تہاں ہو
 اور شش پہا کی بجائے بران
 چیرا لیا اپنے سنگ وین
 چون کور و نی ملک اور شیر نر
 چوپ است شمشیر بازی کیا
 ہوئی بلکہ انکی شمشیر بازی
 ہوئی شاہ خسرو کے فوج شکار
 تورانینو کی دلیر تہاں تہاں
 نہایت گز رستم فوج خسرو تون
 جدو خارج توران ہوئی دل تنگ
 کئی بار پہا گانہ ہو خراب
 میری فوج ہوئے ہر خارج تنگ

تس او بر باد بخت برزد ملا
 تو سازند زنی کے کہی ہیں چلا
 بکھار دینا کہی دوسری بناو
 کہ نفوس بد بزرگان تنگ بار
 زہن پوری جب خود دست زن
 کہ وہ بہت کمر زدن نامی زن
 پہلے جواں بھائی کے کرنا گریز
 لعلنا کے طور کرنا ہی نیز
 کہا کہ تلک بھانگتا میں سون
 بڑا کہہ ہے سینہ میں کبھی سون
 یہ کہہ کر کدراست میدان میں
 کیا طلب خسرو کو اوسل میں
 کہا ہم تمہیں اب لہریں ایک
 عبت ہے جو کرنا ہے لک کر لکھا
 خدا کو دیوی سوٹا ہے کو پا
 او اہر ان نور لکھا دو کہ میت
 بڑا بیدار اور نوران زمین
 شوق دہن ارگین روئی نہیں
 یہ سنکر اوسر دینے غیبت لیا
 او تر فیل سے اسب سوار ہی لیا
 جلا جلدی طرف افراسیاب
 ہتے مست ہر چونکہ تو بے وقاب
 بکرباک کہو کی سب بول
 کہی رستم آئے تلک کر بچار
 جلا جلدی طرف افراسیاب
 اسے بیج رستم ہی آیا شتاب
 میں لیتا ہوں اب خون سیاہ
 خدا ہے تلک بیان ناموس کا
 دیا جواب رستم کہ افراسیاب
 ہر جنگ میں بہت ہر کامیاب

میں خواب آزمایا ہوں جنگ اور نور
 کی ضرب بچو نہیں رکھتا شہر
 مجھ ایسے کو چھو کے بتاتا ہے دو
 نہ کس طور ہو وہاں سے دو
 میں ہرزو فرامرزیم جنگ
 نہ واجب لڑنا نہیں تلک
 غضب میں ہوا اہ عالی قدر
 کیا بہت تند بکو رستم اوپر
 کہا کیا مکر اوسل کمر ہو نہیں
 جو اسطور غیبت بتاتا ہے میں
 شہنشاہ ہو کر خود خون لاشیں
 توٹا ہے کے کچھ کام سر اشریں
 ہے جس فوج کا شہر شہر جنگ
 سپاہ اوسکی لڑائی میں بدنگ
 ہو گیا دسے بعد میں نامور
 ملوں اسمانکو میں کے اوپر
 زلزلہ سے اوس نامے رستم
 بلند آسمان ہرز میں ہر رستم
 یہ کہہ کر جلا جلدی گھوڑا کدرا
 عجل کر کے رستم نہ ہوتا جدا
 ملا اے ہرزو بے سر سے کاب
 خنجر نامیں کینچ بولا شتاب
 شکم مارا ہوں نہیں ہو کر زبون
 میرا ہے یہ سلطان کی گردن خون
 قدیموں نے ہر بار کر کے جنگ
 تباہ ہیں خد میں ہر جنگ
 میں خادم بنیا ہوں کہوں اس لیے
 حلا کی تمک او ہنر دبا ہے
 سعادت ہے اس رخ جلو حصول
 اے عرض عاجز کرنا ہوں

ہوا ندم دل شاہ حسن التجا کہا تو ندم ہے رستم بجا
 پیر اور بعد رستم سے بولد ومان ہے ہرز و ندم کو و شیرین زبان
 سخن اس بول غصہ کے الگ اور سی جہا یا او بی نہی جلاک
 تیرے سر پر ہرز و بجالا اداب کیا سوار ہو طرف افراسیاب
 نردک جو کے نعرہ کو مارا بلند کڑا سکی سلطان دلیں و وضد
 کہا ای نکلون جنت بدر ز کار وہ ہے تو جھگھلیں بہتا ہوا خوار
 نہ واقف اتہا با کے نام کے منجیدہ کیا میں سرانجام کے
 تجھے بال جاہ پہلا اسبنا سو موریے بجا سانک کانتین ہنا
 نذر کر خد کا نمک کرجام مجھے ساتھ لڑنے ہوا تنہ کام
 کہا کرجہ بالا نمک خوار ہوں دیے شاہ ظالم و جہو تاپے تون
 عزت سیاہ کوس کو دی بنیاد چہ کر کے مارا عبت بکناہ
 نمک کیا تیرا کام برین بڑا اب طرف کیا جاتا ہوا لڑا
 یہ کہ کر دوٹھیا لڑائیات میں ہوا شاہ تو لڑائی لڑائی میں
 کیا مجھے خم سے جھگھکانہ میں تجھے ایسے ہرز و نکلوتا میں
 نیا ایک خم میں با بدار کہیں جو تو مرد و خرم خرم خرم

اسے بچ یک تیر مارا دینے لگا پہوڑ بکتر دھپلو میں
 سو اندام سے خون جاری ہوا درد دل و ہرز و کیر ہاری ہوا
 یہ جانی یک گرز ماری دے دیے اونہ قابو میں آنے دے
 یہ جا کر ملتا جھکا تاتا د کدا اس چکر کو کھاتا تھا د
 تب آخر کڑی ہو کے دونوں ٹھار کھان مات لیکر کئے تیر مار
 دو طرف سے دونوں کر کر کے اوٹ سر پر بکتر نہی تیر دلی جوت
 کیا اس قدر مارا فراسیاب جو ترکش دیا کر ترکش جواب
 پلڑتے گرز شاہ توران نے کیا مقصد انیکا ہرز و کینے
 اوس وقت ہومان بچ کر تبا کیا ای شہتہ عالی جناب
 گرز شک سے تو برائیکھا میں گھانا پے کیوں زندگانی کینے
 غت کچھ نہیں جو لڑی و سنگات ہے واضح تجھی جنگ سردت
 دیا جواب ہوا نکلوا فراسیاب میں ہرز و کے کینہ سے سراب
 مجھے درد اور سکھایے خسرو رشت جو امانا کر کے کینہ کو رشت
 کہا تو نے اوسکو جو مارا اگر تو کیا ملک پہلو ان میں بد
 مبادا تجھے کر جہا ماری دینے توران ہرز و بندھائیے مینی

منع کرد که سواران و پیران نے حکم کرد یا فوج کو آب نے
 سو چند کمر تیرے لکھنا پڑی آگے طرف برز و بار
 تنہا تین گرز ہر زویے باس وہ شمشیر بکڑا ابتدا رست
 جسے گرز مارے سو مرنا تھا وہ شمشیر سے مار کر تانا وہ
 جلاد مارا مار لیا تا حال جہاں شاہ توران کھڑا تھا تھا
 فرامرز و رستم جو دیکھے یہ حال سو برز و کے پہنچے مدد کو
 گز سے مورخان نہایت کشت ملی فوج ایران ہی رستم کی دست
 اواز سے تیغ اور گرز منجمار ہوا خلق اس گردنگا ہزار
رستم تیغ و آواز گرز گران **جہاں کشت باز و پیکران**
 دو دل ملکی بادل سے پر کمال زمین ہے چلی خونے لال لال
 بتے ہول خسرو و ہر منجا جیہ سو بہا کے تورانے ہو بخود ہے
 ہر میت لیا شاہ آفراسیاب لگا پیش کی ضروری کا میاب
 بکھڑا تو کہ رستم نے پیر و خان بچے شکاریانے فتح کے تہاں
 ہوا سخی جنگ حسامی اتنا سیستان واپس نہ واپس
 کیا من رستم نے خدمت میں گیا لیکے صلطان کو اپنے مکان

رکھا ایک خبر تو افح کیا رکھا ایک خبر تو افح کیا
 عوض پہ کیا اپنے احوال کے عوض پہ کیا اپنے احوال کے
 حکم ہو تو کچھ دن کروں اب رام حکم ہو تو کچھ دن کروں اب رام
 قبول اخلاقی شاہ ہو کر خوشحال قبول اخلاقی شاہ ہو کر خوشحال
 او برز و کو ملک حرمی عذری او برز و کو ملک حرمی عذری
 کیا اوس ملک کو تو آیا در کہہ کیا اوس ملک کو تو آیا در کہہ
مدد گفت از کشتور آباد و در **مل ابل پشنگان شاد و در**
 فرامرز کو دیکھیں ہندوستان بد و مان لیا اوس کو باد و ستان
 لکھا زال رستم کو دسیستان لکھا کوچ پہر وانی شاہ جہاں
دستان کیغی سے ستان کیغی سے کوکشاہ کو در زابا جنگ افراسیاب
 ہل کے سنو شاہ نام کتین جوانوں کے جنگی ہنگام کتین
 سینے لڑے عورت تو شیر کی پرے مرد ہو کے کیوں نا دلیری پرے
برائے شہنشاہ موالی کند **اگر نہ ہو پیو امی کند**
 دیا کر چھ سائیں باد و سپاہ گیا بہا کے توران کو تو پیکر شاہ
 خزانہ کھلا فلم جا ہی گیا طمع دی جمع فوج بہا کی کیا

اید ہر شاہ خروینے کو در کون
 کہ رستم بہت بار توران پر
 یہ نوبت تہارے اب بوقت کون
 تعقیب میں ہو کر اور ہ کرو
 حکم ہائے کور در سلطان کا
 کیو طوس میں ہنر و کرب سیباہ
 فرامرز سے پہلے کھانا ہ نے
 ہو فارغ فتح ہائی اس ملک میں
 فتح ہائی کور در اس سے
 و و دل ایک ہو کر کور اس حفر
 سنا اس خبر کو جو توران شاہ
 سولہ گراں دیکھی ہونانکی
 دیکر فوج بہار سے میران کو
 ہوا اے ہومان مقابل اول
 مسلح ہن گہرا ہو کے میدان میں

بولا کر کے بولا کہی طر سکون
 فتح ہائی آباہ ہراں پر
 و عا ہر ہوا گاہ حال زبون
 او گہاڑ و چرا و کی دوبار کرو
 گیا قصد فی الفور توران کا
 لیے انہو بہار میں ہوا و براہ
 نہ رہا بہت دن ہند و ستا غنی
 پہنچا ناخن جس کے حد میں
 وہیں آملی گانچے دس خطی
 ہر یک طور سے کیجیو اسے تلبر
 کہ کور در آباہ لیکر سیباہ
 ہرا دل میں ہو چکا مقابل بہ جنگ
 ہجایا مدد بہت ہومان کو
 خود ہی آ رہے تھے ہر یک
 بولا یا مہا ز کو اس زمین

سو بہر حکم ہائے کور در کا
 کیا مات نیزہ کا ہومان اویس
 قضا سے گز رہے کار سی لقا
 بہر یک گز بہر نے مارا و کر
 موا ویکہ سرور در ترکان تمام
 لیے ہراں نے ہراں لک کر کوب
 لکھا عرض کور در سلطان کہی
 ولی اے ہراں اس کی دیناں
 بد در جو رستم کو پہنچا گیا شاہ
 سو خسر و بے کف و فوج دیکر تیار
 لکھا بعد رستم کو تا کیند سون
 رما و و بر سر معرکہ جنگ کا
 ہر یک جنگ میں بہت مرتے سیباہ
 نہ ہو چکا ہر رستم نے کور در پہل
 دو و جوان ہو کر بڑی ہیلوان

مقابل ہوا شیرت اوس جگا
 ہجا کر اور کور در مارا و سی
 ضعف ک گیا زخم بہار کی گیا
 سو ہومان نے چوماں میں ان کر
 ملی فوج ہراں میں سب کھام
 مقابل ہوا انکر ہر غضب
 ہر ہومان کو مارا اول جنگ میں
 ملی لک کر ان ہے مقابل میں مال
 تو کر تا ہوا جلد ہی اس سے ہتیا
 ہجایا مدد عرض سینے چہ ہار
 جو جا کر ملی جلد کور در کون
 مصاف اس میں گذر اکی لک کا
 مدد پہنچا تے اسی بہ ہر شاہ
 ہوا آخر ش ایک جنگ بقیہ اس
 شہید ہو و و طرف چہ ہیلوان

گرمی لاش بر لاش ہر تہا ہزار
 قیامت ہوئی اگر تہا ہزار
 عمارتی پیران نے تہا ہزار
 لڑا فیل کے ہک میں اند کو وال
 تورانی جیت ہوئے کہا بل موئے
 پہلی فوج ترکمانی کہا کرے موئے
 لے آئے اللہ پیرانلو مار
 سواراوسکی ماری جیت نامدار
 شکست ہو گئی فوج توران کو
 کھاتوٹ کر اور صبر جیوٹ کر
مرا تو پناہ ہر اور بدی
ایک گندہ موئے ہر یک تہا
 اتہا سلطنت کو تو لیتا تہا
 قسم کہا بولاد جیوٹ سیاب
 نہ جیوٹ میں لہو کا گندہ کہیں
 فتح کی خبر سنکی ایران شاہ
 بجائے اگر اپنے خوشی مان کر
 اور تہا اور تہا ہزار
 قیامت ہوئی اگر تہا ہزار
 لڑا فیل کے ہک میں اند کو وال
 آپرانی نہایت کو غالب ہوئے
 بری آئے جو طرف ہر ایک جیوٹ
 سواراوسکی ماری جیت نامدار
 سن شاہ نے موت پیران کو
 کہا خم میں پیرانکی سر کوٹ کر
سید و سرور رشک کہی
ازان و رند ہر یک تہا
 خدایہ سید دولت کیا تہا
 حرام ہے جیوٹ آرام خواب
 ہیں جیل تک کے سید لیں
 جو پیران مو اور سکی سیاب
 ظلم کو کج تو نہ کر
 تہا ہزار ہر یک تہا ہزار

وہاں کہ تہا ہر یک تہا ہزار
 اید ہر تہا ہر یک تہا ہزار
 دیا فوج کو اور جمع کر سیاب
 تہا فوج نہایت سکتی ہر یک
 دیا سنگ اور سکی ترک ہزار
 خبر باکی خسرو نے شہ کی سی
 اتہا او سپو بیٹے تہا ہزار
 او سیرور رستم ہی ہر یک تہا
 تو ہو کر انا لیں گہرا س کا
 قبول ہو کر رستم سو ہو بار کا
 سو خود ہی نقل لاکہ مواری
 او شہ کو ہر یک تہا ہزار
 لکھا کر ہو راضی کر یکا صلاح
 ہمیں رہا اور خدمت گذار
 لڑا ہر یک تہا ہزار
 جلا اب نہال اور سیاب
 خرمینہ دینے ہر یک تہا ہزار
 ہو امستہ تہا ہر یک تہا ہزار
 رکھا تہا اور سے نام شہ کی سنگ
 روانہ کیا جنگ اور ستوار
 ہر یک تہا ہزار
 دیا فوج ہر یک تہا ہزار
 کہا او سکو سلطان ای ہر یک تہا
 خور و سال ہے او سکی ہر یک تہا
 سنارستم انیکو اور سیاب
 ملا ان شہ کو بلغاریہ
 صلح کا دی بیغام خسرو کہنی
 تو بیٹے کو رکھا ہون و ہر یک تہا
 جیے تک تہا و لکھا فوج اور ہزار
 تو حق کے نزدیک تہا ہزار

بہتر میں مصالحت نہ کرنا
 بولا کہ اگر آپ بوقت خرمی کے ساتھ
 کہ فاران کنی اس کا نام کا جواب
 کہا وقت رخصت کے شہزادے
 ہوا سنگی غریب میں ایران شاہ
 و با جواب نام کا فاران کنی
 کہ مجھ کو دیکھتے ہو کہ بالکل نرساں
 لڑائی کو منع ہوا ہے شیر
 لے تیرے مجھے جانا میرا
 فضل حق ہے بہت طوثر مل مجھے
 اس جانتا تو نیک موت سے
 جنت جانتے کہ جو مانگی امن
 چننا کر تیرا تاج و تخت نکلیں
 کہا شاہ نے ہمیں فاران ملے
 سو فاران کیا جا شہزادے اور

جو شہزادے کو رخصت کر دیا
 بد او کی خسر و ز ولادہ بات
 پہچاتا ہوں بھئی تھنا کی کتاب
 میں لڑائی کو تم نہات لیا ہوں اب
 کہا آج رہ میں لڑو کا صباح
 تھنا مضمون اسطو کا اور پیہ
 صلح کیجئے جاسا و سس پاں
 تو کرنا نہیں جنگ کے وقت فیر
 میں نامزد ہیں کر دیکھا اور مرد
 فتح ہو نہارا ہے کامل مجھے
 خزانگی میں امن ہے کہ
 ترویا صفائی جو بریں کٹھن
 کر دیکھا فیر جی کو نہ لیں
 لیجا شخص کو نہ شہزادے کا
 شکا کوئی تیرا چلنے لہر

وہ شہزادے بولا اختیاری ہے کیا
 ولایت اس کے لیے جو تھنا لڑی
 دیا جواب فاران نے سلطانی
 کر دیکھا تھی مار کر اور دفن
 تیرے علم سے رو دیکھا تیرا پدر
 دکھانے میری جگہ لایا یہاں
 عرض دل اولڈا ہوا اور روز
 پہن کر جو شہزادے اصلاح جنگ
 اوپر شہزادے خبر وہی تیار ہو
 کہا تیرا شہزادے ہو تیرا دم
 قبول ہوئے خسر و ز اس بات پر
 اول روز شہزادے اپنا کیا
 پہر اور سس سلطان حق یاد کر
 اوٹھا کر جوابا زمین سخت پر
 صخر لے کر چلو میں مارا کتاب

صبح جنگ کے دیکھنے کے لیے میر جا
 جو میں اور دیکھیں تھنا کٹھن
 یہ وار سس وقت درکار میں
 یہ جاد تیرا جگہ ہو گا کفن
 جو کا دس سیاد سس لوبال کر
 اصل تھنا پٹا ہے یہ ہوتے غلیان
 دیکھا میرا جو شہزادے فروز
 لڑا آن میدا نہیں میرا دل
 مقابل ہوا انکر زور ہو
 پیادہ ہوئی تھی کو کرنا بہم
 ہوئی جنگ کشتی میں بائیکہ کر
 دیکھیں خسر و کو جنت دیا
 بکر ہر دو مانوسے کروں کر
 دیا یا مثل کو کر کے شیر سر
 جگہ میر جا رہی کیا سس آب

تکبر ظلم جاہلی اور حرام
 غل و دہلی شہید کو دیکھ کر
 وہ قارن کیا خروا فراسیا
 خبر سس لیا تہ ذی غم کتہیں
 طبل کوچ کا کر اوسے وقت پر
 پڑا لکڑی خون دیوئی پر تنگ
 وہ شہیدانہ سے ترکان تمام
 اندیشہ نیکو زندگی کا کئے
 گزرتی تیر تیرہ کتہیں ذوق سے
 دوشادہ دیکھو دیکھو گینہ دار
 سادہ بکرو دل خون خون
 لڑی مند سے دو ملک ماحور
 ہوا ملک سرنگ سے بس عظیم
 زمین فرق ہو خدائی در میان
 نہایت فضل حق سے ہم چند
 میں سے یہ خادہ نہایت کام
 قبر میں کیا دفن بہر مواب
 اوشیدار کے ساتھ بہر منجی شہا
 دیا جواب نام کا قارن کو تین
 جلا تہ حسنہ طرف و دکر
 ہوئی ہر دوں کو مقابل جنگ
 ہوئی مستعد جنگ تمام نام
 خوشی سات سینہ سپر کر لے
 لیوں سر اوسینہ او بر شوق
 رکھیں بد و بد بد بد بد
 بکری بد بد بد بد بد بد
 اسے غم بدر کا اوسے غم بدر
 جولا نشان کرین لالت میں ہو دینم
 سخی ہو گیا خور تے آسمان
 ایرا تہ ما ہوئی سر بلند

شکست ہوئی فوج توران تمام
 نہ پیر تا تھا سلطان کے طوع
 دکر دینی خبر و در غفرت و در حساب و در سر کردہ و در کشتن اور
 فتح باکی سلطان مبارک اس
 جلا آب نہال ہو کر شتاب
 گیا میں سرحد میں بھی لگا
 مدارات تھوڑے بہت
 کہا اہل کوچ کو بولاشاہ نے
 رکھا ملک میں کر فراسیا
 ہوا سکی خاقان غیرت بدر
 کیا طی بیابان جنگل برب
 کیا پہاڑ سرحد ملان ملک
 ہو خا خربت خوار فراسیا
 تلیف ہوئی فوج ساری سہا
 جیسے ہیں جا کے مانگی نہا
 گزیراں ہوئی جواہری عام
 کئے لیلی باکان بکرو رو
 دکر دینی خبر و در غفرت و در حساب و در سر کردہ و در کشتن اور
 لکھا خوش خبر شاہ کا و سس
 جد ہر ہالہ تھا او فراسیا
 پڑا جان خاقان پر دغا
 دیا بھیج خسرو کئی بہتر
 کہ جا جلد کہ اپنے خاقان کئے
 تو تو ہی سیطور ہو کا خراب
 دیا میں شہکا نا اوسے ناگر
 دیا میں شہکا نا اوسے ناگر
 سو بجا و دان جانے خرب
 دیا میں شہکا نا اوسے ناگر
 رہے نامدار و میں کی ویرا
 سو ویش خرد کی تیار راہ

جلد باند لی تبتی سیس ہوم نے
 کیا لنگی جسوقت خسرو کی پاس
 نوازشیں کیا ہوم ہر ہیکار
 کر شہزاد کو پیر بولا شاہ نے
 یہ دو نو کتن کاک سرے زوال
 سیا و سکی لنگی کینہ کتن
 رکھا آگے رستم کو توران میں
 لیا شاہ کا و س نے پیشوا
 سر و چشم جو ما ہر میں ہیکار
 ہیزا و س بعد کچ روز کے دینا
 ہوا بادشہ ہونہیں خسرو عظیم
 منحاوت عدل داد ہوئے تھے
 وہ پہنچو مقبول بادشاہ
 امانت خدا پہ ملک مال کنج
 شرافت کا گوہر ہے کھانک

نشان کہو جنات خسرو کئی
 خوشحالی کیا شاہ نے بی قیاس
 عزت آبروی کیا نام دار
 ہنگال دین شاہ توران کینہ
 کئے سرحد اوٹکا عرخی مثال
 ہڈاٹ کر سرد سینہ کتن
 خود آبا ہودل شاہ ایران میں
 کیا لنگی کو دین میں صفت و ثنا
 نجا و رکھا زرد دینا رسی
 لیا شاہ کا و س نہت مکان
 مثال امانت کا ہم
 زار ہوا تبتی ہول سونہ سیتے
 جو عادل ہو بالی رعیت سیاہ
 ستم آہناک ہندی و درنج
 پہلا و بی نہ مگر ہر کوئی حال

یہی ہے خلاصہ میری بات میں
 بہت مگر مال کو دینا نہت
 جمع جمع ہو وی تو جوڑی ہزار
 رہے دو قرن سلطنت خسرو
 پیر آخر کو حقی محبت زیاد
 ترک کیا سلطنت کار بار
 عداوتیں ہو کر صدق الیقین
 بزرگان ایران رستم و زال
 پیر ہر کو سلطنت کار بار
 دینا جواب سلطان او س ل میں
 دینا جو سیم یہ امید ل
 ہوا سیر دنیا کے دل ہو راس
 کیا زال نے موت خیرات ہے
 کہا شاہ نے جہ طافت نہیں
 اور الفکر سیرا سہانا نہیں

کہ تو نے رکھی ہو کھانات میں
 ہوا آخر خسرو ہزار کھانا پ
 کری طمع ہیچ اپنے کو وہ خواہ
 ہر یک روز شاہی اتنی نہت نوی
 دیا چہرہ دلبر سے دنیا کی یاد
 دیا مہربانی تو جو تبتی اہل کار
 ہوا آئینہ گونہ نہت میں
 سہوئے نصیحت کا بولی سوال
 رہا سو عداوت کرو اختیار
 و چہرہ ان بہن ماتیں کیا تھیں
 برائیکانین میں دنیا سے مل
 مرگ تھا ہوا خداوند با س
 عدل منصفی سو عداوت ہے
 کجا با حق محکوم طاعت نہیں
 جو کہ ان طرف او مگر کہیں

پڑا ہے میری لگے اور زکات
 لے ہمارا توشتہ جو لیتے تھے
 ہوا جب مجھے بھوکے پیاسے
 جو مال لاش تھی مجھ کو یا نہیں
 بولا میرا خزانہ تصرف کیا
 جو معصوم تھی غیر یاد پندر
 سو اور سکی مسکن فقیر تمام
 دگر کو دھن کہ بلے باور لاند
 برزیت و برکت و کرم و بار
 تہا داماد کا و سلسلہ کبر
 فرخیز تبتا تھا کا دس کا
 لہر سب کتنے جان غیر و کثرت
 چھ فرزند سے چھو برتر عزیز
 رہو اور سکی مال جائے فرائض
 فرخیز ز اور سب المہام

کہ پہلو کھانہ میری کوچ کا وقت آن
 بنے گا نہ کچھ پہرست تباہ تھے
 نہ آرام کچھ نہ دنیا کا ہوس
 پیکار دی سے دلوں پر یا نہیں
 جو تباہ حواس افق اویسے ہو دیا
 او پورہ زمان جو بغیر از حد
 رہا کوئی نہ محتاج ایرامیں تمام
 زمانہ کہ بے سوچی بے جا دور
 یکشہد و سر سبز و نہا
 ہٹایا اور سے تخت ایران پر
 دلا سادیاں دے سے من کہا
 وہاں میں ایراکھاتا تخت
 اور ہم بھی سیانے ہو سب باغیر
 بغی ہو ترسناک یہ آن میں
 قبولے اطاعت کو لکر تمام

کہا شادمانی بعد زان اور حکما
 جنگل سے الگ حشر بیان
 جو تھی زان رستم و گرنا مدد
 میری رہنمائی کو زار و قرار
 خود منہ میں کا رہنما بود
 کہ زور دے کسی سے نہ دلا شود
 خرد مند ہوئی دیکھ حیرت میں
 کیوں اور فرخیز کو در طوس
 کہا شادمانی دے حشر کے پاس
 نہ تھے نہ ہجرا جہاں کہا اب
 پڑ گیا برف اس جگہ پر زیاد
 مکان ہو گمانہ سے سہماک
 انا کہ کے خستہ دے سے
 خستہ دے سے خستہ دے سے
 کہڑی ایک جہ کو سہماک
 چلے باورشت کی باران

مجھے غیب سے ہوا ہے خبر
 میں سو بونگا جائزہ کی آستان
 کیا سب کو حضرت بعد قرار
 او خود بونگا افسوس کرتے ہزار
 کہ زور دے کسی سے نہ دلا شود
 کہ جتنا کوئی جانی جفلی کہنے
 بید جا رو کئی سنگ ہو خصوص
 غل کر کے بولا وہیں حق شناس
 شتاب نقل جاؤ تم بہانے سے
 جلیلی پہاڑ سے بعد زان تہا
 رہو گے تو سب ملے ہوئے ہلاک
 مالک غایب ہوا اس جگہ
 رہو با کشتہ خون بے شہادت
 قیامت ہوئی اشفاق و دان
 زبا پر جیہا و شش کار و کھایت

کیو طوس فرزند کورن سب موی اس چلو اس برف ک سب
 درین ذکر نام است **ه لهر است** **فرز قیاس است** **در ملک قوم**
 کیا بادش چلو حسر و کسل با تخت ایران به یکصد برسل
 هوانت به لهر حسر و کسل عدل کرد و با صفت با نیکی داد
 محل بادش بیکار خوشن کیا خلق کرد خلق کو بیت سک دیا
 اوسه چار فرزند بی نیکی او اول شاه کا و دس حسر او
 ارد شیر یک اور شید بیت یک شکل خوب صورت و خوب بین یک
 اتی و سوزن دے و بی نظیر یک نام کشتا شد دویم ز زیر
 و یکدیگر کشتا شد بر غور چکنا بیت بیشت با کانونر
 هر یک فنین لا طالاک تبا خوش شکل زبردست اور شیر دل بر عقل
 غور او سمن و یکدیگر بیشت لهر دے او یکد رکبا خوار کر
 جهاد دوسره اور فرزند کورن دلی عهد کشتا به ایران کردن
 نه لاتا کشتا شد به دے گیاروم کو بیار کرد و اب به
 کیا بیشت کوشه بی کندن کذر لکاهیت هونکو فافه فو
 به به کوه جاف و فو و کلس زمانه نه زمانه تار

پای

منامیت شهر من انبا کونار مد زور به او سکی کیا اختیار
 جز انامیس گیس نه سندان بر **ه لهر است** **فرز قیاس است** **در ملک قوم**
بهر سیدر سندان کون ای قوال **زهر سندان سندان**
 ورا بهنت حسرت زده هولوار او سیوقت کدره کلال بهار
 بهر اشهر من کج خون خوار تر کیا حق آخر مهر که نظر
 جو قیصر اتباروم کا مالک شاه اوس به ستم تبارد نگاه
 بلوغت میں هونے بی حضور حسن کر بولا شاهرودی تبار
 حسن کر که عالی او دختر ای جوانان سلسله حاضر کنه
 بس بر لکلی هونے بی چاه اوسه کر که نه او کا بیا به
 هونے ای ملک صر جوان با شعور کتا بو من تبار نام او کا شهور
 جمع کر که محمد و لکلی به جمع و لکلی به کتبه بیشت
 هونے بی دے اخوان به هونے بی دے اخوان به
 شکل اسقدرت و صورت نام شکل اسقدرت و صورت نام
 او سلطان ار کا کونان او سلطان ار کا کونان
 کتا بون به کوه جاف و فو و کلس زمانه نه زمانه تار

۱۸

چلے دیکھنے جگہ بس تیرے
 نشانہ ہوا تھا منو نصیب تیرا
 سو کر وہیں گل کے حایل کوڑاں
 نظر کر کے قہر نے اوسے جوان
 حاور نے اوس کا بوجھ نام
 وہ قہر نے سنکر نہ پاؤں کیا
 اوس وقت محلوں سے باہر نکال
 لے آیا تو لکھ لکھ کر کشتا شے
 گزر کر کے ہر زور دریا ہی پار
 دیوے اوس میں آؤ گدازا نکلو
 اپنا خوش قہر کا مہر میں نام
 وہ دھڑکیا نہ جوئے نیکے
 اوس قہر تو نہ بیت کتا بوں سے
 بجد دیکھی مہر میں کوہ اور تہ
 فلانہ جنگل میں کرکے جسم
 بھانک نظر چل گئے اوس کے
 یقین کر کے سمجھے وہ ہے جوان
 گئی پھر محل کو نہایت خوشحال
 ہوا سخت غمگین دل جسے تر
 سوا اوس نے بیان نہ کیا نام کام
 ہوا جار لڑ لیکل اوس کیو دیا
 دیا کو نہ ہمارا اجناس مال
 رہا جائے ویران خانہ غنی
 لے آتا تھا ملک کو کر کر شکار
 کچے سو کرے ان گدراں کو
 اویز سے کہ بجا لکھ کر پیام
 چلے دیکھ لکھ کر اور زعام
 خط تھا جو لڑ لکھا نہ دنیا کے
 لکھا ملک شہر سے کر دیکھاں باہ
 بہت سر کشیدہ وہ ظالم عظیم

کوئی اوس کی اگنی نہ لانا تیرا
 لے دفعہ میں صبر کا قصد کر
 اگر توں اوسے مار کر آئی کا
 یہ سنکر وہ مہر میں ہوا نا امید
 ہوا ہے خود ادا قہر کا حال
 گدرا کر کے ہر زور دریا ہی پار
 اگر اوس کی تو کرے لکھ کر
 خوشی ہوئے مہر میں گدرا ہلی شل
 کیا التجاہت کشتا شے
 اگر مجھے کھل تیرے آسان
 صبح و شام لکھ لکھ کر شے
 گدراں مہر میں ہی ہمارا ہو
 جو دیکھ تو ہے قیل من رہے یاد
 جہیت کر کے باجوں کشتا شے
 لکھا ایک پوین چیدرا جگر
 کیا ملک مہر کو ویران خراب
 کیا اوس کی چہرہ سے لیا نہ ہر
 تو دھڑکیا نہ لکھ باہی کا
 بتایا اوسے تب گدرا ہلی شل
 جو اوسے شہر دل تیرا مال
 لے آتا ہے ملک کو کر کر شکار
 تو مار لکھا وہ کر کے ہر اس
 کیا اوس کی گدراں کو سیدنگ
 قبول ہوئے تب اوس نے بولا او
 تو مطلق تیرے شہر سے جان
 گیا اوس نے کھل کر کے کئی
 لکھ کر دیکھنے دو وہ ہو
 کر لے ہی دیکھا ہوا تہر باو
 خراب رہے ہم دو وہ ہے
 رہے ہر دوں نے جو مارا دگر

ہوا تیر دوست کار کیستے
 کر کے پہنچ کر کے تائب
 اچالہ اوسے تیغ مارا تائب
 رفیقان کر کے موادیکہ کر
 کیا جائے مہرین نے قہر کئے
 دیکھا جائے قہر کر کے قہر
 اتہا اہر من نام کا ایک کھا
 سو سکر کے قہر نے اوسکو لیا
 اگر تو اوسے مار کر آئیگا
 فلہرین ہوا سن سخن اہر من
 لہذا بنی الزہر اوسے
 کیا سن سخن اہر من اوسے کی
 بجاں منت اوسے کیا بیدار
 دراز میں تھا اوسے
 کیا جگہ کت تائب کت ہاں

تبتک ہو گیا خون جاری ہے
 جلا بخور و زور ہے ہراس
 زمین پر کر اہو دو مارا اہر
 کہی افرین و ست بار و اوپر
 گر کر کت میں مارا ہوں مکمل ہے
 خوشی ہو دیا بیاہ بنے کو تپ
 وہ دختر منی چہوئے سونگلی
 فلہرے مکان پر چوہ از و ما
 تو سہر جوئے سے تر تیا گیا
 کہ اچلہ کا مرنایا شکل کھن
 وہ کت تائب ہوا اوقف لیا
 ہوا داسے کے کیا التماس
 منکا اہر کے تائب تیغ
 خزان ہرمان خزان
 کیا ایک نعرہ لہر اہر اس

اوٹھا دیکھ اچلہ آدم کی ذات
 جلا از و ما سہر منو کے تیر
 ملی جبت و و اچلہ کو جالبہ تیر
 جہر لو تیر تیغ لے وندلہ وار
 نزد ملک کے موہن ہر ایا اوج
 جب آخر کو اچلہ نے سب لیا
 نہی و و دانت موہن ہو مارا کھان
بکشت از و ما آن یکتا
 او تیر کوئے پہلو ان نیکذات
 سولا کر کے اہر نے قہر کے کمال
 تر تیا تیر تیر تیر
 ہو جائے اوس کوہ او ر لہ
 ندی خوشیے روان ویدہ وین
 یہ یہ دیو کا کام کمال ہے
 ہر حال و عہر حلد فی نکم

لکھا مارنے نیر کوہ شجاعت
 یہ سہر کر کے جہر خری سہر
 سوز خور اچلہ تائب خیر
 بند تا سہر بہ نیرہ کر اہر
 وہن او مفر سہر جہر ایا اوج
 بہتر لیا کی سہر او سکا تیر لیا
 زمین ہر دیا جو کر لہر و ل
بکشت از و ما آن یکتا
 دیا تیر اہر من کے سگات
 مطالب کجا اپنے کیا التماس
 نقار اچلہ سوار کی لیا
 جو لکھا تو اچلہ اہر تیر
 لیا اہر من کو تیر کام بن
 تو لہر کو لکھا سہر و ل
 دیا اوسکو دختر موہم و ل

کچھ بلکہ نیکو عورت کے لئے تماشے کئی شاعروں نے بالسرائی
 خبر نیکو عورت کے قصے کہی شاعر اپنے کتب میں
 کہ لکرتے وہاں تماشے کیا نام دو نو کا تعریف کرنے
 بولا شاعر تماشے اور لکھی دیا جاہ و منصب اور شرف
 مراتب سے سلطنت دیا خوشی ہو بہار لکھ کر کیا
داستان ذکر جنگ کردن کشانہ بالیاسر والی مصر
 یہ تماشے بالی جاہ جلال کیا ملک لیر کجا دلین خیال
 مصر کا جو والی تھا بالیاسر نام لکھا اسکو اسطور نام پیام
 بہ بہتر مصر کا ملک جمعہ روزی و لکھ نہیں تو آجنگ محبت ملی
 سو نکر خبر یوں ہوا اوتار سچا جنگ کا سار بکلا بہار
 ابیر شاہ قیصر نے لکھ نام دیا سنگ کشانہ نام نام
 ملا اپنے لکھانی خاں کو لکھ ہوئی بدوئی کہ مقابل جنگ
 ہوا جنگ اسرنگ سے بد لکھ قیامت ہوئی دیکھ ال جنگ
 شہادت دیا وہاں ہوا زمانہ ہوا اسل اور پرانی بار
 گریہ لاشیں لاشیں ہوا زمین پر ہوا لکھ شہید و کتا بکلا

کہ اس میں تماشے بلکہ باوہ الباسر کو سامنے
 سو بیجا اور ان کے سر تک لکھ جنگ کر بکلا و جنگ
 نہ فرصت دیا اسکو تماشے کیا بند بند بکلا و جنگ
 گدرا باوہ اسے بہوین اور ابن ہی نرت باوہا کو ذکر
 بکلا و جنگ دلو کو لکھتے روئے لیجا باس قیصر کے سونا و
 ہوئی فوج غارت مصر کی تمام کر زبان ہو نہیں سکے سر کھام
 جلا ہوئے وصال قیصر شہاب حذر کے شہد لکھ باغاب
 کہ اس ملک کو ضبط کی کچھ کا فتح باہر آدم کو ہو حوال
 مراتب و باہت کشانہ کون ملک مال و دولت و اعجاز
 کچھ بیک لکھنے میں کشانہ کیا ایک روز کے قیصر کے
 حکم ہو تو ایرانیہ سے لکھ کر ملک کی فرمان جاری کرو
 دیا جواب قیصر نے لکھ بکلا کہ سلطان اعظم لکھ شاہ
 احوال میں ہم ہیں وہ کیا ہے نہ بہرہ اور سب کی دشمنی
 کیا بعد قیصر کے کشانہ کہ اپرا لکھ لینا بشن کا میں
 بدہی محیران کا بادشاہ مجھ سپہ و نا کھا بالکل کھا

میری جنگ کا تالاب نہکھائیں میرے روبرو کوئی برائی نہکھائیں
 میں تہوڑی جمہوریت تھا وہاں کروڑوں ملک ضرب ہوا تھا
 خوشی ہو کہ قیصر نے کتنا شکر کیا گو دین جوم کر سر دھوئے
 حشم اور مراتب کو ایزاد کر لکھا بعد لہر سب کو خط لکھا
 کہ یہ ملک ایران کا جو ہے مجھی مناسب و سبب اس میں بھی
 ورنہ نہیں تو کہ جنگ جس سخت نہ ایران رکھو بکا نہ تاج تخت
 دیا جانی نامہ کو قابوس نے کہا پس لہر سب اور سکی کینے
 کہ ملک ملک حزم کر لیں بات لکھا بولے یوں ملک کے بات
 بوجہا بہر سلطان نے قابوس کیا خیر کا ملک کس طور بات
 وہ الباس مارا کیا کس قدر کہا تب او قابوس بول کر
 ہوا ہے جو داماد قیصر کا حال خیر میں نہیں پہلو ان اور مثال
 ادا کرے مارا و اکل و کھل کہ بہر ارادہ جو لیا مصر
 سوالیاس کو اس کے بہر لکھا کہی مرغی مثال
 بوجہا شاہ نے بہر صورت لکھا میں غریب اول کی نقل
 نہ کہ قابوس و لکھا کہ لکھا او جوان اس کی نظر

بوجہا بعد زمان نام کیا ہے اور کہا اور سب کتنا شکر ہے
 لہر سب کے کرانے بیٹے کے یاد بوجہا دل میں ہے سب کا
 دیا جوان نامہ کا لکھ کر دیا کہ مت پہل تو یک پہلو ان کے
 بہت اور کس بہرین چھپا کر پہلائے جسے تو دیا خرما
نایاب اور کشت لکھا **کہ کشت شوقی تو نہیں**
 نہ ایران حزم والیاس میں جو ہو دیکھا سرکش تلخ میں
 بہر او بعد نے بولا یا زبر کہا جا رسول مو کے تو ناگزیر
 لکھا تجھ پہلائے ہے کینہ میرا صلح کر تو جویر کا سلفا خرما
 دانے تو پر جائے کتنا شکر کہا دانے تو پر جائے کتنا شکر
 کہ تیری قدر کو بچانا نہیں کہ تیری قدر کو بچانا نہیں
 بدر میرے کس نقص کو پہلائے بلاد و سکی بہر کو
 عبادت کا ہے میری دلیر مثال دین تجھی تخت جاہ و جلال
 زبر انکہ دانے قدر کہنے لکھا جو کھاتا ہے لہر سب نے
 قبولانہ قیصر صلح کا پیام لکھا مجھ کو نصف ایران کا نام
 زبر اس کی ہے ہوا اول لکھا کیا چاہئے کہ کو برادر کے پاس

ملا او شہ کی شانیت مبارک
 زبیر اور سب احوال بولا تمام
 کہ تجھ میں نہیں شاہ کو دلدارم
 والی عہد انسا کہات بجھی
 بدست طرخت تو رکھ اعتبار
 بدست نہ کہت شانیت میں
 کیا بونگنیں کتب لکھ سوار
 کچھ ابلید نکو سچا سوار نہیں
 مرضع بچھا تخت بک نکار
 رکھا اپنے پاؤں کے سر پہ تاج
 کیا سلطنت ایک سو سال
 بہن سبز جامہ عبادت کیں
دامنان بر تخت نشست
 ہوا تخت ایرانیدت
 ہوسی دور شہ کی شانیت
 حقیقت کو بوجھا او غم خوار
 کردہ او سکی دلی کو بھولا تمام
 تیری باد میں ہے صبح اور شام
 خبر باکی بچا مع لینے بجھی
 میں ضامن تجھی سخن قسم ہزار
 ملک اور پیر یاد کر کے جلا
 اوسے رات نکلا لیا الیخار
 بد رہے لیا جللی دس مان ہان
 بٹھا با او سچ جس پر ہزار
 خوشی ہو دیا سو نپ ایرانکاج
 ہوا پر حیات میں مشغول حال
 بلکہ کی راجا کے روضہ میں ہم
دامنان بر تخت نشست
 ہوا تخت ایرانیدت
 ہوسی دور شہ کی شانیت

بڑ بکا رکھا نام اسفند یا ر
 کوئی شاہ اعظم تھا او سکی باج
 مکر شاہ اجا شہ میں چین
 بری دیو تیر او سکنے فوج فوج
 سوکت تیرا شہ کی ملاحظہ کو کر
 کچھ مکھڑ دہشت نام کی کبر
 غم فلک میں دعوہ تمام
 کر شہ علم لکھ دیا یا او سی
 خدا کے طرف سے سہلا دیکو یاد
 ہوا او سچ کبر کا بڑا اعتبار
 کیا تیرا شہ شاہ ایرانکو
 دیکھا تا دل اس مخوف میں بجھی
 جسے سمون او سکو پیشہ کر دی
 خوش اور کر کے غفلت سماں
 فرشتہ سپاہی ہوا ہمید
 دو جیکار تیرا اسم اشکار
 زمانہ کی تیرا ہونے لیتا حراج
 کہ تیری دیو کی مسخر دھین
 نہ کنتے میں آئے تیری دریائی موج
 ہر ایک سال متاخر حراج و نذر
 ملا شاہ ایرانکوہ آن کر
 اتنی یاد او سکو او بٹھا تیرا نام
 او ان میں رہنے سکایا او سی
 کیا او سکا اپنے طرف سے خدا
 ویدی کیا تیرا یہ اعتبار
 پیہر حراج کا بجھی جان تو
 ہر شہ اور دوزخ دیکے سر میں
 کر دوزخ دوزخی جو غفلت ہو
 میری یہ نظر میں زمین و زمان
 مجھے لگے دیتے ہیں رکھ کر امید

کتب زند استا بڑی شان سے
جو اوسکی موافق عمل تو کری
خجی ہوئی ہے معراج دیکھا خدا
خداوند را دیدم اندر بہشت
خدا کو جو دیکھا بہشت کے اندر
وفا لکے سلطان دل جا رہے
سر انکھونہ دہر کر حکم کو مدام
گہرے کیا شاہ سے ایک خد
خدا نے دیا ہے تجھے تخت و تاج
تجی حق بدویت بہر حال میں
عزم کر لگی تو جو کہو بہر حال میں
یہ سنکر کے کشاں کشاں غم خیز
کہ اگر اطاعت میں دی ہے خراج
یہ نام کو سننا ماچیں نے
کہ بدراہ تجھ کو گہرے لکھا

محمد کو بہر اور تری ہے آسمان سے
بو خفگی نگر تو بزرگی دہری
ہوا ہے یہاں گزے سے جدا
دل و جام اندوہ کبرا بہشت
کہ درت ہوا چاہیے سب پر
ہوا دین اوسکی میں ہر ماں سے
اطاعت میں رہنے لگا جمع نام
تو ہی بادشہ ہوئی گئے فرور
ندی شاہ ماچیں کو تاج و خراج
نہر ہول غفلت کے فضائل میں
یک کمانہ ارجا شیب ماچیں میں
تیرت شاہ ماچیں کو راہ لکھا
کہ نہیں تو لیتا ہوں تجھے تاج
و یا جواب فی الغور قاصد کینے
جو حق ہے بہر دین اور کما لیا

سزا اوسکی جلدی ہے باور لکھا تو
میں آتا ہوں نامہ کے پہونچی مان
بہا بہر بہشت **باب دیگر**
تجدید ہے دیوانی الکشتاب
یہ نامہ کو دو دیوا کر دیئے
دیئے جواب نامہ کا دیون کئے
کہ تو مت کری رنج کو اختیار
یہ اگر کے لشکر معہ نامہ دار
صفی جنگ کر کے حکم خدایت
پڑا جو بیت نامہ کو ماچیں شاہ
لیا جد تو انہیں لشکر سمیت
خبر سنکی سلطان کشاں کشاں
دیئے ایک جگہ لکھتے ابراہان
ہوا اگر دشت کا سیاہ
خود نامہ ماچیں بہر دین اور کما لیا

بقین جان نہایت کھا دیکھا تو
میرے مات سے تو جیگا لکھا
کہم کشورت **اسرار بہشت**
کہ دن اوس ملک کو صلا کر حرا
اوسخوئے اوپر کر تیار کر لگی
مضامین سطور تیار اوس سے
میں تجھ اوپر آتا ہوں ہوا تیار
جو میں کار از موعہ صحر گذار
کہ روئے تیار ہے کہ نہیں زیر بار
اتھا مستور سو ہوا بہر براہ
اچھے لکھا ملک ماغان و کشت
جمعہ فوج اگر ہوا سامنے
نہ لڑو تو ب بالکر صلاح
کے وزیر دشمن نہ لکھتے تیار
دل لکھتوں ہج تدبیر بہر

طلع کرد و شیشه اوزر زخمت
 تیر او شیشه کیا عورب کراندیش
 ولی آفرش کو فتح با و کی
 فتح کی خوشی او خوشی کو کام
 اتنی تیر لاک حاضر ی میں سوار
 او نو کے طرف کا ہی جنے سوار
 ہوئی مرد و شکر مقابل کو جب
 جوان ہو مقابل لڑی تیر بال
 ہوا تہی زمین پر و شکر لکون ہو
 پس تہی جو لہر کتنی دود کر
 یہ دو نوینے از کس کسے کارزار
 اتنا نام جا مانش کا جو ویر
 سوایا کدا امید ان میں
 کیا تیر تیرہ و شمشیر مار
 برادر تھا کشتا شکر کا بوزیر

رمل کبول پوجی فتح اور شکست
 مرینکی زیادہ برادر و خوش
 عمل چین ما چین بیدار و کی
 ہوئے شاہ کو برو و لکھا ہم
 ہو لیکر ہوا جنت کو اختیار
 ابرائیم نے زیادہ اہم ہیشمار
 کئی صف کشی پہلو انویز تب
 بر سنے لکی تیر کار و ن مثال
 زمین جنگ میدانی پر خون ہو
 اسم در و شیر ایک تیر دست کر
 ہوئے بہت چینی پہلو ان بامدار
 اویس ایک تیر تھا جو و کثیر
 بہت پہلو انو کو مارا دینے
 نہایت کردہ یہ ہوا ہوجار
 پس تیرا ایسے مایا حسیر

اویس ہی کیا جنگ کو بہر رنگ
 زیر او کی احوال کو دیکھ کر
 مبارز طلعت کے بہیم و مان
 چلا طرف تیرا شکر کے صف کو حیر
 ہتے پر سے ما چین کا شہر بار
 یہ اتنا تیر جو تیر نے ہاتھ تیغ
 جو مار لکھا اسکو سو ہوا کمال
 ہوا و برو و بہر رنگ دلو
 حیرا اور سیر تیرہ زہر ابدار
 تیر ہوا غرق خون بچ تن شہر بار
 خبر یہ لکھی تیرا ابر ان کئی
 سحر طالع کے علم رکھ کے سیر مل
 کہا کوئی تیر جو برادر کا خون
 سنا اوس تیر کو جو اسفند بار
 کہ تیرا تیرا شکر کا بوزیر

پیرا خرمو او دیو بکا بہتنگ
 غضبناک لکھا شکر شکر شیر مار
 بہت دیو و آدم کو مارا لو مار
 قلعہ کاہ پر جل کیا شہر سیر
 طرف تیرا و کی بولا ہمار
 شکر تیرے مارا واد سے دریغ
 نوار شکر نرون کچ جاہ و عدل
 تھا عالم جس کی غضب کی غریو
 گداز لکھے بلکے تیرے نکلا بہار
 گداز تیرے پر کرار سے ہوجار
 کہ مارا برادر کتنی دیو نے
 ہوا دلو کے سات کینہ میں
 لیوی دیو سے حال کر کر دیوں
 کہ مارا تیرا شکر کا بوزیر

کہ تیرا تیرا شکر کا بوزیر

پد کو برادر کا غم سے کمال
 کیا باغ آرمین جوم کر
 میں اقبال سے اپنے دیو مار
 مبارک کیا شاہ نے اس طرح
 تو جگہ دیا تخت و تاج و تلیں
 یہ کہہ کر دیا سب بہر او نام
 اور اسے سب پر خیر کے سفندار
 جو دیکھا تو ہے بخیر زن او پر
 سو نعر اکیا اور کیا یوں بکار
 یہ مرد کو سن اور تو کئی مالک
 جبل مو جلا یا جو تیغ ایدار
 جزا جلد نیز بکواند چل
زندگی نیرہ بکون در جگر
 اوسیدم خیم میں داخل کیا
 سو سرکات کیا اوسکا سفندار

بدل خو نکا اور سس لینا فی الحال
 مجھی و جیجی حکم اوس دیو پر
 کروں بہر قتل چہن کا غمہ مار
 اگر دیو ماری وہ ناوی فتح
 یہ ایران کا ملک اور تاجین چہن
 جو خیر سے نہا یادہ نہی تمام
 کیا دیو کی سرور جا لزار
 نذریری زہ پہن کر تن او پر
 میں ابا ہوں رو میں تن اسفندار
 در دلیں او دیو پہنہاں
 سو بکر اور شہر اسفندار
 سو نکا طرف دوسر خیمہ کر
جہاں کر دیکھ سہ اور دوسر
 گر اسے کون ہو مو
 ہو ابجد بہر او دیو بیہ

برکت تیار رکھا حرکت وہ سات
 ذرہ باہکا اوسے پہنا سدا
 ایرانی پہلو ان فرشتہ نام
 یہ تینو نے اب میں ہو بکر
 ہوا سبلی کے اور اسفندار
 موصوفت جینو کی عا جیر کر
 دیکھا شاہ ایران نے اس حال کو
 اس حال کو دیکھا چہن شاہ
 نکلنے سے سدا کی سب شاہ
 سدا ذل باؤ بند پڑنے لگی
 منع کر دیا سب کو ایران شاہ
 بہر او سب زان شاہ اتفاق
 بڑا تیار او یک اور کو خاک
 او تھا کر لیا کو دین ذات سے
 کہا بونکہ ای شاہ کبروان بلخ
 میرا ہوا تو بہت خیم میں دہر
 اوسے سر او سو بناوڑہ کی سنگا
 بند مارے کو بے زین بہر ستور
 ملا انکر او سکھڑی نیز فام
 کہے اب جلوشاہ ار جاتہ جو
 یہ دو دیو ہوئی اوسکی و بناوڑہ
 ہوئی شاہ ما چہن کی نزدیک تر
 جھیلی کیا اب و بناوڑہ سون
 اکیلا جلا بہاں ہو کر شاہ
 لگی عاجزی کر کے منلی شاہ
 و خود انتو میں نکا بکر ملک
 ہمارا و اوسے جو منگی ہناہ
 ایلا انش بر جو مو اتہا زریہ
 کیا میں سے شاہی جاہ کو خاک
 کیا پاک مو نہ ہو کج کر مات سے
 میری زندگانی کیا بون تلخ
 جلائے و بناوڑہ جو میر کر

حکم کر دیا دبو نکو تنهان
 کنی فوج مرد و کھا گنتی شمار
 مری جنبیوں نے اتھ لاکھ
 فتح پا کھا شاد با نکو شاه
 مرد کر کے زر و دھشت کے ہمار
 بلا یا ہر اور بعد اسفند یار
 سپہ طور و یلہا جو فیروز تخت
 ولی عہد اپنا کیا پیار سی
 صلح چکوے بیعت کر آدم
 زر و دھشت کے دیکو دی بولج
 قبول ہو کیا غرض اسفند یار
 میں عالم بر روشن کرو کھا دین
 اول روم بر جا کی اسفند یار
 ہوا بے رسول خدا زر و دھشت
 پہلی کے لی ہیں کیا بولج ہمار

جوانش برستی کر میں جاوان
 نو ایران طرف کے موی تیریں
 بعد دیوان شمس سیر زن
 خوشحالی کیا ہیچ شکر الہ
 لیا شہادہ بیار شون و کنار
 لیا شہادہ بیار سے در کنار
 دیا ملک ایران بکو تاج تخت
 کھا پیر فرزند ولد رسی
 پہلا ہے جو کری ملک گیری تمام
 سب کو مری اتش برستی تاج
 حکم فتح دادار پروردگار
 زمانیکا لا و کھا اوسر یقین
 کھا فیروز روم کو انشکار
 تو لی دین ار کھا ہوا شربت
 و کر میں تو آجندہ و دھشت

ترجمہ

نہ لانا ب لڑنکی سلطان روم
 رکھا سر او پر زندا و سنا کھا
 پیر اسفند یار آہند و سنا کھا
 بیک ملک فتح کر کے شاہ
 سیوا اس ملک جی ہی تمام
 سب کو زر و دھشت کا دین لی

یہ عالم کے شاہ ہمار
 رکھی جس کا پر قدم کواد شاہ
 فراغت کو پا کر جوان تخت شاہ
 کہ عالم سپہ دین لی زر و دھشت
 رائیں کوئی اس کی شہادہ ہر
 اس کے جو کج چکو ہو دی امر
 یہ نام کو سناہ عالی و مانع
 جمع کر کے جلد میں ہو کر لی کیا
 اتنا نام کریم ہیلوان خاص

قبولت کیا دیکھی چشم مجوم
 کیا دین زر و دھشت کا مستجاب
 وہاں ہی ہدایت دیا دین سنا
 اقامت کیا اوسر علی خندہ
 سو اپنے کیا ہیچ نامی پیام
 قبول ہو کے اتش برستی گئے

یہ عالم کے شاہ ہمار
 خدا مای کوئی رو بر و لہ خواہ
 لکھا باب کو ہو کے علم پناہ
 ہوئی حکم تیرے موزن اتش برست
 تیرا حکم جاری ہے سب پر
 سعادت کنو کھا لکھو نیر ہر
 ہوا شاد و دین لیل مانع مانع
 خوشی ہر کے خانہ ابا و دی کیا
 کہی راہ اور کس بڑا اختصا

ترجمہ

عداوت جو رکنا تھا اسفندیار
 کیا اونہیے ظلو تمہیں کتنا ہے
 ہوا ہے جمع بہت لشکر سپاہ
 ہم ہیں خیر خواہ ہیں اوسکی لیے
 سنا سو دیکھی ہو دل پہ شاہ
 رہا تین دن بی غراب و کتاب
 ہوا زور جو تھا بو کر وزیر
 ہر ایک طرح کر قید اسفندیار
 مہین جا کی تھا اوسکی پانی آ
 گیتا تب اسے جاما شب سنگریہ بات
 دیکھا سر پہ نامہ کو اسفندیار
 اول بہمن اور دوسرا مہر تو شمس
 چہارم تھا نو شہاد و باداد
 بڑا تھا جو بہمن دیکھا فوج ہلال
 جب آیا یہ امیر آئندہ سے حال کئی

دلیکن نہ کرنا کہ اسے نکھار
 سخن بد سنا ہوں لہر آب سے
 ہے دل بچہ اوسکی گری بند شاہ
 چہا بہید تھا سو بچی کہہ دئی
 ظور نہیں ہو بہت حیران نگاہ
 نہ باقی بیا اور از سر جواب
 کہا اوسکے توجہ تدبیر میر
 پہلا کچ نہ کہا ہے اوسکا بچار
 حشم فوج جمع ہو کر اوسکے چکا
 دیا نامہ شاہ کو اوسکی مات
 بولہ یا جو تھی اپنے فرزند چار
 سوم نام آفر اتھا میر کوشل
 لیاتیں بیٹو کو ہمراہ تب
 ابن ہوئے غادر جلا بی ہراس
 دئی یہ کڑ کر کیا بندہ

رکھا اسقدر قید میں استوار
 قلعہ یک اتھا کوہ پر مستقیم
 ہو خاطر جمع ملک کے ریشہ شاہ
 کز رال اور رستم خلاص ہو گیا
 نہک سستا نلی گذر جب کیا
 کیا بہت منت بجالا آداب
 قبول اوس سلطان کنی دین کو
 ملک میں بھی اپنے جلد یار واج
 رہا شاہ کشتا شہ سال دو
 جو بہمن تھا فرزند اسفندیار
 کیا ہر طرف فوج لشکر تمام
 پہر آخر جمع تین بہا یا نلی او
 زلمی نہ دور نگاہ میں ہے ہم چند
 کہے سکے دیکھا یہ کہے دیکھ کیش
 شہان آمدن کہم لہر جاشب و کافش

جو دیکھی سور و تا اتھا زار دار
 لجا اوس مکان پر کہا کریم
 جلا سبتان کی طرف کر نگاہ
 کر بن دین آتش بر سبے روا
 سو رستم نے آہستہ آہستہ بولیا
 رکھا سر او پر نہ اور ستار آہ
 اور آتش پر سستا نلی نہیں کو
 سب نے قبولت کنی لا ملک
 دمان زال و رستم کا مہمان ہو
 سنا با کچ قید ہو بہر وار
 بلخ میں رہا کچ دنو کر از نام
 رہا جا بد باس غم خوار ہو
 کہ اسکو کرنا کہے رحیمید
 یہ مرد و نوسے سر نہیں ایک

شہان آمدن کہم لہر جاشب و کافش

ہوا جب سے ارجا شہنشاہ
 کیا سبستان طرف کشا شہنشاہ
 ہجایا بس کو جو کد م نہا نام
 سو آیا اول اول بلخ کی اور
 تہا لہر سب سے جامی روضہ
 کہی ہلو سرور بیان کو بی بی
 سو سندر دیا جواب لہر شہنشاہ
 نہ مانا نے جو بی سب سب
 جو کد م لہر سے اکا ہوا
 بہن ساز جنگی ہوئی تیار
 خدا یاد کر کے اولہر شہنشاہ
 رزم گاہ میں ان لہر کی جنگ
 شہید ہوئے مرنا کیا اختیار
 جہالت مارا سو ہو کر بون
 بہت جینیو نکو قتل کر دیا
 کہ ہکا قلعہ بند اسفندیار
 ہر دس ایسے ایران ہی بے پناہ
 دیا اور کی ہوا لہر شہنشاہ تمام
 خبر سب ہوا شہر زیر و زبر
 گئی سب جمع ہو کر ایک کئی
 جلو نم سپاہی مقابل کہیں
 میں مشغول ہوں حق برستی ہیں
 اوٹھالی گئی زور زار رشتہ
 غم و رنج ہا کر کے ہمارا ہوا
 جو بھی کم زیادہ سو نکل بہار
 کیا صف کے لئے ہزار یک سپاہ
 کیا سخت دست و کمر سا کاف
 لڑا جنگ دل کھول کر شہنشاہ
 زمین ہر گز اس سے ہر گز نہ
 فلک اور ملک ملکی تحسین

تلخ ہو بلخ کے بہادر تمام
 او کد م نے نب اپنے لشکر کے ساتھ
 ہزار افزین او بند میں جو ہر
 سب بے ہودہ طور لہر شہنشاہ
 سخن سبکی جینیو غیرت لیے
 رزم رزم کر کے لہر شہنشاہ کون
 موجب لہر شہنشاہ روضہ
 فتح با کد م بلخ کی اور
 مکان تہا جو کد م لہر شہنشاہ
 نکلے بیان لشکر مار کر
 شہنشاہ ایک کشا شہنشاہ
 کئی سبستا نلو کئی و پاس
 وہ شہنشاہ اور دیگر زمان
 میں ایک سبستا نلو کئی و پاس
 شہنشاہ ایک کشا شہنشاہ
 لڑی جینیو سنگ لہر شہنشاہ
 کہا دہلی بہت تلخ تیر کی بات
 اولعت ہر شہر جو میں سو ہزار
 نہکتے کوئی ضرب اور نہ ہمال
 لے لے لہر شہنشاہ روضہ
 گرایے زمین کے اوپر سون
 بلخ کے ہوئی ادھی سب سب
 کیا شہر میں قصد کر کے فکر
 جلد یا بولہ زند او ستا لہر شہنشاہ
 متا یا نشان او کد م سمار کر
 سو بیس از فتح واریا کی تہا
 موابات اجرتا حق شہنشاہ
 اسیر ہو گئی قیدی کے دریاں
 واپس گئی بہاں کے اختیار
 او سے دم جلد فوج کی بہت مار

کہا شاہ رستم کو صلوات میں
 ہونا خوشی شاہ ابرار سے
 لکھا بہت بیمار ہوں میں یہاں
 بلخ کو نہ پہنچا تھا ایران شاہ
 ملا ارغائب اس کے بھی شاہ
 او دریا کو سے آمدی لکھا
 نفاذ کجا و سپہیں بلخ
 گرد میں دیکھ تیرا ولی مثال
 گویا آسمان اب ارغائب
نور قیصر گزردن ہر دو ہجرت
 بہر اخلاص سولہ ایران شاہ
 جلی جینیان اونکی دنبال تیر
 قلعہ یک قلعہ کوہ ہر تہا تہا
 وزیر اور سکو نہایت گزرا کا
 اوہ دیکھ تو قوم بوللا کجا
 کہا اسنے بھی سے آنا ہوں نہیں
 بہر اور بعد رستم نے کجا اور نہیں
 نہ انکی طاقت ہی مجلو و نان
 سو کھرم ہوا ابرار سے راہ
 لئی سبک دیو کا لکھتہ سپاہ
 لکھا جنگ ہو تیرے اختیار
 ہوا آسمان سپاہ اس زمین
 جنگل سولہ خون زخموز لال
 زمین پھاٹ بوجی سے سزا جی
زمین زکرا بی بدستہ جی
 دیکھا پشت نظر کے مجھ باد
 پیر بھی ہے جنگ کرنے گریز
 رشتہ ایران جالرو نان
 پوچھا او سکیتیں ہندیا کا
 فتح لو نہ پوچھا اسفندیار

نہا

اور وقت سلطان نے تہا عذر
 کہ کہنے تپے دشمنو نکلی جی
 اگر تو جو ہونا یہاں مجھ کنی
 پوچھا کجا ہونا تہا نقد ہوں
 تیری دشمنان ماحیر حضور
 سیوال اس بابی لکھا وزیر
 یہ تہا لولکیر وزارت ہناہ
 دیا جاکو ومان تہا برادری پاک
 دیا جو اسب سنکی اسفندیار
 کیا نہایت پیر شکایت پیر
 عبت جس کہنے سے مجھ بکلیاہ
 اگر میں جو تہا لولکیر حال
 کہا نقد جا مانتے ہو لی بیش
 ہے نزدیک ماحیر شاہ ہی
 غرض کہ کہے منت و زاری ہزار
 لکھا اپنے فرزند کو پیا رکھ
 کیا بند میں اب جو جی
 نو بہر تہا میں اس خرابی میں
 اب کی میری بخش نقد کون
 دیو لکھا جی بادستہ ضرور
 جی تو سے سب طور سے دلیر
 شب و روز جلد ہی ہوا ویرہ
 شتابہ جلو یہ کیا التماس
 میں ایسا نہیں جائے میرا
 کہ گزرم ہے سلطان کا نیار اچک
 یا بند میں لکھراہ و تہا
 نو لکھا ہی وہ ارغائب کو ہر حال
 مری ہیں تیری بہت بہاوی و حیر
 نو ہو دیکھا ایران غارت ہے
 گیا او سے رضی او اسفندیار

۱۳۵

زنجیران پڑایا بوللا کر سنا
 ہو سخت تب دست پابر عدا
 جو پیش ہو دو گہری درک
 پڑا تپا زین بر دم سر دی
 بڑی جبر و دولت یہی ہم چند
 جو فرزند لایق کو کرتے ہیں بند
 مناسبت خود دیکھن قدر یکدم
 وگرنہ تو فرزند تو خیم
 رکھی ابرو حق جو دولت سیولہ
 تو اوکں بہرے کجائی بلایے
 بے آکر کے فرصت میں جہان بے
 کیا بعد زان لیکسی سلطان لہی
 بعد چار بیٹوں کی اسفندیار
 لیا تہ ہے اوٹھ کے اندر کنار
 در دل سے جو کرم کرم واک
 عذر کر کے آیا وہ تقصیر عاف
 کیا جگہ دیا ہوں ایراکا تخت
 ولی کر دفع یہ عہد و نوحہ
 بولایا اگر کم جو تھا بر فنور
 سیاست مارا لپکے حضور
 بہر او بعد وی موج سنگینا
 ہجا بالیرا کیلو اسفندیار
 خبر سنگی اسفندیار کے شاہ چین
 ہو سخت ویرت زبہ او غول
 بلخ سے نکل جنگ کر کجا
 مقابل ہوا فرج ای بے شمار
 کرکس نام مک بیلوان دیو
 کہا او نے ای شاہ کیوان خدیو
 مجھے حکم ہووی تو جانکبار
 کروں جنگ تو نہ اسفندیار

دیا حکم سلطان باچین نے
 غضبناک لفظا سو مندا کھی
 بڑا ہو کڑا تھا چہرہ شہر یار
 جہاں دیو نے تیرے اختیار
 سو لفظا او بکترے پابر گذر
 ولیلین بدن پر ہوا انار
 لڑت ہو کر تب تیغ اسفندیار
 چھا او سکھ ماروں ترک ہو کجا
 کیا پیر اندیشہ کہ دیوی بعین
 غضبناک و کتاہ میں چین
 مبادا کر رہے تہ مار کی کھی
 کیا تیغ کو بہتر اوتھے تھے
 لفظا لاشتا نے بے ہکا گذر
 ہوا او سکی گرد میں او جانک
 زمین پر کیا اسبک پیچ کے
 کیا اپنے لاش میں بے ریح کے
 دیا سو پ کر او سکی کر بار
 بہر اپر رہم گاہ پر میں شہر یار
 سب طرف کبرم نے تہی خوشل
 بہر او سر بر سر کسے شکل
 جو کوئی اوسیدہ ای تہی ہو نہ جگہ
 جسے مات ماری گرد میں ملدی
 سو ہوتے تہی اگر دیو نامی تگہ
 موئے ایک سو سناٹ نامی جولان
 کوئی اوسکی کے رشتہ جانی
 مری ویکہ گبرم بیلوان خاص
 دیوی کچھ دیو کچھ ادھی بیلوان
 بہر او سر ان یہ جولان تخت
 گیا بہاک صبر و دل میں مات س
 بہر او سر جیکی طرف کر کجا

[illegible]

تحریر: محمد رفیع الدین

دوجی روز در فرج اول شمس ہزار
 اگر وقت ملک از حاشیہ کی
 از تہمید و یونکا ملک سر زما کہ
 ولی جہد ہی نہیں ہونے پہل و ن
 پڑ گیا اگر کولچاوت کہہ ہی
 کہا دوسرے شاہ اسفندیار
 کہ سچا بیاتے کویتے کردہ
 میرا مات روی سو یا ماتا
 کہا دوجی ہی روی تہن راہ
 آبادی بہت لاسیہ ہی ہمار ہمار
 دوجا از مارگ سل و داس ہی
 چور مارگ ہی ہما سولی س روز
 ہر یک منزل دوسرے ہی کو کیلا
 کہ بہت پر ہزار ہی شہر ہمار
 ہی شہر زندہ گرگ و تان ہشتا
 ہوا دوجی ہونے پہل و ن
 او ہنماں چہرہ امیدی لعل ہویا
 رکھو لگا بہت کہ سر زما کہ
 جیسے ہی ہو کیہ ہول و ن
 و کو قتل کر کے ماروں وہیں
 جو رہی گرہ کا بتا جہد ہمار
 جہان شاہ از حاشیہ ہاکہ
 اوکس راہ سون و مارگ ماتا
 اول ایک ہی ہونے ہمار
 اوکس ہی جانا ہی ہوا ہمار
 کہ آہا ہی اور سوز ہی
 جیسے وزن نام ہیگہ ہوز
 جو ہونے حلو ہونے نہ جای
 ہونے ہی ہونے ہی ہمار
 ہر گز کوں یاد ہیگہ ہمار

له دست پرگزای شمشیر نماید
بر روی نایب عقیقش کاه افکند

ہے جس نے وہ گڑ وٹاں پشما جو اس کے کون پادوں کے پاس ہیں مار

سوی لوت کے حاد و عورت ہی نہی کہ جو ہر ملک ماریتو سائی درخت
 سیان و سیرت بڑا برفنا جی باد شستنی جاد و طرف
 برنور نہ بر مار نکند و دان جوند بکوں جرنیکی طافت کما
 سباز نی سخی کو جو رسد ناز کما کیا ہی از کما اندر مار
 وکل صدر بر می میر و شمس جھے کما حق و شمس
 کو کجا وہ زن مشکل بسپہ جھڑوت کوئی نہ ترا کست
 اور سے لڑے کلن لعل و مان ملا مان تبا نا تھی من حیوان
 اوٹا و مان شستہ نہ تازی کیا بد رسا اگر ندر می آتسا
 دیان با سنگ سرت نامدار شمع شکر کن تبا نامدار
 ننگا قی من بیٹے ہی منی و جا کہ ہی قند فتح منی کھل کما
 تیر منی جو کوئی ہی منی و جا جھے کو سب سے طرد از کما لاج
 فتح و جھڑوت منی شند کو بلکسا ہو جھڑوت کما
 گرم ہو کما گرج زغاب جھڑوت منی شند کما
 براباب منی ہو گیا کما بدیر جھڑوت منی شند کما

سوی لوت

سوی لوت کے حاد و عورت ہی نہی کہ جو ہر ملک ماریتو سائی درخت
 سیان و سیرت بڑا برفنا جی باد شستنی جاد و طرف
 برنور نہ بر مار نکند و دان جوند بکوں جرنیکی طافت کما
 سباز نی سخی کو جو رسد ناز کما کیا ہی از کما اندر مار
 وکل صدر بر می میر و شمس جھے کما حق و شمس
 کو کجا وہ زن مشکل بسپہ جھڑوت کوئی نہ ترا کست
 اور سے لڑے کلن لعل و مان ملا مان تبا نا تھی من حیوان
 اوٹا و مان شستہ نہ تازی کیا بد رسا اگر ندر می آتسا
 دیان با سنگ سرت نامدار شمع شکر کن تبا نامدار
 ننگا قی من بیٹے ہی منی و جا کہ ہی قند فتح منی کھل کما
 تیر منی جو کوئی ہی منی و جا جھے کو سب سے طرد از کما لاج
 فتح و جھڑوت منی شند کو بلکسا ہو جھڑوت کما
 گرم ہو کما گرج زغاب جھڑوت منی شند کما
 براباب منی ہو گیا کما بدیر جھڑوت منی شند کما

۳۳۳

ضد و راکب لکسی کی رستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 این پشته ضد و راکب لکسی کی رستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 بجوین پوکر کے دولا تمام بد حکمت حق در رستوار
 وکی سطح کر کے کردون تیار آتش لیا راکب کو سستوار
 شتر ق غار سونا سورا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 سوار و رستوار سونا سورا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 بیابان فلکات و تیا و تیا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 بوجھ کر کے لکسی کی رستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 کیا ویند راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 اوڑ راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 معاد و راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 یسوق راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 شری راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 نو راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار

و راکب

و راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 فضل حق سون و راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 جلا یا سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 بجوین پوکر کے دولا تمام بد حکمت حق در رستوار
 وکی سطح کر کے کردون تیار آتش لیا راکب کو سستوار
 شتر ق غار سونا سورا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 سوار و رستوار سونا سورا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 بیابان فلکات و تیا و تیا لعل کئے ج مارک راکب لعل
 بوجھ کر کے لکسی کی رستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 کیا ویند راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 اوڑ راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 معاد و راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 یسوق راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 شری راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار
 نو راکب کو سستوار کئی جلتی لکھا با شمار

دور اگر که جو دم لگی نه لوسی
 بر او دگر که با نذران شتاب
 چو او بر پیش زین ملاو کو کبا
 بنوی مشکه جگر کو جگر می نایب
 نیابت کو لفر سو او وقت م
دگر خاوریان هارم رستفیدار و کفری زین خاوریان رستفیدار
 جو خاوریان خورن یک در کاز
 ایتا روز و تبا سوت چمن
 و چیا از چمن میو کون تبت لا
 کیا ایک خورن حادو میری
 جو چایی تو جنت کل کو دریا کری
 بر آلب غل کو کس سوره س
 مباد و لو سو لگی ایک سات
 کیا نیک کب از کون شاه وین
 نبری زین من گرو کیا کیا

بر غنم طوبی بی طوبی
 کبی معالی لور جگر شک کذب
 غسل کریم انور کبر خدا
 منا با تاقی نه نور عصب
 کبی نه نور عالی نیر مقام
 سو کل محل مشرقی سو بیمار
 صبح کو شتایی سون پور دران
 بتا آج می کوز سیمان بلا
 زین دریا حسی خادوم کری
 لور جگر کل کو دریا و سیر میری
 کبی هنر نذران لگا سیه
 تو یمنی قناری لگی اب است
 تو قدرت می هو کوه لگا سیه
 لک دگر کجا بجه سیه

عص

غری جلی الی ملایک مکان
 و شمس خیر گایا و سیه
 بموریت و ملک شاه وین
 گبری انوریت ز کوه و سیه
 پری سیکلی نسی زینیا لباس
 کبی مین سون پیش شمشیر
 کبی ایک دگر سیه سیه
 سو یک غل نه و خا کر تیان
 میری کبی نفیسون نسی یادی
 خدو سیه رجب و زخول سون
 کپا شاه غل نیک کدیر
 اب مم لور تاقی کبی دیر سون
 مکر و نیک کادیت کر شاه سیه
 کمن لور کفر فتن بکر او سیه
 لک سیه تاقی بی کی شکل

تبارت رو تن لور آرام جان
 و زین لور کب کو کون سیه بیمار
 نیش موم سیه مکی لور او سیه
 موی لور او سیه جگر و لک خا
 نسی سیه آبی زین کب پاش
 فلک قدرت خست و عاه سیه
 دخل مکان بر نیتا عیبر کون
 لک آبا سنگ لسی اند کایر بیان
 و لا با خدای تمیز سیه سیه
 چلو کلون سیه زله لور سون
 کبی سیه لک لگی ای سیه
 کرم لور کفالو سیه سیه سون
 و لا کبر سیه لور دین سیه
 و لیکن سیه لور سیه سیه
 پور شاه سیه و یک سیه سیه

کشتن کشتی پیاپی سوار کون
 کمری ایک بعد از کون گرد و غبار
 سر غل از یک سیر سیر
 دلا بیک شمشیر کمره ایک
 اثبات آن نیست بهمان
 گنای غل غل کس سر و سر
 حور و زهره حلا هو سباه
 سیر کمره بر سوزن یک نر
 زنی بر گرد و قطع هو غراب
 کیا سباه بند و سیر او نگر
 کیا دوزخ سیر سیر سیر
 کرد و لا کشت نر از دوزخ
 سیر سیر ایک کمره او سیر نری
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 بی دوزخ سیر سیر سیر

سیر سیر

کمری ایک نر کمری یک
 کیا سباه سیر کمره ایک
 سر غل از یک سیر سیر
 دلا بیک شمشیر کمره ایک
 اثبات آن نیست بهمان
 گنای غل غل کس سر و سر
 حور و زهره حلا هو سباه
 سیر کمره بر سوزن یک نر
 زنی بر گرد و قطع هو غراب
 کیا سباه بند و سیر او نگر
 کیا دوزخ سیر سیر سیر
 کرد و لا کشت نر از دوزخ
 سیر سیر ایک کمره او سیر نری
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 بی دوزخ سیر سیر سیر

ذکر اخبار دوران پنجم
 استغفار بار و کون سیر سیر

سیر سیر

و سپهر دوزخ با گشت نیست **فقد بخون آب گرد و صد خون است**

سوار سحر باد بهاری نشین	گیا خاک سحر چو گل نشین
قوادیک سحر کون و بجای	مکمل مهر سگای بنو و ملکی
پشتون جموج کچه و سر بخت	طاغی ننگان ز کجاست
نظر از رجا بوسه سحر	سهر کون و جوی او ننگ است
جناب خدا نین شکر بر نزار	گلی افروز شاه پیر بار بار
آزار یک مشت گریه گریه	راغیر تون پیچ و دم مار سحر
پوپا بر گل رگوشه سینه	بنایا بلاست مینج سامین
کها دوزخ کل است افت بری	غف میر گل بر فک جهری
حلا با دشت سحر اسطر	تولک سحر کجاست نه اولد
نهی سحر و دوزخ سحر	بیرفت سحر و دوزخ سحر
منزل سحر سحر سحر	بجای سحر و دوزخ سحر
بیمه سحر کجاست کجاست	کسی نشت اسفند سحر
که گریه سحر سحر سحر	تو نیز سحر سحر سحر
و گریه سحر سحر سحر	برف سحر سحر سحر

و سپهر

نزدیک کسرا سحر سحر	بنی تریک ان با دوزخ
کها شاه باجه و نکی	قتل کرد یاس منی
بیرفت سحر کجاست نه اولد	خدا سحر کجاست نه اولد
و حاکم سحر سحر سحر	الکلام سحر سحر سحر
کلی نادر اول سحر سحر	سحر سحر سحر سحر
خدا سحر کجاست نه اولد	سحر سحر سحر سحر
سحر سحر کجاست نه اولد	سحر سحر کجاست نه اولد
و لاسا دوزخ سحر سحر	کها سحر سحر سحر
تو نیز سحر سحر سحر	سحر سحر کجاست نه اولد
سفر شاه سحر سحر	سحر سحر کجاست نه اولد
چشمه سحر سحر سحر	سحر سحر کجاست نه اولد
منزل جلای سحر سحر	سحر سحر کجاست نه اولد
سحر سحر کجاست نه اولد	سحر سحر کجاست نه اولد

۳۹

فخر کز نیش و سوزندار جان و موی کبریا کمال دارد و کمال حق تعالی شش پناه

[illegible]

سوره فی مد و صد و شصت تن
 پشون برادر بی بلاسمه
 بین جاکر قلعه کندی اویر
 دیوان حکم کفر و لکمان
 کول من قلعه بیجهت استولا
 پیرلوان کچه اویر یعنی کوهینه
 افک استریت و اوس قیقه شینار
 غنی لکی ارکلی کوه که کت
 که اناهی عجب بیان کاروان
 متاع قیقه اویر تحفه عجب
 خبرتک ارکاش فی خط
 دوجی و ناله های حاجی و ملک
 زمین و دل بوکر شیا صفت کز
 سوره و ناله کز دیر نظر
 دوجی و ناله کز شین و دلا خرد

چارک بود اگرین سن
 قیقه نافع لکمان شکست
 جلا و لکمان آن سید ستر
 تو از دروازه نعلوم کز دکان
 تو پاهای کوه کز کارزار
 لیا لکمان شاه مارک کز راه
 که آتشی از طرف سحر
 خبر شاه کوه کانی و دجسته
 لئی لعل کوه نعمت گزین
 دوجی و ناله کز دکان
 دلا کز دکان ناله کز دکان
 سوره و ناله کز دکان
 دوجی و ناله کز دکان
 سوره و ناله کز دکان
 دوجی و ناله کز دکان

18

کی جو کر اب نہی جا کے
 نہایت ملو میں بہر مدد رنگ
 پشتون ہے اسے خوشی خبر رسنا
 تھی ہر مسئلہ سے اس کا ہر
 لگا ماری فوج کوں لشت پہو
 دور و دراز کس میں گھر نہرا
 لڑائی و جیت سے ہر کسی
 جو درخت سے خوش ہو گیا سیاہ
 نر تو کتر کتر کیم گزری داشت
 مری گھر گھر سے اسفند مار
 سوی تیرے جمع آن سرکان تمام
 کیا فہر از بس ملک کن کا
نر گزری جانی نامہ داری نماید
 رہ ناکوی جہاں میں نامدار
 جو چستان ہے لعلی از جا کین

سوی سائب سے جو خبر رسو
 ہوا ان اسفند بون شیر جنگ
 اقبالک سے ہوا در بس کینا
 جو خبری سے علی الب نرا
 او پر شاہ از سفند تا رو برو
 سوی کینا مری فوج کس کتر نرا
 ہر اکھا کی فرو کی فوری ہوئی
 ہوا جنت گھر کا نکل سیاہ
 وانشاء اسفند سے ناس حل
 نہادی و با قول کے نہار نہار
 تے دیا سب سے نام تمام
نما با سب سے سر شوکانا
بستوری را این شیر بازی نماید
 نہ تو راں میں کوئی ای ماحدار
 ہوا ہر شیر و کتیں باشت میں

نہایت صرف

زبان و لہجہ میں اپنے کسا
 فتح مند ہو کر وراں تخت نے
 بل بندو بک سنگ غرت جاہ ہونا
 ہوا سب پر ایک نر و رنگ تر
 غرت سے خوشی کے غار کے کسے
 گیا کس ہر جگہ در گاہ پاس
 دعا کی تو لا ہر راز فرین
 جس کا دعا دعا علی حساب
 نصیرت میں کلا پوشادی منے
 کہا و غش میں پھر سے بات
سے رہتے مشورہ اسفند
کہ گفتار میں نباید دیکھار
 مع کس کو کھانیاں و در میں
 غرض نر گزری ہوا اور روز
 تیرے سے کہا ماحر اچھا کا
 ہوا گھر ہاں میں سلطان خوشی کا

سیور اور جس نے و دور کلبا
 رکھا جا جا معتمد اپنے
 ہر اسیر اور سے ہوا راز ہوت
 نر کاں اور ان ملی ان کمر
 شہی و کس جس جہر تو غش سے
 پیر چل کے اگر ملا ملا س
 کہ تجھ میں نہ ہو جو زمانہ رہا
 جاس کینا نہ شہر ک کینا
 منحل لگا باشت پر جنت سے
کہ گفتار میں نباید دیکھار
 کہ و لگا پیر فصل اطہار میں
 لگا و جنت سے گشتے فرز
 اول تا آخر سے کت کا
 ولی دلیں پھر نر دیکھا اچھا

فدا ہوئے حسن و جمال و دم کہا
 تخت تاج دینیے کا تھا تو قرقر
 سب جاگت بولتی تھی
انکار و درشتی سفند مار **ہر قسم و ماجری آں کہ با ہم جنگ و جلا جلا کرد**
 پورے ہو ملک سفند مار
 کہ والدی ہم نہ کیا تھا قرقر
 ملک تر تو اس کے فتح با لگا
 تو ہم ملک اسراں تو دران چن
 گیا از اور پیل اقرار کون
 کہ ہی بادشاہ تو عن حق نہ ہر
 ہے ایمان اہل کون پانسان
 کیسے مان مہرمان نہ منی ای ملک
 جو دھڑنگی بناہ کون آستہ
 کہیں اس من کون نہ دہا لیتہ
 بچے کسے ہی اسے اسے
 مثل ساسک کے محمد بن پور با
 سوڈا الاغافل یقین او کار مار
 ہو دلہن سفند و ملک سر
 کہا جا کتا توں دیکا عمار
 جو را حشر حشر آو لگا مار
 دوسہنا چہر ز قسٹ سون لالگا
 دینو لگا بچہ تخت تاج و دین
 خلافت میں کہوں مسٹر پور
 جو کہ قول ایمان کرنا مقور
 نہ پور اس کو ہے دس کار اس
 ہے داروغہ کہ دینو کر حبر
 اوینا سنگی سلطنت سے
 کہیں توں میں اور کری مانی
 مہنی حق اول اعز اس بادشاہ

پند اگر تو ملک آید بیایا رستانت
 لگا اولت و لخت و لخت و لخت و لخت
 که شاهی مغرور و مایوس و خسته
 در عهد و پیمان و عهد و پیمان
 مبارک خست و خست و خست و خست
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 جمع و جمع و جمع و جمع و جمع و جمع
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 اور و اور و اور و اور و اور و اور
 اول و اول و اول و اول و اول و اول
 جلا و جلا و جلا و جلا و جلا و جلا
 کیا و کیا و کیا و کیا و کیا و کیا
 کشتی و کشتی و کشتی و کشتی و کشتی و کشتی
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 بلایان و بلایان و بلایان و بلایان
 اتی و اتی و اتی و اتی و اتی و اتی
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 محشی و محشی و محشی و محشی و محشی و محشی

بسم الله الرحمن الرحیم

فاست جاکو و جاکو و جاکو و جاکو
 تو و تو و تو و تو و تو و تو و تو و تو
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 فست و فست و فست و فست و فست و فست
 اور و اور و اور و اور و اور و اور
 کیا و کیا و کیا و کیا و کیا و کیا
 کشتی و کشتی و کشتی و کشتی و کشتی و کشتی
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 بلایان و بلایان و بلایان و بلایان
 اتی و اتی و اتی و اتی و اتی و اتی
 بنیادین و بنیادین و بنیادین و بنیادین
 محشی و محشی و محشی و محشی و محشی و محشی

بسم الله الرحمن الرحیم
 لکھنؤ میں مقیم رہا

او چاد و کزین غل سحر مار
 سببا باد او در پشتی نزار
 لیا جاکمی در میان کز نه رستور
 کیا قتل از حاکم نه روزگار
 و بایست نه نشی می نگار بنهار
 تمهین نه کیست قول و فیهن بار
 ای قتل سر است خلاصه من قتل
 کیست فحشه منور از سوال
 تو را سیم در تان نه ای ملک
 او نگار غنچه منور من قتل
 میری سنگ کز نه رستی کافین
 میری سنگ کاتان لا تنکا من
 و ای او سر است طاعت ستون
 نه لازم می او سبب کز نارون
 به روزی می سر رگونی ناست
 کیا سبب کز نه رستی کافین
 اگر در کز تا بون کام سبب
 تو را بر دینا بختا نه تاج رخت
 کیا شاه نه من پند و دل نجی
 نه می رگه است سیه نجی
 جو ریز و لاکون ناری نری
 او کور از سلاطین که سواران نری
 سبب می جوی نکی سنگ نری
 سینه بون کزین که کور کاز نری
 بزرگام (و بکی نه) کیا نفا
 جو پیشا س و بکی سیه جفا
 تو جانید زلال و رستم نام
 زلاله زادر سبب نام نام
 اگر نه بون کز نه رستی کافین
 تو کز ناکتل به چو سبب سواران

بدر کا حکم

پیر کا حکم ناک کز عدول
 او نه امان از سبب کز عدول
 خبر سبب مانی بوی دلکاب
 پیر کز کبی آن حش است
 که رت سیم زانین بی سر بلند
 که در کز نه رستی کافین
 جسته شاه مار زانین مار کز
 سبب کز کزین من کز عدول
 پیر کز کزین من کز عدول
 عبت نازین کز کز عدول
 که نامان من می نایب نه من
 کزین کز کزین من کز عدول
 که در کز نه رستی کافین
فکر و ازین سخن اسفند ما در سبب کزین کزین کزین
 بون کزین و در سبب کزین کزین
 لیا فحش ناری جلا طو سوار
 قطار کز الی حش کزین کزین
 کزین کزین کزین کزین کزین
 سوبیر الی کزین کزین کزین
 و لکن ازین کزین کزین کزین
 غنچ کزین کزین کزین کزین
 بون کزین کزین کزین کزین
 بون کزین کزین کزین کزین

۲۰

تب اور جسے کہا یاد اور کی سات
 چلو سب دھرتی بزرگ رضا
 چلائی مکر و مخبرستان
 بیجا پاشی شتم کے بہن پیر
 سوئیخ اور سبھا کو شہنشاہ
 کئی زور و زور شری جاہ سون
 کہا جو بھولے ماورائے اور
 رہا جسے شتم خاموش
 شہزادے کی شہنشاہت حال
 غارت خانہ کی اس کی ملکات
 گہرا بیات شہنشاہ کی سات
 صف اور شہنشاہی اس غدار
 کہا جس کے زبانی نہیں ملکات
 اور کچھ بھولے ماورائے اور
 اور کچھ بھولے ماورائے اور

بدلو کر سجدہ کا حید نے بات
 بیجا راضی ہوں جسے جس کی رضا
 ہوا جاکے نزدیک شہنشاہ بہان
 کہ لاہور اور سکول کی مکر
 وکیت الی اور شہنشاہت اور
 نواضع بزرگ و شری جاہ سون
 غارت خانہ کی اس کی ملکات
 کہا مظلوم شہنشاہ کی سات
 زبانی شہنشاہی اس غدار
 اور کچھ بھولے ماورائے اور
 گہرا بیات شہنشاہ کی سات
 صف اور شہنشاہی اس غدار
 کہا جس کے زبانی نہیں ملکات
 اور کچھ بھولے ماورائے اور
 اور کچھ بھولے ماورائے اور

سورت سے نوا تو وہاں سے
 غور نہ مری کہ کیا نیت نزل
 نہ تے سفند نوا تو تھا اور طور
 ملک کیا تیر سے جسے باند نا
 کہا نیت تے فی قرآن مانتے
 صلہ اس کے با نزل سے پیچہ کر
 یہ کہ کر کہ تے گنازل با نزل
 بٹوئی کی رخصت سے تے کہا
 اس چکی را نہ تا تو مینے
 نہ تے سفند کہا جو ناوی حقیر
 کہا باند نا اور سکا اسیاں میں
 کہا نیت کی تے تے الے
 کہا میرے تے تے تے تے
 بٹوئی کی کیا اور سکا سفند مار
 کہا جو تے تے تے تے تے

کہا

کہا تے تے تے تے تے
 کہا میرے تے تے تے تے
 پروردگار میں تے تے تے
 میں اور تے تے تے تے
 نہ کہنے کیا تے تے تے
 میں بالمشا ہوں کو میراں سے
 تے تے تے تے تے تے
 چھپا پاک تے تے تے
 مجھے حق ملک کی تے تے
 نواضع عرفی آن کرنا ہوں میں
 یہ تے تے تے تے تے
 تے تے تے تے تے تے
 دلکھل غصہ تے تے تے
 سورت تے تے تے تے
 تے تے تے تے تے تے

بے بیخ بنجار میں بردہ ام

کہا میں سناسیوں نصہ دال کہا
 جھٹھے سے جھٹھے سے جھٹھے کا
 کہتے ہیں نسل دیو سے جی
 دیا سنام نہ ڈال مہنگل منے
 اوٹھالی کہا ایک سرخ فنی
 رکھا ڈال کہ خولہ کوں کہنی
 لکھا تاکہ دیکھ کر ترست رو
 لکھا ترستا ہو نہ تاک رو
 جیسے رو روئیے ہو کہے مازن
 بچا دانا کہلائی سے مرد اروان
 رہا کہانی مرد و زمان سقندر
 نہ از او تہ سے سسر لانا بدر
 بزرگوں ہماری فی شمار کر
 دسی ترستہ سناوین خرچ ہر
 ہو البعد سے توں دوس
 بزرگے رو نہ ہو کی ہی سن طور سے
 پورائے کہ ہم کہاں ہم
 کہا شاہ رستم سنوں با عتاب
 تو اوبات کہہ بھی دلی زب
 سخن سناہ گتے نہیں دل فریب

تمک کے حلال کیا پیل ہی جی
 جو رستہ سناسیوں ماباں کہنے
 میری مان نسل شاہ شاک ہے
 یہ باتوں سے نفقہ خدایک ہے
 دو طرفہ سے سناوہ ہو مہن
 تیری او بر ذرا بیاوہ ہو مہن
 نو ذرا کہ لکھا ارعاش کو مار
 جہاں میں ہر نامی ایسا و قار
 میں مارا کہی شاہ عالی اجاب
 اول ایک تو راہن اور اسباب
 سلطان آپ ہوا ہوا کہن
 بنا بہرے حاسی سونا بہرے
 جو تہا شاہ جین زورہ ماوران
 او و نو کو مانڈا یہ سنا گران
 و لکھ قہر تیرا جو کا و کس تہا
 پس سناہ مازندران بچہ جا
 حردہ میں جا کر چڑھا ر قید
 اوسے حاسی مارا ہوں اوی سید
 و دغا تو تہا دیو کو ان نام
 اوسے مار کر دیکھ مٹا نام

کہا میں سنہا میں نصہ دال کا
 کہتے ہیں نسل دیو سے بھی
 او تہا لی کہا ایک سرخ فانی
 بظاہر تہا نہوت پاک رو
 جیسے روز و شب سے ہوا زن
 راکھا کی مرد روزان سنہدر
 ہر کون ہمارا فی تبار کمر
 پورا بعد دستہ تولد اور
 پورا شہر سے کہیں کہا نہوت
 تو اوقات کہ جو بھی ادبی رہے
 اسی طفل ہی کہا ضروری بخشی
 تولد نور زلال کا نام ہے
 نہرمان ہر گاہ سنہدک نسل
 خوشی باج زہر کا ایک بار
 میں ہر گاہ کہنا کہنا قبول

حاکم

ملک کے حلال کیا پیل ہی بھی
 میری مان نسل شاہ شاک ہے
 وہلا نہ شہر سے شاہ راہ ہو نہیں
 نوزاد ایک گنبد الارباب کو مار
 میں اراکشی شاہ عالی جانب
 یہ سلطان آپ ہوا تہا کہیں
 جو تہا شاہ چین زور و مازان
 وگر قد تیرا جو کا وکس تہا
 جبرہ میں جاکر تہا بار قید
 وہ جاکر تہا دیو کو ان نام
 پہر ان ہوں نہیں ہر طرف کو
 شادان ہوا ہی زمانہ میں کرج
پیشہ ہر گاہ کہنا کہنا قبول
 پورا عقیقہ سے لی رہا رہا
 اندیشہ میں آئی وہ ہر

۵۱

نیری بابت بجگون دیگر دعا
 که مار بتری حاجی رسیم است
 مین اوسکا خلاصگو بابا امام
 میرا ناسخ جو اگر خون ورا
 بر آکیم که و لیکها عالم تمام
 تو بهی است و نصف تنها یکبار
 تب استغفرو لا اله الا هو
 که گاه او را باند لایا نهین
 بزرگی تپسی رستمی ابرو
 پیر بابان فرسی تو و قوف که
 که با فیل تن به شیر خور نشان
 خورشید که گاه عیان رو مرو
 که مار دل سے اوست تندی است
 آنکسای بر مات مین بند و است
 جمع صلک که تا بون دی میر رضا
 بهما حاجی فرم که تین اس جنگا
 توین ترون سلطان نفق سات
 و لیکن مجھے انرا سخت کام
 تو سر و دود وین شش با عین پور
 گم گم است ز خر که عین ملک نام
 ترون ماکرون مندره اختار
 تو سلطان رک که گاه بنیست سزاون
 کیا تیا حکم سو سخا یا نهین
 لور لیکامیری خمر کارنگ بو
 تپسی مانه لیک او لیک مین خمر
 نیری اوست به بجو لایا بهان
 پیر که گاه حاجی میر سوار مرو
 حولا انتا ز به خور یکی ناست
 غامی که طر سول خیر جنگ
 ویکون کیا ناست و یکا دی رضا

که با...

که با ز لیک خشت کر کر پیر آب
 اگر تو فی مار تو او سک و بهان
 و باد لا تو بهی بگون مارا کبیر
 و یا و است شتم کری مات فکر
 خدا ناست که کون بر یک طالبین یاد کر
 و ز ناست که کون رستم و استغفرو
 پیر او سک و ز رستم تیار
 بند و خشت بر چو یکا پیر لاس
 زده بند و اینست اونی ز ال
 زور و کور رستم بولا تپس
 مین تنها به جاتا بون لری اوسا
 چشوتن فی رستم اوتا بهان
 که الفت مین رستم که کهور
 به تپس و خور سول که کون لایا
 تپس کون رستم که یکا فون
 که با و یک کور که استغفرو مار
 خدا ناست که کون پیر و به عذاب
 تو بهی سک و نام در و بهان
 تو بهی شتان خاک بهی است
 خدا کون بر یک طالبین یاد کر
 و ز ناست که کون رستم و استغفرو
 پیر او سک و ز رستم تیار
 بند و خشت بر چو یکا پیر لاس
 زده بند و اینست اونی ز ال
 زور و کور رستم بولا تپس
 مین تنها به جاتا بون لری اوسا
 چشوتن فی رستم اوتا بهان
 که الفت مین رستم که کهور
 به تپس و خور سول که کون لایا
 تپس کون رستم که یکا فون
 که با و یک کور که استغفرو مار

که با...

۱. او د شتابی میر است از کج
 ۲. تون لشکر کون تیار کر کی سبیل
 ۳. مباد الیسی امیری وقت شکست
 ۴. بتوتن فی اوسمین بیکه نفا
 ۵. کبر الکی کستم بلند کی او بر
 ۶. که ایا بون من جگر کون بختیار
 ۷. معابل بواستند اسفند مار
 ۸. بملولن بولا اول فوج فوج
 ۹. شیر فوج زیاده میری کم سپاه
 ۱۰. تب اسفند لاجبت پی پات
 ۱۱. تو جامی مدو تو لالی سپاه
 ۱۲. **وایان و دنگ بر دلق بود**
 ۱۳. میرا مار جگر من می پرو دگار
 ۱۴. سوز خشم بولا و گوری عمر
 ۱۵. لکی بون شیر و شیر و کز مار

۱. لرونگامین اوس سنگ بو بکند
 ۲. که دبو که کت فاصله سول و سنان
 ۳. تو که ما و دوان کر سید رکت
 ۴. او دیا و نال سبب بو خفا خفا
 ۵. بهی اوسکو بیغام بون اول کر
 ۶. متا و لک ادمان فی اخستار
 ۷. ابتدا اسر شنگ او بر سوار
 ۸. لرو که و دیکه پاش و و طرفه موج
 ۹. تماش گوری جاز کر کی لکاه
 ۱۰. جوی کام بالاصل به شیری لکاه
 ۱۱. منع تهن کرون بین بجی نو که
 ۱۲. **سور کار با کج خندان بود**
 ۱۳. بجی بخت مار و می میر مار
 ۱۴. مدو من منگامین عمر و قس
 ۱۵. کئی بر طرفه سبب قاکا مار

بوی

۱. بو بوست مکر من انبر و کی سبال
 ۲. تب اوس بو دلی سغ مغز کلاف
 ۳. او سبب بکضوف سبب ستر
 ۴. گران کر زله نور از ان بات تیا
 ۵. دیار سبب بون بک او بری مار
 ۶. زمان و شک و لک لکی کانیست
 ۷. نیایست کو بیری دوالی کمر
 ۸. که حد مغز رنگ زور کون
 ۹. بنوی ابلولان او و گوری ملاک
 ۱۰. نیکی بون م کبر بنو قیل تن
 ۱۱. شک من اندم مائی تا حد ستر
 ۱۲. روزه فی بون و قدم ستر
 ۱۳. که کی و دلق و د فی شرم
 ۱۴. بری بیم چند و کون عار به
 ۱۵. کلا اسر بون ساد و ایا و لیر

۱. شک سوری تی بوس اودال
 ۲. می می نری و بوم سست مض
 ۳. شکست بون نری و طرفه زره
 ۴. لک مار و بک کرات من
 ۵. زره بون و زره او وری مار مار
 ۶. زمانه و دلق و لک کانیست
 ۷. بون باب کو و بیری کجی و بون کر
 ۸. بخت کجی زل کی بخت سول
 ۹. زره او و مالک و جلد ناک جاک
 ۱۰. جدا بون نری و لک و دوار من
 ۱۱. بوی بون و بون و بون سست
 ۱۲. اسر انیکون و لک و بون ستر
 ۱۳. که کی کتا بون و بون و بون ستر
 ۱۴. افی بون و بون و بون و بون ستر
 ۱۵. بون و بون و بون و بون ستر

۵۲

و بے اس طرح زور روشن تن
 نیز آتیر سندان به پا نا گذر
 میر زور و تیا سارون و میگا
 شکر حق کا پتی جو وارون
 خج جگ کام تاج میں میں
 کہا رازل سے نوکر لگا نینہ کام
 دو لکر میں زنا جو کی شکست
 مگر ایک ندری رسد رار
 جو کی نری تو خلا نابعه بر
 سیکر جلایر لالاماروس
 کیا زالنس از سکو سجدہ نیار
 فوجی آتیر سیم داسی مجھی
 کہا سیم فی از شکلی سے کتا
 کہا رازل یہ ماجر است عیان
 ہے خوف سیم کا رالی

ندر لگا کجائی برابر من
 و بے اوست زلف منی کجی پیر
 فدا اوسکون جفتش ندر لگا
 خدای اوسکی سا موکرے امانام
 لکل جاع و لگا استیاس نہیں
 تو جھکی نہیں از بر و شک فنام
 بکر فرب بی او لگا ماند مات
 کہ سیم فی مجھ دیا ہی قرار
 اوستوف سیر لایزرن تمام بر
 سو حاضر نور ان سیم فی نے
 صفت کرے و لاک ای کار بار
 شرم اوسکی امانام کجی بجی
 نوکر داسی از سیم فی راتی
 ظلم اوست سیم کت کجی سار
 اوکر و کجائی سیم فی حال

سیم فی

کہا سیم فی نوکر کیم نکر
 بکر فرب منی ندر لگا سیم
 نیز آتیر سندان به پا نا گذر
 شکر حق کا پتی جو وارون
 خج جگ کام تاج میں میں
 کہا رازل سے نوکر لگا نینہ کام
 دو لکر میں زنا جو کی شکست
 مگر ایک ندری رسد رار
 جو کی نری تو خلا نابعه بر
 سیکر جلایر لالاماروس
 کیا زالنس از سکو سجدہ نیار
 فوجی آتیر سیم داسی مجھی
 کہا سیم فی از شکلی سے کتا
 کہا رازل یہ ماجر است عیان
 ہے خوف سیم کا رالی

کرد لگا علی لک کجائی قرب تر
 کشت کجی لک لک اوست مے مے
 نیز آتیر سندان به پا نا گذر
 شکر حق کا پتی جو وارون
 خج جگ کام تاج میں میں
 کہا رازل سے نوکر لگا نینہ کام
 دو لکر میں زنا جو کی شکست
 مگر ایک ندری رسد رار
 جو کی نری تو خلا نابعه بر
 سیکر جلایر لالاماروس
 کیا زالنس از سکو سجدہ نیار
 فوجی آتیر سیم داسی مجھی
 کہا سیم فی از شکلی سے کتا
 کہا رازل یہ ماجر است عیان
 ہے خوف سیم کا رالی

اقی برسی گستاخون دوات بوز
 بوی بود چایی تو گینه کو چپوڑ
 سیری گهر و خیل راج مہمان حق
 سیری عاجری بر مہمان حق
 قریبے محی از نذر و ستا کتاب
 ہے سو گنہ شینہ زور و قتاب
 سیری سائہ خلیا ہون بے پای بند
 بوجا ہنگا سلطانی ہی مجہ بند
 بوماری مجھے تو کرونگا قبول
 کمری نذر و حق تو کروں نا عدول
 نوائے طوفان آمان مکر دی
 اس غرض میں مجہ سون بوجا سول
 ہزاروں بے گوشت و زار
 سواروں کے تلخ و مرع ہزار
 ہزاروں پرستار مہتاب توگی
 سیر قد شکر لے دیو شکوئی
 دیون گنہ شام مہمان وال
 جلون ہر سنگ سیری ہونہ مال
 دو اسخند و لاکہ کسی کر نہ مات
 میں کیا کر دنگا سیری کا شہ مات
 عذر کا حکم ہو سکے نا قبول
 وے حکم سلطان کروں نا عدول
 مجھے ہے اللہ کے مرضی ہون کام
 جو دینا کیا ماہ شامی خام
 بھجی جگر ہی باند لہا و لکھا
 اور رقتے باغ و گنہ نا دنگا
 بیہنگ لہا بے سیر کاں
 ہواستد گنگ ہرٹ و فون
 تب خروست نیم نیم نا گھر
 چلے سون دگا باہر شاہ و دوسر

یاد رہے

کیا طرف سجان کے کر نگاہ
 الہی بھی اب تو ہو جو بناہ
 میں عافو ہوا اور کو کہہ سنہ
 اور کر تا ہون میں مال گیر کا نظر
 پیرا و سب کیا ہون چلنے کو سنگ
 انا میرے پاس کے کر تائی جنگ
 کبی باند کر ہین لہا وں
 میں تیرا ہون تو رہ بجا بے مجھے
 بہر گھر سے دوست اکل و کر ہون
 تو منفع و دانا میرا کہ نہ گھر
 دعا میں تیرا رسم و رسم
 خیرا تیرا سیر اسفند نے
 اور سونہ رسم مارا اور تیر
 سونو لکھو میں لاگا ہوتے ہر
نگون سیر شاہ ان سیر
بیفتا و چایی کا شہ رشت
 ہو اسر گون شاہ ان سیر
 بیفتا و چایی کا شہ رشت
 عیال کر کے پرہ ناوغین کر
 گرا رخم چشمون وہ زمین بر
 بوجا و چایی خوری ہوئی
 ندی خون اٹھوئے جاری ہوئی
 ہزاروں سیر سبائی سیر
 اس حال کون دیکھ دھوری تیر
 لکھا بے سیر و سب لکھوئے سیر
 کئی دھان سے لکھی قمرل اوپر
 کئی دھان سے لکھی قمرل اوپر
 کیا دھان سے لکھی قمرل اوپر
 کیا دھان سے لکھی قمرل اوپر

تو تو دیکھو کہی چوب شکر
 نہا کر تے را جو دھانی
 جو دھان ناما ہون از نامو
 شکر

دو جی روز دستم کو لیکر کی زال
 گویا کون اسفند کے پر ملا ل
 ہوئی پروردہ لجوی اور عذر خواہ
 کی کسی قسم سے طہرین بد گناہ
 سو اسفند در لائیری بین بریا
 اس بھڑکی خود کس کی اندری
 جو فخر میں آتا بلو کسو سے
 دے راب میں نہیں کون سونوں سے
 اسے حورہ سلطنت کا نام
 ہنر جنگ اور بدلو دے کے کام
 کیا غرض تب بدلوں کا مدار
 کیا کر چسے طہر کرنا تیار
 بشیال کر کے نہیں کو برخت علاج
 رکھوں سرور میں دوشی کا علاج
 پھر آخر کون کس نام سے جس حصے
 کم دلگاہ شہنشاہ کا ظم دے
 بشون سے بلایا اسفند مار
 زخم چست ہے ہو گیا پھر ر
 نثار کیا کو چکاوت ہے
 نثار دیکھا ارمان سب دلتے
 کفن اور کر سب کو سونا ہوا
 قسین میرا بھو نامہ مورا
 بدلوں میری جا کی کتنا ہوشا
 ہوئی حرم مل کون حاصل مراد
 جو بد بیہان ہوں بچنا نا چھی
 بیہوش ہوا بتیاب ہو کر چھی
 کون بد بیہان باقیے کا مل
 بنات لائیری با درام مل
 جو تو جی سے معقول گکار
 کر لگا اور اسفند اس نام گکار

پیر

پیر دس بعد جا کر میری دیکھی پاس
 پیر دس بعد جا کر میری دیکھی پاس
 کتا کی نہ نہ میری صبر باج
 کتا کی نہ نہ میری صبر باج
 نہ دنا چھی یاد کر لے حد اسم
 میری لیے قوتیں بتائی تھی بہر
 میری لیے قوتیں بتائی تھی بہر
 یہ کہہ کر کے مارا تے سرور آہ
 یہ کہہ کر کے مارا تے سرور آہ
 اس وقت سے گیا جان پاک
 اس وقت سے گیا جان پاک
 بشون دہن و رستم سپاہ
 بشون دہن و رستم سپاہ
 کہ بیان جاد کون کر چاک پاک
 کہ بیان جاد کون کر چاک پاک
 گئی لیکر تابوت دیر انکون
 گئی لیکر تابوت دیر انکون
 سو تابوت ایرامین انکی بار
 سو تابوت ایرامین انکی بار
 دیکھا کون تابوت کشتار
 دیکھا کون تابوت کشتار
 اومان تیراں تنگی پوش کی بھاڑ
 اومان تیراں تنگی پوش کی بھاڑ
 کری داری و دلی کو روز راز
 کری داری و دلی کو روز راز
 بشون دلات کری سستر
 بشون دلات کری سستر
 یلا دس سرور اسفند کون
 یلا دس سرور اسفند کون

دلاسا اور بے چو بے قیاس
 دلاسا اور بے چو بے قیاس
 قضا سون لیکھا نہ چلیا علاج
 قضا سون لیکھا نہ چلیا علاج
 میری رقع ہو گئی نا خوش تمام
 میری رقع ہو گئی نا خوش تمام
 دے مجھ بیتی باب کسی ایہہ لکھ
 دے مجھ بیتی باب کسی ایہہ لکھ
 کہ مجھ کیا ظلم کشتار شاہ
 کہ مجھ کیا ظلم کشتار شاہ
 پڑی لاش نا چیسر ہو کر خاک
 پڑی لاش نا چیسر ہو کر خاک
 کئی غم دزدی کو مادر و آہ
 کئی غم دزدی کو مادر و آہ
 چڑائی سرور ملکہ کے خاک
 چڑائی سرور ملکہ کے خاک
 اور تم آیا تیرے سب کون
 اور تم آیا تیرے سب کون
 سب کون ہو افتخار و شہر
 سب کون ہو افتخار و شہر
 سرور دے لگا ہو کے جبران لگا
 سرور دے لگا ہو کے جبران لگا
 گری دلی تابوت بر سر جھاڑ
 گری دلی تابوت بر سر جھاڑ
 موی تن گئی شست سے با ضرر
 موی تن گئی شست سے با ضرر
 دے نسل پر نا انشا کرت ہر
 دے نسل پر نا انشا کرت ہر
 کئی اند ہو کر جگر سے کون
 کئی اند ہو کر جگر سے کون

۶۰

تو دنیا که شاه بودی تنها شد
 زمانه نه بگرز آینه میری پناه
 رخا دیکی مارا بجای باب شد
 نه دستم نه دارا نه رخ اب شد
 لگو آنکه از کجای شاهی زویر
 جوین و یکست سول نمی رسد قدر
 و آنون ز همراه به هم نرسد
 تیری زن که در کون جبر
 اب طرز سون هر روز و نشان
 جی بر خجسته است و اختیار
 جی خون نه سون می ماند به عیار
 ببری گلون که در لاس
 گشته لکلی بخت کی باستان
 دمی شاه اسفند کون تکون
 کئی با کون میر من دهن
 خجل مودا دهنه سیر مایر
 تپی و طرز او که کونست مایر
 نگاهتا بویمن که در سبستان
 کیا او که تیار دستم و دایان
 سکها قاعده سلطنت عدل و داد
 کیا هر چه من او به دستار
 لکها بود نامه کون و دیک شاه
 من اسفند نه قصه سحر و جاد
 کیا بر طری من رخ بود او
 و لیکن نه دایک طری
 قضای نگاهتا و نغز میر من
 نه بکر سکا غیر بد سیر مایر
 و صفت کیا تیار و اسفند مایر
 سون من کور من کیا چنان تیار

علم سلطنت

علم سلطنت جنگ گشتی من او
 سپه طر لیا در سست من او
 اب لکی جو که جو بودی زمر
 بجا لاون او که کمر باند کمر
 پیر شاه جغتو نامد کوب
 پشون نه سکر کبله او سب
 که من برادر که کینک بار
 کیا دیک ستم که عورت آبار
 چو لکی حرمت سی جیای است
 و لیکن نه دایک سطر مات
 پیر سکر لکها و کشت شایسته
 که سترانه است من که گناه
 که من بسون من خاطر نشان
 تو بین کولول میجادی نشان
 بچمی بی برادر لکها کمر روز عید
 میری و لیبو می نه ستر می زماور
 جویت حکم من به لوان کسی
 دیا من من کون سلطنت لکها
 ببری چاه سون شاه گودی لیا
 خوش خودی عهد لیا کیا
ذکر زوین شهادت زلال وفات باقی رستم زوین شهادت
 فردوس کیا من که میر به بهان
 کیا ملک و دیر سب عیان
 پنازاد سدر او سکا نام کمر
 شش من زما کی تیار و صغیف
 تواریج شاه بون لمران سکا
 و کلبات سون رستم به لوان
 لکها و ب و افق به سیر کین
 سون من کیا لکها من کین

پیر از کون کمالی که سلطان بن
 و خادگی یک مفرده ناپیکار
 لیا اوستی کمان چربانی بی راه
 بیوزن و غافل جلاراه من
 چندی نین و نین و نین و نین
 گرویش تا نین و نین و نین
 پوز از نین و نین و نین
 نینگ و نینگ و نینگ و نینگ
 مراد نین و نین و نین
 انا نین و نین و نین
 کناری و نین و نین و نین
 نگین و نین و نین و نین
 چید و نین و نین و نین
 که دشمن و نین و نین و نین
 بی و نین و نین و نین

زنده بی یک چاه من بر مو
 گئی نین و نین و نین و نین
 پوزی که نین و نین و نین
 او نین و نین و نین و نین
 فرور نین و نین و نین
 که نین و نین و نین و نین
 گئی نین و نین و نین و نین
 لیا نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین

جو کلمات نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 لکی نین و نین و نین و نین
 عین و نین و نین و نین
 جلا نین و نین و نین و نین
 که نین و نین و نین و نین
 پوز و نین و نین و نین
 کسان و نین و نین و نین
 که نین و نین و نین و نین
 که نین و نین و نین و نین
 جو و نین و نین و نین و نین
 که نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین
 نین و نین و نین و نین

کیا سلطنت کی شہسوار سال ضعیف منی از سر نو اسیر حال
 دیا سوئیے اسیر لکھا بہن کو راج لکھا آتے بات سخن سرور باج
 پوتق کو نہ ملد اسکر کیا کئی عورت نہ نصیب دیا
دور سے آغا و کبریا و شاہی بہمنی ریسر سفید باز و کشتی و غور ریسر
 پورا ہے بہن نے اسیر اس شہ رکیا دلجو اور دوس کے لکھا
 رخصت ہو کر عمت سبہا شہر سے رہنے لگا حیر خواہ
 کہ ایک دن تو جس لکھا شہاں کیا آئے تارون کتنے
 کہ سپاہ کے داد و خسرو دیا فرزند کہیں کسٹم لکھا
 بھی ہی نہا ہرے وللا کا خون لکھن سب تو ہے سو کر روز
 بعد دن جو کئی فرزند زار ل خرابہ دیکھا کہ کون پا بال
 بہر کہکھ خلل فوج سے سو ہزار ہوا خاندی بھیہر مند کی بار
 ملل لال نہ ہوا لکی بیستہ و خائف نظر کر گیا رفتا
 کہ قتل کا ہے نہ ہی خون خواہ دے ہم طرف سے بھی گراہ
 یہی نہ کرے بہن دیا نا جواب لکھا لال کون ضد کر سب
 فرار ہو اس جس سر سون لکھا ہوا جنگ کون سے سب

شہ

لڑا جہد کر موت بہن کے سات نہ فرقت دیا بہن دل اور رات
 ہوا اور جو نہا جس نا لکھا ر سوید رہوی باؤ نہ لکھا بار
 فرار سے فوج سے سائینے بڑی خاک دور اور لکھا غنیمت
 اسیر ہو کئی غنی لکھا بر او اور سو حملہ کئی ایک سب تیر ہو
 جنگ عمت شہ شہاں سولہ شکستے لکھا ماؤ سون اسیر بار
 عمت کی نصیحتیں لکھا تیرا بھی بہر تو مگر کئی جانیں لکھا ہی شہر
 فرار کر کے ایک جلاوطن سنے گہرا لکھا دلجو و تیرا سیتے
 دوس کو دن زخمی کر سناں غلہ گاہ منی خاک کا کارزار
 دوا تو ہے شہاں بازی کیا مگر نہر شہاں کون ناز کا کیا
 کیا قصداں لکھن نہیں لکھا پاسی دے فوج منی بیفاس
 گرا اسب زخم کو فوج سے موت بہر کیا کہ لکھا جو تیرا ہی تخت
 پیادہ ہو کر لکھا با تفرور دے منی ہوا زخم منی حور حور
ز فیل آکر و فوج سے بہر شہ **بانت لکھا رہای آغا و شہ**
 ہو فوج جاری وہ سو شہ ہو گہرا لکھا عمت منی خاک کا کار
 ہوا اس لال زخم کو فوج سے شہ کئی زخمی وقت کر لکھا شہر

۶۴

نظر کر کہ بعض غصہ طریقی
 و یاد دکر سر بلندی اوس
 کیا سپر حکم لال کرنا غیا ل
 میری پیش لاکر زب حد ل
 تب اگر لوتن فی اہن کے پاس
 کئی طور سے کیا العاس
 کہ رت کے پیٹے سے کینہ کیا
 تو اوت نہیا کو کسا سو کیا
 اب ازیر دم کمر نہ ہی سنگناہ
 ہے و اوت کیں سرور سے لگاہ
 بولا زال کون تب کیا
 ملک شہان نیز اوسکون دیا
 اپن لکی ایران کو خد ل
 کسا سلطت ناخونے پر وال
 نہایت کتن سب کا ناروے
 کئی معالجہ سکھر دل پر
 دوا کر نہ کتے لشی موت باج
 نفا سون نہ جلا کے کا علاج
 بر کی کھل اور فرخندہ رکی
 برادر ساد و خیر شہی نامی بھائی
 حقیر ماند اوسکس کیا نہا ویاہ
 انہا اوسکس کون حل چند ماہ
 تحت باج ایران کا اوسکو دیا
 کئی طور سے نہایت کیا
 اپن سے جہان فنان چھو کر
 کیا کوخ عالم بقا کے رو بر
 رہا سائہ بر شین ملک باور
 کیا لا تیکہ جہان کا نہان دل لکر
دور کشا دکر باوشی بھائی و دوردند و دراب اوسکس

سیرت

سوز و دکر باوشی بھائی
 کری اوسکس تحت ایران و حکا
 کیا اسقدر بخشش معذل و دوا
 جو یک جہان ہو گیا سب زناو
 ہوئی اوسکس روضی عجب سیاہ
 زمانہ میں اب نہیا ما و شاہ
 ہوئی عجب قوت جہکی تیر
 فولد پور اوسورت سپر
 اوسکس دی اپنے دایہ پاس
 جہا لکر کیا روضی سہا سب
 نہایت کیا اپنے دل حست
 بہر فرزند کہنا نہ ایران جہا
 سر عالم روج نہ صرف لا بکا
 میر احکم محمد باے حاجی لکا
 بزرگسہ شہر شہی اور جہر
 نہ ہو سکون لا جارس
 زمانہ تھا سب کہہ نہیا جا لکا
 رکھا ایک صندوق میں اوسر
 رہا ان جو دویا نامی وراث
 کیا لکھات اوسکس ہی مستقیم
 شفا قاتل سون بوقت شمر
 لکا لا و صندوق کو سپر کر
 کری اوسکس تحت ایران و حکا
 جو یک جہان ہو گیا سب زناو
 زمانہ میں اب نہیا ما و شاہ
 فولد پور اوسورت سپر
 جہا لکر کیا روضی سہا سب
 نہایت کیا اپنے دل حست
 بہر فرزند کہنا نہ ایران جہا
 سر عالم روج نہ صرف لا بکا
 میر احکم محمد باے حاجی لکا
 بزرگسہ شہر شہی اور جہر
 نہ ہو سکون لا جارس
 زمانہ تھا سب کہہ نہیا جا لکا
 رکھا ایک صندوق میں اوسر
 رہا ان جو دویا نامی وراث
 کیا لکھات اوسکس ہی مستقیم
 شفا قاتل سون بوقت شمر
 لکا لا و صندوق کو سپر کر
 کری اوسکس تحت ایران و حکا
 جو یک جہان ہو گیا سب زناو
 زمانہ میں اب نہیا ما و شاہ
 فولد پور اوسورت سپر
 جہا لکر کیا روضی سہا سب
 نہایت کیا اپنے دل حست
 بہر فرزند کہنا نہ ایران جہا
 سر عالم روج نہ صرف لا بکا
 میر احکم محمد باے حاجی لکا
 بزرگسہ شہر شہی اور جہر
 نہ ہو سکون لا جارس
 زمانہ تھا سب کہہ نہیا جا لکا
 رکھا ایک صندوق میں اوسر
 رہا ان جو دویا نامی وراث
 کیا لکھات اوسکس ہی مستقیم
 شفا قاتل سون بوقت شمر
 لکا لا و صندوق کو سپر کر

۴۵

و یکبار که اول او کون تو کلا فلان
 سیر او یک تپی او سیر تو سیر
 کیا یکی عادت کنی به سیر
 رکبا نام داراب بالا اوست
 کیا پرورشش او س علی خیزد سال
 او دنیویا کو کره بتیا خانم غیب
 ولیکن جان حال که ارتعاب
 نیز عکس او زینلوانه که تمام
 علم سیر سیر و دیوگان سیر
 و بهمانان که مکرر در داراب
 شت تو سیر و صدوق کاما خیر
 پیوسته که در داراب شاد گام
 کیا مانو اوما ل صدوق کاما
 شت تو سیر و صدوق سیر
 سوز باز و یو مانیا که در داراب

سیرت

کتیبه بین
 چنان جو سیر ایرانکی باد شاه
 خیرت و دراب ایرانکی
 نیکه کرده داراب ایرانکی
 کبی سیرت شت ان شتوت بلده
 بر کر سیرت او سیرت تو ثابت او بر
 رشتو زو دانی سیرت و ارگون
 جلا و ج کوج کر رشتو زو
 زینلوانه سیرت و داراب
 گنا و زینلوانه سیرت
 که طاق بهونی تو سیرت سیرت
که ای طاق از زده به سیرت سیرت
 پیوسته سیرت سیرت سیرت
 کیا او سیرت خیرت سیرت
 سوزاب سیرت سیرت سیرت
 سیرت سیرت سیرت سیرت

کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور
 کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور
 کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور

کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور
 کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور
 کبار و مینو بیله لفظ کوش
 تو خفیف نه آسما سر کوش
 و یکی طاق دو جاسکند خراب
 چون از یک ستمای از منی خور
 کی جاز و نهونه رشتن و کون
 که غیبی لوزر آسمان سون
 بی طاق ایکه ستمای کسبه محاک
 چون از شمش سو تاهای مینو کاب
 بولایا رشتن و نه لوزر و خور
 که از طاق رشتن و نه لوزر و خور

بهم باز خوردن و دوباره سپاه
 شد و کرد و کرد و شد و سپاه

لژی بکدگر بود و باره سپاه
 گردن یوازنگ و ز سپاه
 دلیر بود و از آب حله کتا
 صفان رو منوکی شکسته و ما
 لگام مار به سبک و گنگ بی
 بهلول کوی از مقابل نهنگی
 قتل کرد و بول بر تپا و بکار
 بزن کیا بهر عین و بربار
 قلبی که هر دو سپاه و از آب
 سواران از خرم و از آب
 از مارا بکشد که نازک تنگ
 و سوار و دوسر که گاو و یک
 گیا بکی اینست منزل گاه بر
 کیا صفت معرفت بود باغ باغ
 و سپاه و از آن از صف و مار
 و در کون تپه بر آن که هر دو لاج
 او در و میان و این کیا کمر و زن
 تو دیا پتا از آن بر جان زن
 و سوار و سبک بی از زن کا
 بولان که هر دو شک و جیح
 که در حق یوازنگ و ز سپاه
 صفان رو منوکی شکسته و ما
 بهلول کوی از مقابل نهنگی
 بزن کیا بهر عین و بربار
 سواران از خرم و از آب
 از مارا بکشد که نازک تنگ
 و سوار و دوسر که گاو و یک
 گیا بکی اینست منزل گاه بر
 کیا صفت معرفت بود باغ باغ
 و سپاه و از آن از صف و مار
 و در کون تپه بر آن که هر دو لاج
 او در و میان و این کیا کمر و زن
 تو دیا پتا از آن بر جان زن
 و سوار و سبک بی از زن کا
 بولان که هر دو شک و جیح

بیا فیل کا پی سپاه سپهر
 زخم کتن بر نهنگی از سر
 دلیر بود که ناز و مهتر که جد هر
 ندی خون یک بوی خاکی بر نهنگ
 جلوی بهر ملک کون تو سپهر بی با
 و گزین تو دیکتای شطرنج که مات
 دیا ناز و از و بکون و سپهر و از آب
 که ناز و دگه مات کرد و سپاه
 کرد و از آب و بکون و سپهر و از آب
 فضل حق سون هر که ساری فتح
 بهوار و از و جاسو هر که سوار
 مقابل بولان و از و جاسو هر که سوار
 کیا صفت معرفت بود باغ باغ
 سو و از آب و دوسر که گاو و یک
 بولان که هر دو شک و جیح
 و سپاه و از آن از صف و مار
 و در کون تپه بر آن که هر دو لاج
 او در و میان و این کیا کمر و زن
 تو دیا پتا از آن بر جان زن
 و سوار و سبک بی از زن کا
 بولان که هر دو شک و جیح
 که در حق یوازنگ و ز سپاه
 صفان رو منوکی شکسته و ما
 بهلول کوی از مقابل نهنگی
 بزن کیا بهر عین و بربار
 سواران از خرم و از آب
 از مارا بکشد که نازک تنگ
 و سوار و دوسر که گاو و یک
 گیا بکی اینست منزل گاه بر
 کیا صفت معرفت بود باغ باغ
 و سپاه و از آن از صف و مار
 و در کون تپه بر آن که هر دو لاج
 او در و میان و این کیا کمر و زن
 تو دیا پتا از آن بر جان زن
 و سوار و سبک بی از زن کا
 بولان که هر دو شک و جیح

بیست و نه رفعت طراز در آید / سو بیست و نه رفعت در مغان افسان
 خلیفه کوفه نوزاد نیا / سگند ملک نام در کجا
 پسر اینا کیست شہرت دیا / خزانہ دنیا بہوت شادی نیا
 نوجوان نہ کہوے جو طالع کے مال / بیوی و بیکہ شہرت میں جاہ و طلال
 کی کوئی نہ کہیست بر اکیکھا / فتح ہفت اظہم سر با سگھا
 پوز در ورس کہہ روز نہال / لگا سگند بہت کور نہال
 ازل سنون اینا شاہ طالع بلند / نذر کار ہی کہہ رفعت و بلند
 فوج و سپہ سلطنت کا سگھا / ہنر حکمت میں ہی اینا ہو دیکھا
 علم سر و نیزہ دو گان سیکے / کفد سگند زور و ملولان کے
 سوار و قس ہنر زور ہی ہو گالی / سو و بیکہ لگی اوسمیل اور قتل
 ہواضل و سنم سنو من روز / ہر با جو حرف اور کسے فوج کا کور
 جی کر ورس ہی ہنر حکما عصر / کیا ہنر ہی عقل و حکمت ہنر
 نیابت کو نیا اور طو حکم / فلا حون کا سگند زور و کرم
 خلیفہ سگند زور آن کہہ / رہیں علم کے بحث میں ہنر گنہ
 بد لکڑ کے ہنر و طراز / کیا ہنر ہی کازن سے اینا سبہ

پوز در ورس

پوز در ورس ہی فوج فرخ نیا / در ورس سگھا و در ورس کپوت
 پوز در ورس بار ورس بعد دران / ہوا شاہ و در ورس جنت کھا
 در ورس ہنر ہی ہنر ہنر / کیا راج و در ورس چار ہا
در ورس ہنر ہی ہنر ہنر / **در ورس ہنر ہی ہنر ہنر**
 پوز در ورس ہنر ہنر ہنر / ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 جو ہی ہنر ہی ہنر ہنر / لیا مات و ہنر ہی ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / دیا در ورس ہی ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / کیا ہنر ہی ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / ہنر ہی عقل کے ہنر ہنر
در ورس ہنر ہی ہنر ہنر / **در ورس ہنر ہی ہنر ہنر**
 کیا ہنر ہی ہنر ہنر / سگند زور ورم کا ماہ و در
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر / ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر

۷۰

ارونه که امانت جو بود گیکه
 توانوس دولت کو کمره دیکه
 امانت که در لاری اطلاق شد
 بوی متفق البذل قول شد
 جواس جنگ بر کمر ختم کارزار
 نصیب از مانع شباهت کی شمار
 خدا جگر دویوشنای کرمی
 عبت بندین کون بود کرمی
 چهارم دفعه فیجی استوار
 کیا جنگ کون روم بر طیار
سپاه دوزخ کور کسب دفع
بهره فخر در زینره بکف
 بر آردن کسب در این خورشید
 که چرخ فلک بدو بند کسب
 سپه دملک که صفا مانده کرم
 لاری قوت که مات سپه و سپه
 اودن با فوج من شور و شکر
 که سن بهشت گیلان شمس کفا
 قیامت بوی انکس رو بکار
 شبیه بگری بیلوان بشار
 نهایت کو داران لانا جنگ
 چلا نهاک فارس او بر سدر جنگ
 فتح سون گندر بگو کامیاب
 نقیب کنا او طلا با شتاب
 ستوبه گاوانان به پیروزان
 رسی از کسب کسب خراسان سوار
 تب خمر کو در اند بگو کسب
 لکها مشا اوقی رو محبت کسب سنگ
 که آب جبهه عهد و پیمان
 او یک ملک پنهان کون کسب حوی

خرنه و خننه و خننه و خننه
 تاج
 گندر بگو کسب بیلوان وار
 که بی کسب بیلوان وار
 تو بل محبت کدو آن کرم
 تیرانج وینا بون بکون مکر
 سیری دل لاری می ملک گری حال
 طرف دسری عافنگا بیلوان
 قبولان داران طاعت کسب
 که رومی کسب کسب بیلوان
 که رومی کسب کسب بیلوان
سپه دملک کسب در این خورشید
که چرخ فلک بدو بند کسب
 ایتنا فوج بند کسب خورشید
 بود از کسب و داران لاری
 لکها فوج بند کسب کسب
 که بل محبت کسب بیلوان
 تو بل بیلوان کسب بیلوان
 که کسب روم کسب کسب
ذکر کسب در داران لاری
خود در جنگ کسب
 که ایک روم در کسب بیلوان
 کیا سپه جم حشم و کسب
 جلا فوج بند کسب کسب
 جلا فوج بند کسب کسب
 خمر کسب کسب بیلوان
 کیا طرف روم کسب
 که رومی کسب کسب بیلوان
 که رومی کسب کسب بیلوان

وزیران تنی و درازی هم خامکار
اول ماه باره اور جاسوس بار
کپی ملکی استنای دوز و زبر
که بوتا می کشد دهن دارا بر
مغز برادرش کاخ من سیر
که طریقه بر ما آید گماهیو دلیر
بپلا می و هم نم اوک کز قتل
سگند کئی در نه بای جل
سوار غنی یک است و کلاسی
ای بی هم جان کن و دوزی است
سومار از خمر و جگر لیک نه
و بگر نه بجز رخ گزین نیست
نظم بر و در اگو کاری لگی
گر اسب سی بی بی او بر و سبکی
او سبقت و قوی میرد و گز
بسی می کشد کئی خوشتر
صغ اسگند زار و نیمه دیر
پو غلین کیا و فیه حسرت
نود یکا سگند کون از رشتا
سگند زار و لا که غم که نکر
سود و سوس که کله بر اسره
نظم ناز و غلای کز زنگا خلج
لجنا پون تخم اینی قتل او بر
من از فیه نیتا جو و دوزار
دیگر بر سطح سنجیده تر لر
خند نمون بر و صحت کری
سر او بر بانی کاسا به و تری
تیرا ملک ازین بی کوب است
میرا غم می نیست افلیم بر

میرا غم

میری بان می که کله پی عیان
جو نیم نم این از لاد و دارا شان
برادرش کاخ و دهن به جمال
پو اسطخ می کوب سندی حال
تیری قاتلو نمون بین کز و دارا
سختی می مار و کلا و کله زار
ایا که سیر و نه لگا اسقدر
جود و شوخی رقی دارا از دیر
و با او و دارا سکر سبب
که بی بی و دوزی است کس است
میرا کاسا اگر پو لا اخلج
جبارک پو کس سیر از کلا نایج
نیمه الفت تری و کله سکر کلام
پو اغم میری و کس زخمت تمام
کیا و تین از اهل پو قبول
نزد و تون میری و کله با قبول
میرا زنت بی بی ای آب از غری
قبول می کاسا سیر و صفت صرا
جی و شک نام و خمر می جو
پو ت جان دل ساری می او
عقد ناز و کس سیر کله نایه
و کله ناز و کس سیر کله نایه
الکراد می ناز و کس سیر کله نایه
مگر و دوزی است کاخ و دارا
تور کله ازین نام از شغندار
چلا و کله ازین نام از شغندار
دکتر حش سیر که کس با دارا
رکبه دین پو سیر کاسا هم تر و زار
میری روح خوش پو کس یا ل نال
نیمه ای سیر و دوزی است کس یا ل نال

جو خواب دیکھا کہ ہی ایک شہر
 روزن و نال کو رہی اکر مگر
 سب ہی اپنے لؤلل میں مارے
 کرس کام دنیا کا پنا طرح
 ششم کنش شہر دیکھا خوب
 ہی باشندگان کی پنا پر
 مگر جو ہی شہرست میں
 سو پیر رہی جانسون اپنے
 دو چار اول پہلو کی مکان
 کہن جو پنا کنوں ہو پیرا
 دیکھا ساتویں رات سنا کہیں
 کہ پورانی ہی اور معوقین
 دودو مکہ چرخا دانا و گاہ
 ولیکن نہیں کہ مگر شکو کرے
 دیکھا ہی ختم لٹھوں و زین
 ہی دو اور کہ بہت سیرن اپنا
 دو طرفہ سون دودوہ حال کن
 بہرین پردہ جانتی نہ تانی
 نہم گائی ایک بہت لاغر فقیر
 جنگل نیم پشی بچکھا
 بچا ہی زانا دلا غری گائی
 پشی بیٹہ نہ کر نہ ہی الہای
 دیکھا کہ سہ لٹک تر
 گرد اوکے مانی کی سکی بھر
 تو ہی ہی بہت اور دانا زمان
 مصلحتا بنو کو اوکے کسان
 لکھا اوکے نیران ای ہوشند
 تیری ادشای کونن کہ گزند
 سکندر تیری ہوگ کن ارگاہ
 دلون تری بہت غاٹا ارگاہ
 دلون تری بہت غاٹا ارگاہ

مکمل

تیری پاس ہی چار خیرن کمال
 اول ایک خیر ہی حب جلال
 دویم ہی وزیر ایک کن گیا لکھا
 جو کت ہی سرت سید سار کا
 طبع لوت ہی دوسر اسید راج
 سید رضا جانا ہی علاج
 چہرہ ہی آب قح پطیر
 طیش ہی رکو گم ہو تانہ پیر
 کوئی شاہ کج اس زمانہ فقیر
 نرکتا ہی اسطرح کہ چیر چار
 تودی کیشی بہت گندہ کین
 تیرا ملک تجسول اولینے کان
 لیر خیم ہی ملک کمری لکھا
 ہو گا ہوت افلک کا بادشاہ
 کیا کیندے اور دیر کون
 جو پیر خواب سب بول تعمیر نون
 سو فرین بولانہ ہی شہر یار
 اول کہ و دیکھا ہی سوراج درار
 بڑا کروی حور لکھا ہما
 ہی سوراج روشن سوتیرا مکان
 پتہ ہی سنگند سون سا آئینا
 تیری ملک میں ہو نکل جائیگا
 دویم خواب جو لکھا نہ دوران
 تیری تخت بر لکھا ہی مکان
 سوسلطان متعلہ سنگد کہ بعد
 تیری ملک میں لکھا اگر لکھا
 سویم خواب کہ مال مولی و جان
 کشش ہی جو طرف سفل جارجا
 اول ہو گا دہقان زلس بہت
 جلا و کج حریف ہی زور بہت

کیا عیش کن کچھ دنو اس قدر
 لکھا فوج ہندی اور پروا آت مال
 عقل ہی بل جیتے ان کمر
 دیا فوج ہندی نے نام کا جواب
 میں ہوں غور اور غور ہوں میں
 تم غور اور غور واروم ہزار
 سکند نے شکر ہو اور عتاب
 اتنی فوج وودا ہے ہزار
 سر آبا و پیسے اپنی ساز میں
 اور دہر فوج ہندی بھی نگلا بیمار
 سیرا اس بیتے و ہزار ایک
 نگہ کر یکا پلو کو ہوں کو سیاہ
 سکند نے تشکر یہ دیکھا ہر اس
 بولانب اسٹونے حکما تمام
 جو کمر رہے ایک کپور اسوار

رکھا فوج بہر ملک قنوج بہر
 کہ آیا ہی کچھ سلطت بہر روار
 و گرنی تو ہو مستعد جنگ بہر
 کہ مت قصد کر اس طرف بہر
 کہ درں رو بہو کو بیکدم منہ
 وہم رو میان رہے بیکدم بیاور
 علامت قنوج پر چرشتاب
 ایرانی و رومی بہر سوار
 غور اور غورانی کے آغاز میں
 شنگ نے لاک سائبہ ہزار
 دیتی شنگ جنگ و نیز رو
 وہم دلیں کہا ہی سکند سیاہ
 علاج اور کا پوچھا اسٹونے میں
 کیا معلومت باندہ اسٹونے کا
 درو مار کہا اور کی غانی سوار

رکھی کہ یہ سندوق ماثون کیلئے
 بنا ایک گردون عرابہ مثال
 دہی ایک پیرورسی اور گن
 کیا یہ گن جلیس قدم
 ہوئی یہ سکر کو خلعت پسند
 جمع کر کے اشگر اور سجار
 ایک کو پیرور ایک گردون پیر
 چھائی اور ایک کپوری پیریا
 سواریت پیرورس عرابہ یکہ شاہ
 دیکھو قوس پیرورس پیرور
 جو سون بنے دیکھی دو گردون پیرور
 بلا کر یکہ جاکوس پیرور
 سواریت سون خلعت کا کام
 حکیم ہی سکر گن پیرور
 دو سون ہی خلعت پیرورس کپور

کئی روز میوه عوام کا بار جلی فرج آدم دہان پشمار
 بجی قبلانی سوہا شتاب **فرج** جان ہو کے زخمی ہوئی باعزت
ہم نہ کرند کشتند باز **سماں از دقتیلاں گریں از دقت**
 ہوئی فرج پستی جوتی نار نار کیا فرزند پیر جمع لکھ نہار
 پستی جوتی گویا گویا پیر نا پیر توجہ دہ تو دہ دہین قدری
 سکندر نے روی ایزد سبب کید فرجانی چشم جاہ
 ہوا ہنگ فست گریبا کھا دو طرفہ اندش نہ تا جا کھا
 قتل پوری بہت ہندی جوان زخمی ہو گئی خون سے گل فشان
 نہایت غمناک کون دیکھ کر پیری ہر وقت کہ تعانان او پیر
 دویم روز سر فرزند آن کمر گیا جنگ کون جنگ میدان پر
 دو طرفہ سبب جوی پشمار بیلوان نامی در فوج کمار
 سکندر نے فتنہ ہندی کشت ہجرا لکی پیغام سے مین
 کہ سری شمشیر کشت کشتور شہا ہون گئی شہر قبل روز
 تو لایم نہی فرج ہون ہو کنار کمر کھل ایزد انیس اور کارزار
 دو طرفہ قتل ہو گئی ہشتہ بہ ہندہ وار ایزد پش قادی مکر

جو ہو گیا ہم تم سے فرور سخت اور سیکھی فرج اور باج و کشت
 دیا فوج اس طرح کا جواب کہ انا ہوں بنی ارباب کیون شتاب
 بری کہن تباہی کی ہون بھی سو افضل کیا ہو کیا ہون بھی
 نہایت کون دو طرفہ کھنڈا ہوئی اور فرج ہون ہو خدا
 کئی ستر گز سر وئی مار ای بعد تو غنی شیخ ایدار
 اول فرزند شیخ کو زخمی کمر جلا یا وے نا پور کمار گمر
 سکندر نے شمشیر کمر کمر خراش نہایت ہو کیا ہندی او پیر
 سو لکھ کھانڈ کمر ہو دو نیم **فرج** ترا خاک ہر دو قطع ہو بیستم
بہتر نہ گفت بہر گودش **زبالا خاک اندازد و شمشیر**
 قمار دو طرفہ سبب دیکھ کر کئی افریں دلت و بارو او پیر
 سکندر نے افریں فرج کے نامدار بول کر دلاں او پیر شمشار
 بہا ایک بیلوان خند با پیر فرج بزرگ در کسم کا تباہ فرج
 بیٹا لاد کے سخت فوج بر کیا کون و نا کھانڈ و کشت کمر
ذکر دہی سکندر نے بار دیکھ فوجی طرف ظلمات و شمشیر فوج
 سنار او شمشاد عالی مقام کہ کسم یہاں نام بیت اکرام

کسان و کوسنیا و حضرت طبل
 سو جا کورن شاهی کورن شاهی
 اسمعیل نیس پسرک رکه
 که چهارده وین منی شمشیر
 سنان شاه به شوهر او کیا
 کیا بعد از آن کوچ جلوه او بر
 مفر کا ملان کنر بادشاه
 کسے کیا ان کر لکبار روز
 بهرامی طرود منی از نسام
 چنانکی خنکاسی از منی شاهر
 حسن ویکه در کانه منی شیر
 که در شاه نام منی شیر خوش
 سکندر که در منی ملک بزرگ
 دلیر بود و در او بی مقام کون
 کپی سکندر منی ای و سیم

اوی بی خدا کا بزرگ و شکیل
 زیارت کیا بود به شتاب
 بهوی وین سکندر کنی و در راه
 خدا و منی لکپی به ختم
 عدل کر او به کمال او به کون و یا
 و انون جلا سو گیا در راه
 تواضع منی او یک را به خیمه
 ایدر یک ملکیت بیت و نور
 جگر کل باغ به منی بهاری و آرام
 بی عورت و منی شمشیر
 شجاعت منی بی شیر به دل
 سیکر از منی و ان شیر خوش
 کیا در شاهی محمد منی بود که رسول
 شو حاتی او به سید کا کام کون
 منور و کوبه به سید کا به رکه

سید کا

که سلطان بود که کیا کام خام
 فکر کر که اینا عقل کون سنبال
 سگ ربه و لای عا بنار
 بین افره ضعف منی او بی اوست
 سو خاتون همان لکپی به شیر
 سکندر و منی تبا منی تبا
 بهر شاه لاچار و نور سون
نور و ان سکندر منی سید
 بهرامی و سکندر منی سید
 ویکه شاه و نیکه جده تغییر
 کپی بهرامی نیکه کپی
 و لکن منی بی سکندر کر
 سکندر که کیا با قسم قل
 فراع مدارا کر منی و طرح
 بمعرفه فاضل منی طور به

و لای نه آریا خود آریا مد ارم
 منی با منی منی منی منی
 محمد منی او شمس منی خدا کر
 سید کا و او دیکه منی سید
 نه کر کون منی منی منی منی
 و منی او منی منی منی منی
 کیا بهرامی منی منی منی منی
نور و ان سکندر منی سید
 نیتا او سکندر منی منی
 و لای حاشا شاه کون با کر
 جیبا منی منی منی منی
 و منی منی منی منی منی
 نیتا منی منی منی منی
 و کپی منی منی منی منی
 صغ او منی منی منی منی

سچے دھات کلکری ایک تیار بندہ تیرا دل دوسرے استوار
 برکت دینے سے تیری تیار **دولت ہو اندر ان تیرا بار**
کدوئی نامور سے رکتی **جہاں زلف بدلتی**
 پیر ریش بعد مایوس مایوس ہے کیسے قصہ کرن پہنچا دوسرے
 دے ناگزیر اس طرف کر کے پشیمان ہوئی سب جہہ کر کے
 ہوئی اور ملک پر خدائی نہاہ جلا کوچ کر کے روم کش
 کیا تیار کر کے فوج طلعت کون سو ویدی علی بن کرب کون
 شرف و روزی ہم جلا سید بار کیا پیش ہے ملک پر لگا گدار
 سو خاقان نے پیشو اپو لیا مددات کر کے برائی دیا
 کر کے کون کو دانت پورا ویراہ طارن پر لک سیر و نیر
 کیا شیر مال میں خیمہ کون ان گرو میں سیاہ ہے پھیلا ریمان
 دانت طلا پیر تیار ان کی راکہ ملا لکیر دوش گل نعل سبا
 دویاں شاہ نے نام کیا ہی بچی بتایاں شیر ہو دیکھا ستو موی
 اوئے نیش کیا نام ستر مکن شیر اودہ پر لک میراں کس
 منتقل آوون طاق و دلو کر لکبا ہی خوب طرح نش و نگار

نصوبہ

اوزن پہلوان غصہ و شریح اوس سچے لکھن کر کے شریح
 قلم کر علم نو چری اسب پر برق سے چمک کر جلی جلی کر
 جو سہراب دیلا دینے بلوکاٹ زمین پر کر کے جاتی ہر نہاٹ
 ہو جلاک گردن و الا لکند پیرا کر لیا کیا جانی بند
 وہ خود اپنے سر پر لکھو پیرش ان ہوئی موی بر و موی
 سو تونہ ہے مے کر کے سب مال کئی مبتلا حشک جال ڈال
 جہاں اتھا سو چمکے لگا کٹھا پور جہہ فائدہ لگا
 نہ سمجھا تھا سہراب دفتر او ہوا حسن پر مبتلا موی بمو
 تیرا دینے کہا قول ایمان میں باندی ہوئی تیر دل جلیک
 قلعہ کا خرنہ جواہر وہ مال میرے تعلق سولایہ موعال
 میرا ہاتھ پیر خیمات میں میں راضی ہوئے طبع ہوئے شکر
 پیرا کر ہو اہد و بمان بر دیا جہو سو قلعہ میں آن کر
 برادر بند کو سنایا سکل قلعہ جہو ریش کو ہا کی کل
 صبح دیکھتے ہیں تو سب ان تھا قلعہ جہو کے قالب بیجان تھا
 وہ خوبی پیرا سوس کہا دو تونکو مل مل کے خوش رہا

بے بی سہاہ قلعہ سے ہونے لگا
 کیا لڑ دھم شہ کا ورس پہل
 کہا پہلوان ایک توڑان سے
 بچہ فوج آیا بڑی شان سے
 دلیر و قوتیں اب جوان
 نہ لکھا ہونے انک سنا ہونے کان
 عمر برس جو دلی فیض تن
 جس آگے دیکھے غفلت اہر من
 اہی ہے مہاجب بڑا ہونیکا
 غضب ہو نیکا یا بلا ہو نیکا
 سنا مندر کردا فرید رہیمیر
 ہوا شہ کا ورس عبرت پذیر

دگر نامہ نوشتن کا ورس شہ بہ طلب رستم

بولا نیکو رستم کے نام لکھا
 سوااوسکی کچھ نام پہلائی دیکھا
 کیونام نامی پہلوان کو
 ہا سجا یا ترب زابلستان
 لکھا یوں مضامین نام ہیں وہاں
 کہ آیا ہے ایک چلکی سپان پہلوان
 مقابل ہے نوران کا مہر نام
 سون پر ہوئی اوسکی عبرت نام
 بغیر از تیرے اوس مقابل کوئی
 لڑائی کو دیکھا نہ قابل کوئی
 سیوااوسکی رستم کے تعریف کو
 لکھا بہت کچھ کر کے توصیف کو
 ہے تو چہ ایرانکو نوشت و بناہ
 تیرے زور بازو سے دشمن تباہ
 سنا مندر شہد مازندران
 کتائیدہ مبدائی واران

کیے مہنت نامان خلاصی دیا
 یکے شہد مازندران سے لیا
 چہ کریاں تیرے کر زبے اقباب
 ہا ناہید تجہ تیغ جیسے شہم آب
 چہی سے ہا ایرانکی باہیکہا
 چہی سے یہ روئے سے تخت کلاہ
 مگر باند کر ہوئے مستعد جنگ
 یہ نامہ کو پڑ سوار ہو سید رنگ
 کیونکہ نامہ کو بہ نجات ناب
 سوار رستم پڑا حیرتوں کی کتاب
 لکھا یوں سنا تھا جو ترنیت کو
 لکھا اور سنا تھا کہ لکھا دلیں غور
 کہتے ہیں سام و زبیران کا طور
 یہ سنا کر کہ رستم کی دلیں غور
 رستم اید پر وہ سنا تھا ہے
 دلی ہوئے اور دضر لکھا تیرے جو رستم
 عینت مادی اوسکی لکھے دروغ
 نہ لکھا ہے اسبات میں کچھ فروغ
 سوار ہوئے ہا نیکو رستم میں ہے
 لیو پر لکھا حکم پہلکا یہی
 سوار رستم نے اوسکو قرار دی دیا
 اسے طور گذرا ایک ہفتہ تہاں
 یہ وقت رستم مہنت نامی
 کہ بااقتور و کس ایدہ میں
 کیا ہر رستم وہ کیا ہے اسبات
 جو مجھ سے کرے پیچہ باز بلیات
 میں چلتا ہے اوسکو سزا دیو لگا
 جو کچھ وہ کیا ہو سزا دیو لگا

وہ اوس روز کو پر غصہ کیا جان
 بنو موصیٰ خوش رہیں گئے
 اتہار روز و سوال تیار ہی کیا
 زوارہ برادر وہ بے سبب بہا
 کئی دنگو آئے یہ کاوش پس
 کہا دونوں کو دیو سولی چڑھا
 کہا طوس کو خشم کر شہر یار
 کہا شاہ تندی کی جیت جیت بات
 چیز کثرت رستم بے باہر نکل
 کہا دیکھا ہوں ایتا ہے کون
 بکلیے کو بولا وہاں شاہ ہوتا
 کچھ کام تیرا ہے بدتر تمام
 تجھے بالکشاہ نہ لایق دے
 غصہ کر تو بد خواہ کو خواہ کر
 غصہ کر کروں تو یہ کاوش کیا

کیا عیش محمد کو کھانا نہ پان
 دم اندر دم نامی رہیں گئے
 بنیدار خشم پر زمین سوار ہی کیا
 روانہ ہو کوچ در کوچ راہ
 ہوا پر غصہ ہو کے ان کو نرا کس
 یہ سنکر تعجب سے ہونکو پڑنا
 یہ جب ہو کر انرا اندیشہ بچار
 لیا طوس تب جا کے رستم قانات
 ہوا پر خشم پر سوار کمر ہی نکل
 بکر کر جو محکو لجا تا ہے کون
 تیری عقل کہ نہ آگاہ تون
 اے ال کو میں جیت رکھہ نام
 دی سہرا آتا ہے سولے اویس
 نہ حاجت اب کو کرتا رکھ
 کسے روز باز دے یہ طوس کیا

تیری خشم کا ہے نہ مجھ دین پاک
 سکت کیا کس مجھ سے سخت کرے
 کروں سو ہے ہاموں جو دلیر و ہر
 دلیروں نے محنت کر بنگو چاہ
 طرف سخت پیکل نا کر بکا
 اگر میں جو لینا ہی سخت تاج
 جو کچھ تو کہا سو سزا ہے مجھی
 یہ کہہ کر رستم بے کھلا بہار
 ہتا کو در زما ہی او نے شاہ کو
 بشیمان ہوا بہت غصہ کو کیا
 سوا دلیر ہے کچھ نہ کیا بہلا
 کیا جب کو روز رستم کی پاں
 تو واقف ہے کاوش کو منترین
 سخن کہ کے آخر بشیمان ہوئے
 جو توت سے زردہ ہوا سہر نام

مجھ کے تو دیکھا ہے کینٹ خاک
 میں بندہ خدا ہوں مجھی سے ڈری
 سوا پاک تیرا دل نہ کسے ڈروں
 مجھ کو سنواری ہی سخت کھڑا
 مکہ میں رکھا رستم و زمین راہ
 تجھی پر نہ ہوتا بندگی و راج
 میں نیکی کیا سو جزا ہے تجھی
 پہلوان ہوئی جس تیرے ہر ہوار
 کیا بہت معقول کے راہ ہوں
 شل سنان کے بیچ میں تیرا
 اوسیکر کہا تو دلاسا دیا
 کہا کئی وجہ سے وہ مرضی اس
 غصہ سے اوسے باتیں تو زمین
 بدلتا ہے تو قتل انجام ہوا
 تو قتل ہوتا ہے ایران باغ اعلیٰ عام

جو کہ کز دہم طرح سہرا کے
 ہے نہرا کے اسے ہر سہرا کے
 ہر جو ہنکی لیرا بنان ہندوستان
 شرم کر کہ ملک اپنے ذات کے
 رستم نے لڑنے سے پہا لیا
 تیری بعد بولینا جو وہی جیتے
 پیشا ہے کا پایا جی کہیں کا
 کہا جی رستم سے بونکر بیان
 نہایت کوشش فقر میں آ
 پروا نہ سے رستم نے دربار کا
 جو دہم رستم سے ہوا
 بہت غم کر بات کہنا لیا
 پہلا نیکو اپنے بوللا ہیچیا
 کیا نیکو آ رہے ہیں اسکی ہری
 یہ نیکو کے رستم کا لالہ

کہا آ کے سو بات نہ جواب کے
 کڑی جنگ ثابت ہو میدا نہیں
 گرفتار تو راہیوں کی ندان
 وہ شہر ہر ٹریکی اسے بات کے
 ڈرا جفل سے پناگ جانا کیا
 نہ رستم سکھا لڑ تو ہم ہیں کیتے
 سب عالم بغارت ہو پس جانکا
 رہا سکی خبر نہیں او پہلوان
 وہ کہا با عہد کو مروت میں آ
 دیا اوڑھ کے غم کا ورسا
 رہے رہا کے رستم کے است
 خدائے مجر عیب لہنا کیا
 عینت حیرانے میں غم کیا
 ہشماں ہوا کی خاک نہ ہری
 کہا ای شہنشاہ عالیجناب

وچے تب نو دیتے تھی سولی اوپر
 کہاں کہ مجلس کرسن آج رات
 فوض کر او مجلس کو رستم کے
 تو وہاں رستم کا دس رستم
 فخر اوڑھ کے جو با جکت افتاب
 کیا حکم تاکید کا ورسا
 جہانک پہلوان نامی دلیر
 کیا سبکو تاج چلی پیشوا
 زمین لپ اوڑھیں بوجہ سے فوج
 پہاڑ و پتھر رستم سے زمین ان
 جہان رستم سے ہوا
 سو پہونچا قلعو پاس ایران شا
 وہ ہومان طرف دیکھ ہر او
 ڈرا دلین ہومان و مدد سرت
 اونے تب کہا دل قوی رکھ پتھر

اب آ کے کہو کیا ہے کر مئے امر
 صبح چلکی لڑنا ہے سہرا بات
 گمنا ہے خوش ہے بونکر بات
 تو وہاں رستم کا دس رستم
 کر باند فشق سے نکلا کتاب
 دیا سنگ رستم کے بالکل بیا
 جہانک تیرے جہد جو غم شیر
 وہ خوف ہی نکل در تعجب ہوا
 اوڑھیں ہوش و باولی موج
 کر دہوار چپ کیا آسمان
 تو وہاں رستم سے ہوا
 قلعو پر سے ہرا نے کر کا
 کہا کیا ہے شکر خیابان سے
 کیا سوک کر چہرہ زرد ہو
 تو آیا ہے مجر ساند باز و ہور

خدا کی فضل سے یہ سب کام تمام
 بکڑیات ہوا تھا سہرا بیٹے
 بولا کر کے بیک تمام سی کا پیا
وہاں اب سے ہر وہ شہر بار
 غرض شاہ نے آقامت کیا
 سورستم نے جاسوس کا طور کر
 سہرا بوجہ سہرا بیٹے میں آن کر
 جب راست سہتی میں نہ رہا
 سورستم چپا ہو کے مجھ کے پاس
 نہایت نفع نام کا پہلو ان
 فضا لگا جو چنے اور سکویوں
 سورستم نے بکشت کر دیں مار
 وہاں سے ایک شخص آیا کوئی
 شمع لایا دیکھ تو زندہ ہوا
 دیکھ کیا زندہ ہو عروا پڑا
 کر دیکھا بیکدم بہر نشان تمام
 تلی کو اور صاحب دابے
 لڑائی کا خطہ نہ دلہ لیا
کشیدند ہر وقت ہر جہاں
 قلعہ سے ہو کے دیر دی
 کیا قلعہ میں رات کو چور کر
 جو دیکھ تو بیٹا اچھی تخت پر
 شراب و نفل پر خوش روزگار
 تماشا لگا دیکھنے پر ہر اس
 وہاں سے لڑنے کر جو ابا و ان
 تو ہر کون چپ کر جو ہما ہے کیوں
 وہ زندہ کیا مردہ لفظ ہمار
 اویجان اورس از مایا کوئے
 یہ شہرا بوجہ سہرا ہوا
 تعجب ہوا اور اندیشہ کھڑا

مجلس فکر سے حریف ہوئی
 کہا سپہ کی سپہ سب جہاں لہ
 گیا اورس کتیں مار کر سہرا
 کیا کہا سپہ زندہ کا خون
 جہاں کھوج کاوس سن لگا
 بیان الی رسم کاوس پیا
 کہ ایک نیک کیا تیار جان
ترکیران و قورن تانہ بکسل
 نہ ایران میں اب دور میں
 صبح اوٹکی سپہ ایک کیمیں
 کہا ہو کے وہیں سو جہاں بھی
 کہا سپہ جو غمی پٹنگی شری
 ہاں کسی کہانت از بن کر گاہ
 ہو گیا سپہ سہری ہاں سے بر جی کہوں
 شمع جو کے غلین گزراں ہوئی
 کہ جا کو شمس غنیمت ان کر
 پہلا کیا مصافحہ علی ابا و لگا کان
 ایدر انونے لبتا ہوں پور کر وں
 قلعہ گاہ چیر وں اور عا و لگا
 کیا صفت سپہ رات کے فضا
فہ سر وقامت من قوی نہاں
تو کوئی کہ سپام سوار دست دس
 مثل ساری سکی اورس میں
 قلعہ پر خبر ہادی دلاسا و دسیر
 اسے جس خلاصی اور لگا پیا
 بیت گرد جھکی غمی میں گزری
 یہی شاہ کاوس کے بار گاہ
 ہر جہاں سپہ کہاوس پیا ہیوں

جسے حق نہ کہتے وہ تیر کیا
 نہاؤں ہمیں اور درویش
 اب میں اسے کہتا ہوں
 پہر ایران میں کون ہی کدواہ
 کہا بعد سہارن جو ہر غفلت
 اسے مت بکن کز رنگا ملک
 کہا دلش فرما سو کرنا قبول
 دیا آدمی اسے شہ شاہ بھی
 کیا تب بھی ہرین چہ سہارن یا
 عبت بگنہ جو صفحہ کرف
 خود دفع انہا سو تبا یا
 بہا کدوں لینے لینے
 بہا کدوں کرب پوزا بہا
 سنگاں زہنگی اسے اوش ہو

زمر درت بہتر و بہتر کیا
 کہا بن زردا کو کہوں اسے کہیں
 زمر درت ہی اسے نہ مارا گدا
 جہنا دیگا بہت کاوش شاہ
 جو تسمعون دیتا زان بنیوت
 یہ سیکر جیسے جو کہ ابد نہ ناگ
 دے سنا کہ کہیں جی نہ ہی ہول
 تو تروت بہتر گنا کہیں
 بھی بہتر ہی سہاوت بھال
 اور نہ کہ بہت کوسر مرور
 خیر نہا حق بنا کہیں
 بن لینے بنی ہوں نہ فرینے بنے
 بلند ہوں اور نہ با بہر بہر
 سواری سواری بلاوش ہو

قلم ہار لکلا سہ لے تمام
 اتھا جس مکان ہر اوکا و سہا
 اوکا و س کو کز خطا و سگڑی
 قسم کل کیا ہو سو حق ہے گواہ
 اگر نہ کا و س کو کچھ نہ نک
 لے مات سہارن سکی کرز
 پہلو ان عبرت بکرو لٹ پٹ
 سانیہ او سکی انا نہ جب
 نہیں مفت ہے کلنا کہیں
 شہنشاہ ہوتے ہیں عوت بنید
 اگر تو جو لڑنیکو اتا نہیں
 تو کہیں جب رکھا نام کا و س
 عین کشت کا و س اور داد
 کوئے جائے رستم کو دو اگے
 تھا اقرار رستم کا کرد و نکی لجد

چلا صف کشی کروا کے مقام
 سو گیا وہیں ایک کز قلمک
 بلند ہو کہا کز قلمک سگڑی
 میں عیدض میں زندہ کی مارو لٹ
 تو ہو کر مقابل کریں آن جنگ
 ہو تنہا کڈ اتھا جو کدو البر
 مقابل کے دالونے ہونان شے
 کیا بعد سہارن اور زتب
 نہ پے غایت سے تباہ کہیں
 نہ شیر و نیلے چیتے جو رواہ ہر
 اور اپنا تو نہ جو دیکھا نہیں
 جو جنگ بھی فرو و نکی لٹا نہ ہی
 کہ ای نامہ داران سرور
 اسنے کیا منور گردان تھے
 لڑو لٹا میں سہارن ہو چکا

دلی بھواری تھی کاؤس کو
 سنا اور کس کا واسطہ تنگ
 کہا دلنی و رویہ اصل میں
 وکر میں تو کس کو ہی ماری بنا
 نہ ابلک ہوا پنجہ باز تیوں
 خدا کو کیا باد ہر باب سے
 سو سہراب بولا اڑ کر سہار
 کڑی جیت دو فوج سے بہا ہو
 میرے مات کی رکتانہ کوئے
 میرے ماتے کا نپتا گویہ سنگ
 کہا جسکے تو ہے طفل سال خرد
 جو جوانے نہ کرا اختلاف
 میں ہر پہلو ان کا از موعہ جنگ
 بعد فوج دیوانگی دیوی سپید
 ہیں رحمت آید کو بردم
 بولا نیکو بیجا اتھا طوس کو
 نہایت غلط ہیں کرسٹ جنگ
 معور ہے کوئے دیو کے نسل میں
 صلاحیت ہے لیونے در دل تملانا
 اوڑھی فاختہ پہلو انونلی کیوں
 ہوا رو بر و آئے سہراب سے
 لڑیں جل تو ہم جنگ کو ایک ہمار
 کہا اے سہراب ہو رو
 تو جاں بر میری مات سے کیونکی
 جنگ بچہ شیر و ببر یا نہنگ
 نہ یلکا صاف ہے جنگ کے دست برد
 سکھایا ہے کہ ہونڈا یہ ظلف
 کیے مشکلاں حل کیا سید رنگ
 بلنگ از دما شیر مار اہم سید
 خواہم کہ جاہت زما بر کرم

نہایت

بھی دیک کر دل پورجت میں دن
 بوجھا اور کوسراپ ستم میں
 کہہ اسنے ہیں ملکیت نہ ہو میں
راہیہ سہراب ستمنا امید
برو تیرہ ستمند روئے تو سنجید
 یہ ستم تو سہراب ہونا امید
 ہوئی ستم جنگ پر رو سپر
 او دہر سے سہراب ستم امید
 کہ تھی ستم و دل بکدراو جنگ
 کہ کینڈی تھی آسمان و ابرو
 وہ دو کوہ لڑتے تھی جاندا ہو
 واز دما تھی بہری باو کے
 دوما تھی اتھی ستم میں سونا
 وہ دوما تھی کو با او دوما کے
 وہ پیرت جو زیری ہوئی جو جو
 اوڑانے لکی الہ سپہن مار
 او شمشیر سپہن لکی جو جو
 لہی بعد زان باہت سیتہ کوز
 زہ ہو لکی تیرہ اوڑھی تار مار
 گزہ ہر دو ہر دو سپہن کج ہو لکی
 سچ ساز جنگی کج ہو لکی

چٹکی اسب و نوئیے جل جال سے
 جو لڑتے تھے وہ لڑاوتا تہو پئی
 حوقین غرق آب تالو میں خاک
 دو طرفہ سے ہوئے ثابت قدم
 کیا دلیر رستم نے کوئی دیوالس
 کہا پھر کہ سبھرا بستم کتین
 بکڑا آب کمان تیر کو بات میں
 کئی تیر ثابت جلی چمک کر
 تب اس میں دو نوئیے بکڑی کر
 وہ تہا زور دینا پنا میں دیکھا
 کیا بعد قوت کو سہرا بے
 ہوش سیر اس کتین چوڑ کر
 سو گز سے درو میں آیا
 کہا ہر کسی سہرا نے ای سوار
 کہوڑا تہ سوار میں ہے مثل فر

بسیدہ تکیے لگا نعل سے
 سونہر دست باز دسی بیل سے
 زبان نشنگی سے ہوئی جاں خاک
 کھڑی رہ گئی راست کر تکیو دم
 میں اس زور قوت کا دیکھا جنس
 کر لگا کتا راست تو دم کتین
 یہ راضی ہو اسل ایسے بات میں
 ولیکن نہ بکتر ہو ہوئے
 ہوا زور رستم کیا خراب تر
 لڑی کچھ سہرا بے ہو سکا
 جلا کچھ ہی اسکا رستم کئی
 جلا کتہ سہرا بے رستم کی سر
 وکر بار رستم بجا کر لیا
 زخم میں تو مرد و کئی نہیں استوار
 میری بات سہرا دیکھیں سر سہرا

خبر

سو رستم کیا اب ہوا وقت شام
 کہا جاؤ مہلت دیا تجاری کرو
 دلیری میرے اور قوت کتین
 یہ کہ کر جلا فوج ایران میں
 کری جایکے اوہ زور قوت کر یو جا
 یرت ان ہوئی جزو کل کرد پیش
 مباد احوال ہے یہ جاہل بڑا
 غیرت سے اپنے کو ضایع کری
 یہ کہ کر ہی رستم پیر آیا وانشہ
 جو دیکھا تو ماری بہت پہلوان
 سو رستم نے اسکا دیکھا ناک مار
 یہ تہ تیغ کر دلیں ہو کر نرم
 ہا پتہ صبر کر کرے آج رات
 اتھا ماند کے بچ سہرا بے بی
 سچ کر لیا اپنے سہرا کو او

صبح تجھے چنگیز میرا تمام
 میں کرنا ہوں اب فو ملک و دست برد
 بچھا نیکلا کا دس بچھا نہیں
 اور رستم کیا فوج نوران میں
 جسے پھر کے چند ہر لاندہ کا
 کیا عین جنگ بچہ رستم اندیش
 جو کا دسکس اس جاہوہ کڑا
 تو یہ حرف مجھ پر آئے دہری
 تھا سہرا بے لشکر میں لڑا جہان
 اور چہ مار تاگز سینے جوان
 تو مرد و لکا دیکھا نہیں کارزار
 زمین خشک و سرد و ہوا نرم گرم
 و کتین مقابل ہو پھر چنگیز
 اس کا اندھا ہوا چہا ہے
 سو رستم پیرا وانشہ سبک ہو

کیا آئے آرام خیمہ فیہ
 کیا آئے رستم فیہ اس عمر میں
 دلور و فولاد تن نوجوان
کہ کس جہان کو دیکھتے ہیں
 نہ جانو بنا ہے یہ فولاد کا
 میں تیر و گرز سلج شمشیر ہے
 و لیل نہ پہلووانی میں او
 اندیشہ سے ہے دل او پر دغا
 بے سنکر کہ شہ او کو شہری دیا
 سو رستم نے شب کو بیداری لیا
 در حق فکو غالبی کرنا صبا
 کہا پھر زوارہ برادر کہتیں
 کہ پھر بہت قوت دلیر
 تو تو سب قبیلہ ہے ہر تیر مال
 نہ ہو جو تو اس کے جیک جوئے

بولایا اوسے شاہ کا دوسرے
 ممال اس خور و سال کے دہر میں
 نہ دیکھا تھا انکھوں منہا تھا نہ کان
ہر شیر و دی و گردی نہ بد
 کہ ہے کچ کر امات اولاد کا
 کہا بدل آریا اوسے
 او ہے مجھے نیلہ جوانی میں او
 نجانوں مجھ کیا کرے کا
 و لاس کیا اور دلیری دیا
 جناب الہی بن زاری کیا
 بچے سے نہ نہ نہ نہ نہ
 و لیس آریا زاریا چور میں
 مبادا جو کج جنگ ہوئے غیر
 نکل جائیو تیرا ہے تیر دیکھ ال
 یہ بعد از مرچے شاہ ایران ہوئے

ابر پر جا کے سہراب فریسی منی
 کہ یہ پہلووان و دفرینہ سال
 مجھے مان نے جتنے نشانیاں دیان
 میرے دل میں آتا ہے سچ یوں بہا
 وہ ہو مان کہا شکل رستم کی نہیں
 یہ رستم نہیں ہے مثل اوسے
 یقین کر کے سہراب رستم کی بات
کہ رستمی نعو و رستم و شہاب کی کہ و فریب و ادن رستم بہرا
 سرور مشرق تا کھار تھو
 سلج صیقلی سے بنے او ٹہلی
 غرض پھر صبح کو یہ دو پہلووان
 جو شہراب رستم کو دیکھا سوئے
 کیا اوس سے صبح کو کیجئے
 بوجہ بات رستم سے کہ وہ
 شائب کو کھو گیا کہ ہے

لگا بولنے باب بہمان کنی
 ہے قوت غیبیہ میں بہ رستم مثال
 سو اسرد کے کچھ ہنگی عیان
 کہ شاید میں ہوئی والد میرا
 کئی بار دیکھا مجھانا ہمنے میں
 وہ کہوڑا ہے ہے خوش ہانڈ ہے
 کہا دل میں نہیں ہے رستم کی ذا
کہ رستمی نعو و رستم و شہاب کی کہ و فریب و ادن رستم بہرا
 جگاجوت کا ثوب بکتر ہیں
 کہ باند لکلا جگت جیتے
 ہوئی آ مقابل دو جنگی جوان
 میرا و سکی دل بچہ سدا ہوئے
 محبت کے سال سہمی بچے
 کہ کو یا تہی ہیں کہا شائب
 تو لڑتا ہے میرے سات بچا ہے

یہ شمشیر کینہ کن سیان کر
 ہر تیرے دل میں مجلس کرب و دل کو جوڑ
 کوئی اور آویں لڑو دیکھا اویں
 ہم اور تو کریں خوشدلی ایک سنگ
 میرا دل تیرے ہر مہر لدا ہے
 تیری نام کتیں میرے کہو جانا
 نشانیاں وہیں ہیں یہ وہ نام ہیں
 کہا اوسکو رسم نام جو
 سخن تھا لڑائی و لڑائی کا رت
 میں لڑکا نہیں کرتوں نوجوان
 جتنا کر یہ سہرا اب نے چاہیا
 ولی دلیں رسم اندیشہ کیا
 کہ یہ یہ خود سال باجھتے کار
 بچھاڑ دیکھا میں اوسکو شے نیٹے
 میں کتنے میں مجھے تمہارا نہیں

اوتار اب کمال پیر کر نہ ہو
 تیرے سنگ کے جنگ و کینہ کو جوڑ
 مجھے جنگ سے تہا کاوس سے
 شہر و کتاب و نقل راں و رنگ
 یوہیں آتے خوشنویسے میرا تہا ہے
 بنایا کوئی نہ تو یہی بتا
 میرے مدعا کا سہرا کام نہیں
 نہیں کل کو اس بات کی گفتگو
 فرمایا تھا و رکاس کس کس بات
 کہ ہوسکتا ہے کہ شمشیر کو آن
 لست ہونے لگی مہر لدا بیٹھا
 نہ الفت کو اوسکی تمہا تہا دیا
 صلح ہو اوسکی نہیں اعتبار
 اوتھا بچل سہرا بچل اوسکے
 ولی میرا وہ ہر یہ لکھنا نہیں

نوحی جوان مثل رسم شکل
 نہایت کو رسم نے بچھو لکھنا
 سوسہرا اب کینہ لکھنا
جو نہیں لکھنا
 لبت کر اوسکے میں شہر و کمال
 جلدات سہرا جہر قبل مست
 کہہ دے رسم کا بکرا ہر دور
 جہاں ہر جنگ رسم شہر کو
 جہاں سید اوپر مثل قبل ہر
 مثل شہر جہر لکھنا ہر دور
 شمشیر کو جہر جہر لکھنا
 جو رسم دیکھا اوسکو سر کاٹتے
 اول بار شمشیر میں کرتا ہے کوئی
 پہل پست اوسکی نہیں ہر لکھنا
 دیکھا اوسکو کہہ دے جہر

میری بات تہا لکھنا ہر دور
 شمشیر لکھنا ہر دور
 مقابل ہو ہر دور لکھنا
دلی ہر دور لکھنا
 ہر دور لکھنا ہر دور
 اوتھا کر معلق کیا قد پست
 کہ کو با ترقی ہو میں اوسکی شہر
 جہاں ہر کینہ لکھنا ہر دور
 ہر دور لکھنا ہر دور
 جہاں کو جہاں لکھنا ہر دور
 جہاں جو جہاں لکھنا ہر دور
 کیا ملک میرے میں ہر دور
 سر اوسکا لکھنا ہر دور
 پیر اوسکی لکھنا ہر دور
 جوان شہر لکھنا ہر دور

رو اسی کو پہلے اسکا سر کاٹنا
 سنا جب سہرا کے ستم سے
 پھر اوانے سہرا کے ستم سے
 اوس کے کہنے سے اوس نے چٹا کیا
 بچھا لایا ہے ستم کو پھر چھوڑا
پھر یہ کہ اور وہ بھلائی بدام
 پکڑ شیر کو چھوڑا خام بات
 کہا جگنے مارنا اوس کرا
 فجر پر وہ گوتے میدان ہے
 سو ہواں کہا یہ خطا ہے کبر
 او وہ بھکی ستم نے سہرا کے
 نامی زمین رو بد رکاہ حق
 تو جنت اتھا خواہ ایل بن زور
 کہتے ہیں ستم کو درشت
 اگر سنگ بن بانوں دگھٹا کہتے

ہے اسطور کا بیان مایہ و لا
 حشر حیا نہیں کہو دیا چھوڑنا
 یہ ہونا نگو سب جا آکھا
 کہا بقل تھا تو دعا کہا کیا
 ہے اپنے ہات اتھا بد توڑنا
سہرا کے ستم کا حکم
 خلد می تجی اب نہیں اوس کی بات
 ہے آسان بہت ایت بار پڑا
 وہ کہیل ہے پھر او حو کا ہے
 نہ وانا کہنے مدعی کو حقیر
 جزایا سور کے فعل آج
 کہا کرتے زار دی ہی گاہ حق
 ہے اب عطا کرتے دی محلو اور
 کیا تھا یہ قدرت کرامت خدا
 تو یہی ستم ہونا اوس کے

تو قادر ہے آبا ہوا پر مانگی
 رکھا تھا کہیں زور اس بات حق
 وہ زور بخش ہوا اور حصول
نہا کر کشتہ سہرا کے ستم سے
 دوجی دن سوچ رویتا جوان
 پہلوان جلت حبث رش جوان
 قلب کا مشرق سے باہر آن
 ندان پیر مقابل ہوئے ہر دو ان
 غور سے جوانی سے جند ہو
جہاں کہتے کہ ای ستم از خود گشت
 کہا کل کا شیر کہ جنگ کو
 سور ستم نہ بول کہ جنگ کا
 ہو بعد کشی میں در او کی
 پکڑ کرتب ہو دو والی کر
 اس ستم میں خود شیر کہا کر مال
 نہایت کو ستم نہ خبر نہیں آ

تو قادر ہے آبا ہوا پر مانگی
 رکھا تھا کہیں زور اس بات حق
 وہ زور بخش ہوا اور حصول
نہا کر کشتہ سہرا کے ستم سے
 پہلوان جلت حبث رش جوان
 قلب کا مشرق سے باہر آن
 ندان پیر مقابل ہوئے ہر دو ان
 غور سے جوانی سے جند ہو
جہاں کہتے کہ ای ستم از خود گشت
 کہا کل کا شیر کہ جنگ کو
 سور ستم نہ بول کہ جنگ کا
 ہو بعد کشی میں در او کی
 پکڑ کرتب ہو دو والی کر
 اس ستم میں خود شیر کہا کر مال
 نہایت کو ستم نہ خبر نہیں آ

دو تونیس کر بفل دهر لیا
 بحر کر زمین سے ابر پھکا پیر
 جلدیا بفل متصل بزم جا
 اوس وقت سہراٹ آہ مار
 در والد سے ملنے کو ایا پہان
 آماجہد کر پے ملاقی رہا
 تو اب کر سما پرستارے مثل
 تو کینہ میرا آں لکھا و مان
 سو رستم لہا نام کیا ہے پدر
 ہوشیہ سمنغا نلی بیٹے سے من
 لکھا انیک رستم نے سن ونگ سہم
 گنوا ہوشس دہر تہ پہا یا بجا
 پیرا ہوشس میں بود غت ثلثی
 در رستم کا کیا ہر نشان تھرت
 پیوں کم بخت رستم مہین خوشنام

زمین سے اوٹھا اپنے نجی کیا
 خنجر کھچ کر سستے کر نذر
 سو کار سی ہوا دل صریح آ
 تاسف کیا اور کہا یوں بکار
 نہ دیدار و دیکھا موانا کہاں
 یہ ارمان دل بچہ باقی رہا
 چہے قعود یا میں مہے شکل
 بچے جس مکان بچہ باوی حوال
 نہ آئے کہ رستم شہر ز
 دعا کر کے مجھ ارج مارا ہے یقین
 میں بچہ صبر صورت سنگ ہو
 جلد غلکی انشس میں زر کوٹ ٹاٹ
 بوجہا نور ویدہ کنتن گوڑے
 انوکہ نام ہے پہلوانان میں
 میرے غم میں ہر ماہی نالی رستم

مؤنہ الشوبہ لکھا آہ مار
 یہ کیا میں کیا دل میں سو جتا
 دلی ہے تعجب تو رخ ناویا
 زہرہ کیوں تکیہ طاقت نہیں
 بند ہے اب تونے باز دینے
 ملاقات ہر کام اوس بچہ
بہر ہوشس بہر ہوشس
 بسر و پلنے بابک خور ہے
 چہا نا او ہوا ہوا دل کہا اب
 کہا بد جگر کوٹ ٹکسار
 نہ کوئے باب مارا بچے آب کے
 ہے بہر دون اب نہر سہا ہے
 لکھا تھا میرے یوں ہے قسمت چہا
 بلال میں موانو نور ہا یار
نقدیر میں ہوئے کار بود

کر جو رولی لکھا آہ مار
 بنک سر لو بالو کنتن تو جتا
 کہا بوسہر اب میں نے کیا
 نہ نہ اگر دیکھنا ہے تجھی
 میرے مان نے ہوا تاج کیے
 کہی تہر یہ بخت ہے رستم تجھی
کہوں کہ انکے کہ بکھا کنت
 ہر کام ہر املی بیکار ہے
 ہر رستم کہول دیکھا کنت
 غصت بلندہ کوٹ ٹکسار
 تو نا حق موانا اب سے بابکے
 خلد ص انداوس میں جیتے ہیں
 کہا سنلی سہراٹ رستم کینے
 تو اپنے کو ضایع کر مت بیکار
کہوں کہ انکے کہ بکھا کنت

یہ رستم نے سن چاکت سے ڈال
 تیرا تیرا سہرا ہے خون کا
 کتو ارشش کو دیکھ کر ہے سوار
 کیے جا کے کا دوس کو آگے
 ہے انک لشکر سے اتر پھران
 حکم شاہ کا دوس تب لہا
 خبر دار رستم کئے آن کر
 بھی سہرا ہے بوقاری میں
 کئے پہلوان آگے رستم کی بکال
 سو رستم کہا میں پیدا دی لیا
 بس مار ڈالا ضعیف میں
 زوارہ بھی واقف ہو جائے
 بوجھا آگے سہرا کے حال کو
 جلا اور تل پر دہیں چاک چاک
 شش نیا نلہ مانے جو جیو دیان
 او او نے لگانو جیشوں مکان
 ورو زخم سے روغ لب تل کو کر
 ابرائیل نے رستم کو اکر بچار
 ہوا تخت شہ کا رستم تہی
 زمانہ ہوا تل او برنا کہاں
 خیر لاو رستم مہربا جیا
 جو دیکھا تو رو تا پڑا اوسل پر
 کئے زخم کہا ہے ہیں دونو جین
 اڑتا سر لو احوال بوجھی تر آں
 ہے جان آچا اپنے ماتون دیا
 ہوا اندام و ہوا قضا کے کئے
 تھا فریاد نہ میں کہا نا بچار
 تب اوس نے کہا حال صیال کو
 نہ تیرا دیکھتے ہے غمراہ لک
 سو دیکھا قضا ہے نہ باقہ رہا

میں

لکھا تھا اوسے طور طالع مکر
 مثل برق آیا جلا جلا
 زوارہ و رستم تو سر کوٹتے
 ولا سادی سہرا کو پیر کہی
 میں خون آہل جگہ کا
 میرے سات کے جو محبت پر سب
 لکھا رستم اسی جان ماور پند
 بیجو جوت رستم نے کو در کون
 کہا وہ دوا ہو مانی سو در مند
 تو مجھ سے کا ایک کہتے پور
 سو کو در زینہ لیا التماس
 کہا تہ کا دوس وار و میری
 ولی سر کشی یاد رستم کے کر
 نہیں ہیں دیکھتے ہے جو کہاں دیا
 کسے نہ ضبط اور سکا ہو کر سکا
 کر مارا پڑا دیکھا بدست ہند
 خدا تجکو دیکھا ہے جنت میں شاہ
 کر میں واپس و بلا زمین لوٹتے
 نکوئے جہا نہیں بہت رہے
 ولی ملتے ایک پہلی زمان
 نہ اند او نہیں دیکھو کر غضب
 تو خاطر جمع رکھ فلک کج فکر
 منکا تو شہ دار کو کا دوس کون
 کچھ تخت کچھ تخت کون ارجمند
 ستون سلطنت کون پتر پتہ
 منکا تو شہ دار کو کا دوس کون
 کر ملی ہے سہرا کو پہنچتے
 جوا و سرور بولد تھا نہ ہر در
 سپہ بچہ ہے ابروئے کیا
 کسے نہ ضبط اور سکا ہو کر سکا

۹۷

ہوا جکی اور سر پائے پائے
 تو کون اور کی جی پائے پائے
 پھر اور سر پائے پائے
 جو کہتا تھا میرا بخت کی طور
 کہ کاوش ہے چہیں بخت کی طور
 یہ کو در رستم کیے آن کیے
 تو نے جلد کا اور سکون ہوا اور
 سنا سو ہے رستم کیا جلد ہو
 یہ جب تک وہ لیل ہو چکی فغان
 اس سر اور اب الفنا چہ ہو کر
 سو رستم نے کہو اور اس سر
 نگار و کے کہنے کو یہ ہو کر
 میرا بخت تشا ہے بخت
 پھر اولاش تا بوت بہتر شد
 کہے جیغ تیر می دلیری اور
 دروغ انہم خم اور ہر جہاں
 غرض کہ دیر و نہ انہا کو

سید

رفیقوں نے کہ جامہ و ستارہ
 جڑ الیکل سر اور ہلکے خاک
 مقرر ہے مکر و مکر جن جہاں
 جو میں عاقبت میں وہ دلہن
 دلایا دیات کہ کاوش آ
 کہے میں ہے غم اور حیران سب
 کوئی جلد جلتا کوئی دیر کر
 کہ کا تو کیا کب تک رو کا
 نہ اس سو کا کہنے یا علیج
 کہا بعد رستم نے صفحہ والی
 کیا وقت سو پر کہ باتا نہیں
 دیا ہے لیس و صیت کی بات
 کوش باس منکنا ہوں کہ لکھا
 دلہن اور می رخصت و طہن کو
 یہ سر کے کاوش بولہ تھے

سید

جڑ الیکل سر اور ہلکے خاک
 یہ سر کیوں جہاں جہاں
 او سوئے اس طالب جہاں
 بہت کہ گفت کے باتیں کیا
 بوہن روئے اپنے حال سے
 نہایت کو ہے موت اور لہ
 اس سر سے ہر صبر ہو بٹکا
 ورا کی نہیں ہے صبر کی مٹکا
 جو ہوا انہا سو ہوا مالہاں
 چٹا غیر ہر بات آتا نہیں
 کہ اب جلتا کر یونہی تو کوئی
 جو ہوا انہا سو ہوا مالہاں
 صبح شاہ تو یوں دیر و دیر
 میں نہ باس خاطر قبول ہے

یہ ہر چند بہ ہی کریم کی سگات
 تیرے در سے در دے دل او پر
 زور کو ستم دی ہو مانی سنگ
 کیا تھکا دوسرا ان کو
 یہ پہنچا سہ میں سو سکر تمام
 لباس کو دی و خاک بسر
 کہا او کو ستم نہ پاشی سوار
 ہری چار سے شکو لا پائو نہیں
 گئے لیکن تابوت کھڑے و مان
 یکا ایک غل کر او میں مائل
 اہا پاشید زور اور ستم خیر
 رو ویدے اگر کے تابوت بال
 وہ خیرت کہیں دیک سر کوئی
 جوانی میں کیوں بند غلام
 کوئی چار از کہشتی ہر
 تو کہ نہکھنیں انے کینہ کے بات
 بجا ہو لکھا کہ اور تیرے یاد کر
 دیا مار صیحو لکی کر مید رنگ
 اور ستم بے تابوت بستان کو
 بعد زل با بر نقل خاص و عام
 چلی لیکن تابوت اندر سہر
 تو اس تنک تابوت میں کیوں خوار
 او ستم اپنی غل اپنے خواتین
 تہی ستم کی مادر و دیگر زمان
 کو گویا قیامت ہو کر اشکار
 کہ دلو تھناش او سے بالکل کریم
 سینہ پیدہ روئے تہی ہو کر نہر
 تیرے یہ جوانی کینہ لوٹ لی
 خور کہ تو کہ کیوں نہکھنیں
 ہوا ہر در جیت و جیت ہر

تو کہ کیوں ہوا خوار ستم ہر
 دیکھ اہل اللہ و او کو کفن
 بنا کے اور سے اندر شان دار
 کچھ جب خبر یہ سنگان میں
 دروغین جو نہیں برکتیں پائید
 سراوہر جڑ خاک آتش جلا
 کشت کر کے خور بھونے کا رہی ہار
 ہوئی میں کی سانس سے بخوار
 بلی رو کی اسی جان مار کے تو
 گیا باب اس کو پایا ولی
 تجھی دیکھ او سے کیوں نہ آیا وریخ
 میں بالی تہی جگو بہت چاؤ سے
 سواب خون کی بچہ خوف ہوا
 کسے لکھی کیوں اب اندر کنا
 دیکھوں میں کسے تیرے غامی ہر
 تیرا ستم کیوں نہ چیرا ہر
 مناسب جگہ میں کسے پیر و فیر
 کسے رنگ کاغذ کے نقش و نگار
 موار کو سہا ب بالی کینہ
 او کھڑی او سے دست خیر
 گڑی کو دگر کم کی تابش نہ لا
 چلی بال و منہ تن ہوا دغدار
 جچی جہولہ ہوئے چہ بانی ہار
 گیا کس کڑی پیر نہ کینہ ہر
 تو خون آئنا کیوں توڑا یا تلی
 جو ستم ہر جیر و الہی تیغ
 بجائے تہی سرد و گرم باؤ سے
 کفن جاک تن ہر سو خوف ہوا
 ہوئی کون اب کاغذ عام کار
 کیوں درد نہا کسے جاسی ہر

زنیان میں جھگڑا ہوا
 بچھاؤ نہ ہو مرنے کا
 تیرا ساتھ نہ ہو نہ ہو
 تیری رستم از دور پہچانتا
 ہی کہ کہ روئے ہی سر ہو
 کر ہی واپس واپس کو اسطورہ
 بولارو بروا سب سہرا
 کہو اسکی سمونکو کوئی نہ
 کیے رواج ہی جھوٹا
 منکافہ بکتر سپر اور
 اوٹھا سر سواری کو اہو
 بہن جامہ نیل کو اسکی لال
 دیکھو کیا کہیں یہ مایا کا
 اس بطور غصے سے رو رہا
 کر اسکی سنان کو ختم ہم چند

جو دیکھتے چاہتے تو باور کیا
 سمجھ کر کے دل بچھو پہچانتا
 الٹی میں کہیے ہوئی ہے خبر
 ہے مجھے یہ فرزند سچ ماننا
 یو ہیں دست بچوں سے مدد موڑ
 ہر عالم اپنے چشم ہر اب ہو
 نہائی ندی چشم خون اسوں
 کہو سر وہ منگو لگے جو
 تعجب میں ہوئی خلق رنج راز
 وہ نیزہ و شمشیر گزر گراں
 غضب کہ بکھاری سب بوس کو
 یہی تھا شب و روز روٹکا حال
 انا کہ دیکھا ہر گنا خواہ
 ہر سی سی نکندہ و جھوٹا
 کہ اب کہ ہووی جو دل پسند

نہ

نہ رنگ میں کروشن و ورکون
 کیوٹوس بکروز ملکہ ہسم
 تہا جھون و پائزل وہ مکان
 لکالیک بلور و دختر ہری
 ہوئی ان سے ہر چار اگر وہاں
 کہے باب میرا ہے مشہور عام
 ہے بلخار کے ہلکے اوسے
 لکے و جھوٹا کھڑی کوئی
 لشکر نام نور انکا بادشاہ
 میں سنکر بد رو بد خواہ
 ہوا اسب ضائع در انشائی راہ
 ہوئی بر دو عاشق حسن دیکھے
 کئی آخر کئی لکھی کا و سب کس
 فضا ہے وہ دختر ہوئی بار دار

اب لکے سدا فتح اور لون
 جنگاہیں گئی صبا کر عزام
 رہے کچھ دنوں صید کے جانی جان
 سہانا لکے اور زبور زری
 سو پوچی اونہو نے تو ہی کو
 فریدون نسل جو کہ شہزاد نام
 شجاعت ہوا ہے نہ لکنا
 نرا سب ہو بہر باب ہے جواپ
 مشغول کیا اور کس میرا لکھا
 نہ راضی ہو لکھی نہ کہہ کر کہ
 سو پرتے ہوں اسکی شہنشاہ
 لگی چٹک کر نیکیو با لید کر
 لباس دینے اونکو لکے نراس
 سو بیٹا جتنے ہر ہیں اسکار

نہ رنگ میں کروشن و ورکون
 کیوٹوس بکروز ملکہ ہسم
 تہا جھون و پائزل وہ مکان
 لکالیک بلور و دختر ہری
 ہوئی ان سے ہر چار اگر وہاں
 کہے باب میرا ہے مشہور عام
 ہے بلخار کے ہلکے اوسے
 لکے و جھوٹا کھڑی کوئی
 لشکر نام نور انکا بادشاہ
 میں سنکر بد رو بد خواہ
 ہوا اسب ضائع در انشائی راہ
 ہوئی بر دو عاشق حسن دیکھے
 کئی آخر کئی لکھی کا و سب کس
 فضا ہے وہ دختر ہوئی بار دار

نجومیوں نے طالع میں گردش کی ہے
 سیاہ و سفید نام اور سر ہر کا دیر
 لجا اور سکھو کہ ستم نے اسے مقام
 پہاڑ ہو رہا ہے بہادر و قتال
 کیلی و نکو ستم نے لاشہ پاس
 انہا خوب و سیرت دلہند
 تہی زن ایک لکھا نکلی سو دانہ نام
 اچازت کے ساتھ لایے مکر و کھانا
 بیٹھا بیچ برادر کو مہ جو مے
 طلبکار ہم بستر یکی ہوئی
 دلہو جانے قربان ہو پر ماہ سال
 کہ نام نہ لادیدہ ام مردہ ام
 کی نگاہ نہ دیکھی نہ بھائی
 و گرنہ ہے اس وقت ہر رات
 میری ماتیں ہے پیش ہر نام
 یہ سنکر کے کا دوسرے ممکن رہے
 ہر ایک کوئی ذلیلہ جس کی کڑ
 کیا تربیت ہر ہنر میں تمام
 جمع حربوں بچ فرج قتال
 ہر یکہ شہقت ہو پایا سہاں
 ہوا جمع ملک شہار سونا گند
 ہوئی حسن برادر کی عاشق تمام
 بولائے محل بچہ کر نیکی بات
 ہم انگوٹھیں ہو کر لگائے گلی
 کہے اپنے محبوب سات مت کر دوی
 جہنم تک رسوئی میں باندھی مثال
خوش آن و خوش دل از دروہ ام
بخت ہی زوری جوانی ملو
 تجھے کر کے رسوا کر دیکھی ہلاکت
 بعدت نہ نامہ و ماہ تمام

سوچ میرا سامری بر قبول
 سیاہ و سفید راضی نہوا ایک آن
 تب اس سوزن نے مجھ و ہوم نام
بر دوست جاہ بہرید پاک
 تہی پیاری بہت شاہ کو درکار
 جو دیکھا یہ دونوں نہیں نصیب کر
 غضب ہو کے سلطان نے لغت دیا
 محل ہو مہر شہنشاہی ایک داد
 اتنی شہر و برادر کی لاشہ
 حرا آتش جل کر جہنم پایا
 سیاہ و سفید کی سبقت قبول
 یہ حق کے نزدیک حق سچے ہر چند
جو بخت نہا کیست و ان بود
 سیاہ و سفید آفرین کر ہر دو
 ہو بدطن وہ نکو ہر نام
 اور ان جو چاہوں تو دریا پہول
 اوٹھا و مانسے باہر چکر کے نہاں
 رکھا اور اس اور دست و لڑی کا نام
ماضی فرج با سیرت کو دیکھ
 خبر سن مہلک کیا شہر یاد
 تو نکلی یہ زن آخر شہر ہر مکر
 حیا و شہت سے اثر نہ کیا
 مکر و عورتوں کا ہے سب زنا و
 نہایت کو نصیب با یا مہی
 سچا ہو سکا تو سیاہ و سفید
 پڑا ال میں ہر جانے میں پہول
 جلد میں درہ لچہ کے بال بند
ہم آتش اس کیسے ان بود
 لکھا یا علی شاہ ہو شہر یاد
 نرنگی کے پیشے نے بخت لیا

کلوئی کلوئی بدوانیہ کہیں
 بہ چند روز اقتراض منی
 ہوئی جہد میں رات دن اوسناک
 اپنے میں صبر کے پہونچی شتاب
 برسندہ سیاہ و سبز آتشہ بال
 دیانتہ رستم کو ہر لاکر
 سود کو چاہئے بلے کے اوپر
 کوشنور بلغا کا نام مدار
 کئے ملکی دونوں نے جنگ سبک
 شبہ شب چلی جائزہ شک کے کین
 حقیقت کیستی سن افراسیاب
 اسے ہر خواہیے جوش ہوا
 صلح میں سبھی خبریت کو زبان
 جو کچھ اوں شکا سو قبول کیا
 تجاوت دیا فعل کو جو رکر
 پہلائی پہلائی پہلوئے نہیں
 پھر آخر ہو راضی بولایا اوئے
 سحر سے سیاہ و سبز کرنے ہلاک
 آتا ہے فوج میں افراسیاب
 میں جاتا ہوں لڑنے کیا التماس
 بھوج فوج واسباب و خواہ کر
 نہا والی و مان بارمان نام کر
 مدد تھا اوسے فوج کی ہستار
 پھر آخر شکست ہوئے بہائی شنگ
 ملی ہلاک کے شاہ توران کہیں
 ہوا دل دکھا ہول کیا نہ آب
 پیدہ دونوں کو نہ سوا جوں موا
 ہجا کردہ نامہ کیا ان بان
 صلح ہو سو خوش تھا میں دیا
 دیا خدا پرانگی جھوڑ کر

سود

سو کھوئے بہت کس کی عیال
 بہ رستم کے پیش زخیر حل خواب
 اپنے پر جو میوں نے ایدان کیے
 ہا اسل تکو فتح اور حب
 یہ سب کھوئے پر ہر ارض ہوشاہ
 کیا فوج کو نامور طوس کو
 کہنا تم حضور بیکو خا و شتاب
 سیاہ و سبز بہ خبر ہستہ
 کیا پائے بے و فر قول کا
 میرا قول و ایمان ہو اسب تباہ
 جہان بچوے زندگی روز خیر
 نہ پیر اپنے قول سے نہ مان
 خبر سن بیاہ ہو افراسیاب
 کہ وقتہ کی کہی کہی کہی
 شہر ہما سے نکلے بہتر
 کیا سبکی رستم نے جاؤں سب
 کئے نہی خود دیکھا افراسیاب
 کہی شاہ اسون کو اپنے کیے
 کر قتار ہو دیکھا افراسیاب
 دیکھا بہت ستم کو لڑوئی گاہ
 لکھا جا بہی دی سیاہ و سبز کو
 بھو اول جو خوش افراسیاب
 پڑا حاکمی غلکی سمندر بہتر
 دوجا طر مانگی سحر حل کا
 بہ قیدی لیجاؤں تواریکاتہ
 جو کچھ سوار ہاں بہ ہم چند
 ملاشہ تورانی سے لیکر ایمان
 لیا ان کو گئے کیا آتش تاب
 کہی بھوئے داؤد نہ جھنم کو
 کہی بھوئے داؤد نہ جھنم کو

۱۰۴

ہنسا تخت پر و حرمت دیا تو اضع جو کہ چاہے سو کیا
 کئے رزم بعد ز کوٹ لاسی کیا فرنگیس نے بیٹے اوسکو دیا
 فتن میں بخت اور شکاری شکت سوانہ کیا دیے کچے بیٹے کو ش
 سنا شاہ کا ویش بہ خیر ہوا سر و دل غم کیا بیشتر
 اور رستم نے سبک سلطع کی ندا کیا سیستان کو بغیر از بدا
 تب آخر کو کا ویش طوس کو بولا یا پند اکو کی ناموس کو
 آب آئے سنو ماجرا نابند ہے کہتا موافق عقل پیچند
 زمانہ کی گردنیں بیک کی ہے ہشت دی کہے نام را دی کہے
 سیا و س کے میں کا ملکات رستم ارمل ہو فرنگیس است
 نے طرز سیتہ محل کر تیار لکھا یا عتب اران کا نقش نگار
 کر شہزاد اما و فراسیاب تھا دشمن سیا و س کے چاہے
 اتھا ولین اوسکی چہ تورانیے نکالوں اسے ہر کسی شانے
 دو طرفہ لون بیچہ خطہ کیا دعا کرتے کہ میں ملک مہر دیا
 ہے تفصیل اوسکی بڑی کچہ کتاب چڑا لکی فرج بلو فراسیاب
 سیا و س کر چہ اتھا پے کتاب دیے ہناک بچے میں دیکھا بڑا

فرنگیس کو تھا حمل پنج ماہ سو چوڑا لایا جنگ ایران سپاہ
 ملا کر تو راہیوں نے یلغار سی کئے جنگ گزر نیز تر واری
 رفیقان سیا و س کے لڑ موئے ترک اسپاہ کی لڑ بڑ ہوئے
 کری کیا ہزار و ستے ایک جان پکڑے کئی سیس کا رے ندان
 فرنگیس ہو کر کے بے بال و پر رہے جا و رہو تربت او پر
 سن افراسیاب اس خبر کو نیے کیا حکم بیٹے کو مارا وہ پیو
 تھا میران و زانا جو سلطان کا بڑی مان کل شان کن کیا نکلا
 خبر سن او نے اکی بولا حضور قتل عورتان کا ہے مرویے دور
 تس او پر یہ ہے عافہ بے کناہ رہی میری بھس بختے خواہ
 کہا تب بجا کہ تو اپنے حضور بیے پاس خاطر ہے میری ضرور
 ولی اوسکو فرزند ہو وی جڈن میرے پاس لانا تو اوسکو تدان
 چاہے منت کہے وہ حق شاک فرنگیس بولا رکھا اپنے پاس
 کئے روز بعد ز کوٹ لاسی ہوا تجلی حسن میں لپٹا ہوا
 سو میران کہے و اوس نام پر بچہ کو بچایا او مریے دور
 یے یک دانی کو کو د والا تھان جنگل ایک میں بیچ بالا ویا

اوسے رات سلطان دیکھا چلا
 بچے اوسے سارے سہیلے سینگ مات
 کہ تو دیکھو انہیں **میں نے سہیلے**
 کہ دیکھو انہیں جس کا لہر جان
 سو سو تہ سو فند کر کے افراسیاب
 کہاں تہ آج اوسے بد اختر کتیں
 میری باسل لدا اوس کو دیکھو کتیں
 کہ تہ عاقبت کا فکر کر ہزار
 تیری آگے لانا تہ اوسے اعتبار
 ووم اوسے کجی مارے کا عدا
 سن اسبا تلوٹ ہ جب سے رتا
 کر شہور کے سہیلے کے بنیاد
 بشیماں پور و لہنے جو رجو
 جوئے دس دس دس دس دس دس
 جو لکھنے میں اور پڑھنے میں
 جو شخص ایک ایک شمع کی شتاب
 پہنچ کر کے شمع کی شتاب
میں نے سہیلے
 وہ شہر آبادات کہیں کان
 ہو میرا پیران بول شتاب
 ہوا ہو کا فرزند دختر کتیں
 سو پیران نے فی الغور بول تہان
 دلایا جنگل میں میں ہو تہ بار
 درماقی تو ڈال دیا اوس مار
 مبادا تہ تہ اوسے شتاب
 نہ پیران سے پیر باب ویکر کہا
 ہوئی تہ مغلوم سیا ویکر
 نظر سے کیا تہا کر شہور وور
 سو پیران نے بھی ہر مذہب میں
 علم پیر اور ملک لڑنے میں

تو امد جہتی سلطنت کی ملام
 خدا کی جو مقبول ہیں ہم چند
 کج ایک دہن بول ملک علم پیرا
 تہ پیران سلطان کی لغت تمام
 کہا ایلدن آگے تہ کو خیر
 دلایا تہا جنگل میں او طفل جو
 پڑی کچ بلبل یہ خون و لہنا
 سو جو بان او تہا لہر جا او کتیں
 دیوانہ تہ وہقان شکل و عقل
 بولایا اوسے تہ دیکھنے
 یہ پوجیہ زمین او کئی آسمان
 کہاں تہ دیکھ دیوانہ وار
 اوسے او فرنگی کو لایا
 محل تہ سیا ویکر جو بنایا
 فرنگی رنگ محل ویکر اور
 سکھا وین زمین رو کی مریضام
 سکھا نا او نہیں ہیں تہ ویکر چند
 جو اوستاد کت کر ویکر کیا
 اتہا سلطنت میں مدد المہام
 سیا ویکر جو ہوا تہا لہر
 میری ہر طرح خون تجھ پر ہو
 کر میں آخر کس کو خواب تہا
 جنگل میں اوسے تہا بالہ کتیں
 میرے سے نقل ایل بول تہ کل
 دیوانہ بنا کرے آیا او نے
 جو پوجیہ تہا نا تو تہا کتیں
 یہ لیا ہو تہا باب کا دعو وار
 لیجا چور دیو قبر سیا ویکر
 طیمون نے جا کر ویکر جو ویکر
 یہ لکھنے میں کو ویکر طور

برافق شاه کاکشکشی سیاه و فرستاد رستم را برای گریختن

خبر رسیدی شاه کاوس کو	در خواریه ماری سیاه و سول
کرسان جامه کار خاک پاک	هواغم مین پیچید یکدیگر
جمع گردید خون از صبا	لکها بیج رستم بود لایق شتاب
سیاه و سفید خون کباب	خواب هر قهر بیج سوزان کباب
بر سنگر تور رستم هوادل کباب	دین شاه کاوس کو بر جواب
سیاه و سفید دعوه کی آن کباب	بلخ سے کیا پناہ نو ران کون
هواپ توران کو کر کا اسیر	کر بکا کے روزن ہے حقیر
گویی بگو مبتدا ان مجسم	کفن پیر اور ان فرمان دین
اگر نیک بوی سرانجام دین	زنا سازن نام بوی دین
رستم بزمی کو سفاکی	کیا اور سکو دوزخ نصیب آنکی
اوس وقت فرج کو لکیر نام	کیا کو توران طرف نیز کام
کر باند کینه کمر ایران سپاه	هوی سنگ رستم کے تاب سلاخ
کئی حد توران مین مکر و نیر	تہا از اذ نام ایک عالم سنجاب
سوز و نیکو ایا پہلوان دوز	کیا طرف دوزخ کے ہوسید دوز

سنا او سکی و نیکو افراسیاب	بہجایا پہلوان سرخ و شتاب
سولیکر سپنگ چالپش	مقابل ہوا فوجی نابکار
خود ہے آب اگر جو میدان مین	مبارز کو دانیس ملا دیا اوینا
فرافز رستم کا بیٹا دلیر	ہواست مین اکے خون تند شیر
کند ڈال کر دین کر دستگیر	کیا لیکری رستم کے خون اسیر
سورستم بزمی سرکاش سیاه و سول	دیا باج کاوس کے پاس خوار
دوسر کو جو دیکرت ہا ملے اگر	بند قلو کے دروزی کی لہر
ہوا سنگی غلگن توران شاہ	اوسر خہ پور فرزند سپتہ نگاہ
جمع کر کے لٹ کر کو توران کی	جوانان مین پہلوان مانکی
دولت کرد و طرف سے ہو کر تیار	کڑی آ مقابل ہوا بنہنی قطار
تو کفے نہ بوی تیار نہ دوز	نہان لشت خورشید کیتے فروز
برادر تہا پیر الکابیل رستم	اوینے شاہ تورانے کا حکم
مین کرتا ہوں رستم سیتے آج جنگ	مریکا مہرین اتے پیر رنگ
کیا او سکو سلطان بزمی لکمان	جوما دیکھ تو اوس کو اسی پہلوان
تو توران الہی کو سیتے کت	مین دینا ہوں کت کت لکمانات

سب سے کہ جو میرا نہیں کیا بیل سم جنگ کے میدان میں
 بہادر لیان گفت **رستم کی است** کہ کوئند اور روز جنگ دماست
 کیونکہ غصہ کہا کی کینجا جویج سو پوچھا دین بیل سم بدیع
 کہ میں کیا بند نیزہ کتین ترک تھا کراچہ پور کراست میں
 فرامرز نے تب مدد آ لیا علم کرام نیج سر بر دیا
 کو درخشن رستم نے نزدیک کیا بیل سم کو میں رستم ہوں آ
 بے سن بیل سم ہوا و برو کہا شر طبع جو لڑیں دو برو
 دیا جواب رستم نے بولے او میں مدد جو کس وقت درکار میں
 سو سن بند رستم نے دست ہوئے جزا انکے شمشیر رستم کے سر
 گئی نوٹ تلوار کافی بال غصہ ہوئے رستم کیا چشم لال
 کہ بند میں آئیے نیزا دیا اوٹا کنید اسب سینے لیا
 کو درخشن بجا طوطا طوطا بٹک کر زمین پر کہا بون اوئے
 ایسے بیت دینا ہے چتے و تاج درہ ہی تو کہنا تھا بٹکی لاج
 بیلوان جو لڑنا ہیست قبول یہ ناقص عقل پر پڑ دھاک قبول
 کیا کیا میگوئے سیا و سیا جواب دے رہے ہا لنگی جو کت

اسے طور رستم سخن سخت بول بہادر بیلوان کے ہمت کو قبول
 ہوا کوئی مقابل نہ کیا کر کے داب شکست لیا دلین اور سیاہ
 چو پری ہر دوں کد بارام گاہ دوجی دن پوچھا بیلوان شاہ
 کہو لون لڑتا ہے رستم سے آج نہ بولاک سینے رہے لاج لاج
 دوجی بار کہنے میں بولی تمام مد تھا بیل سم رستم دستے میں عام
 سو رستم نے نیزہ سے جہا مثال ادھا لڑم لگے دیا آں حال
 بڑی بیلوان لڑکا بون دیکت لگ کتا ہے جو کرمی لڑ جنگ
 جہا مارنا تو نہیں لیو جان ولی ہم نہ اور کس لڑیں ایک
 نیزا اس ہوئے نہایت مدد روز شاہ خوب ہے اب با طرف زنگاہ
 بول لیا ہو میرا نہیں رستم اوئے سو رستم نے آسپ لیا ہے
 کہ کہنے کو لیتا ہوں سیا و سیا بجا ماہوں براس کا و سکی
 میں لکھ کر چہ ہی جنگ کو بید رنگ زمین ہو کئی خون سے لعل رنگ
 گرز تیر تلوار سے درگزر بکڑ چو پ نیزہ ہوئی بکڑ
 کیا نہیں دے کرا و سیاہ بغل میں جہا ایک نیزہ تھا
 و نیزہ تھا ہی بلکہ ہر خطہ درہ کے سبب ناہوا کا کر

کیا مات بنوہ کا رستم نے تب سو کھو ریکی سرین لگا بر غضب
 جزاک سر ہوا سب میں بچا کر اسوت بطور افراسیاب
 اسے بھی ہومان جلد بکو کر جزاکر آ رخس کے بوزر بر
 سواتنے میں جزا سب بکریہ گریزان ہوا چھوڑ کر رزمگاہ
 کیا بعد رستم نے ہومان چال سو نہ بے گیا بہا سب بکریہ کو وال
 حقور اینوں نے سدھا لگا چال اور رستم کون ددلو کے ذیل تک
 شکر سے سو کے نکریب لگا ہو فوج رستم نے سچے لگا
تہ فرشتہ حسن از دای ومان **بگردند و دنبال تو را بنیان**
 بہوت ترک تلوار خو خوار ہلاک ہو بڑی خاک جہ مار سب
 کتنے نیم جان منظر موت ہو بڑی تملد تہ ہی اسباب لہو
 ارکست میں کر فکر افراسیاب طرف جہ کے فوج بھیجا ستاب
 جو خسر و کتیں او سکی نالی سنگا بے او بڑی کیں نہ رستم کی کات
 سو پیراں بے رکھ عاقت جرف پجایا اوسے جہ دیا طرف
 کہا کوئی دمان جان بار نہیں جلد قلعہ کسکا جا رہیں
 عرض آگے رستم نے تران لیا آپ تخت بر بیت دوئیے لیا

مینا

رعیت کو دی قول بستی کیا سب قتل کر خوار رہتی کیا
 کہا فوج دنبال افراسیاب پہری جو طرف پہا لگا ہو خوار
 فرنگیش آگے تو ران میں ملی تن رستم اسے سائل میں
 تھا خسر و جہان شاہ تاج و کین تباوی بنا طرف دریائی دین
 سو رستم نے بھیجا لکھو کو دیا جو خسر و لکھو کو کر تو بہاں
 تحائف جو اہر لیا قیاس کیا ملک لکھو کو کا و سائل
 جہاں رستم دمان فرامرز کو سپر چھوڑا تہاں
دستان کیفیت اور دین بخیر و عافیت **از خبر اور چین**
 کیو جو کیا طرف دریائی جہ رہا لہو ج خسر و دین او فرین
 نہا شب کو خوا اور نہ دنگو لزم جھل کوہ میں تھا پریشان دنام
 نہایت لو اور دشت میں ایک تھا کنگ شخص او سکو ملی آہنا
 پوجا اونسے موکوں جائے کہاں سو بولی او نہونی پخسر و جہاں
 خبر کو بھیجا تھا میراں نے ہم آگے ہی اس واسطے او سکی
 کیو نے کہا میں کیا تھا شکار سو رستم کو سولہ بیان کیا
 لیا او کو حضرت یہ حیلہ ملد اسے لہو ج قد مو نہ آگے جلا

کہتے در جلد جو دیکھا بندان
 کہ ایک خوش روئے خسرو ہے
 کیوں کہ سدوم اور سب کہا بول کر
 نہ ہوئے کہ کہا کہ یہ ہے گمان
 کیوں کہ حسرت زدہ ہو رہا
 اسی ملک وہ زمین و زمان
 کہا سب پہلوانان کا دوسرے
 جو اس میں پناہ تو بچا تو کام
 میری ماں یا سب نام کہ بچکینے
 کہا بعد خسرو وینا نہ کر اوس
 کیونکہ کہا ملک ہے نہ ان
 غرض کہ کہ قصہ کو تفصیل وار
 جلوہ میں ہوا اب ستہ لیا
 مٹی آنکر نہ فرنگی سن پاس
 کہتے بیان نہ نہا سب سے نہیں
 تو بیٹھا ہے خسرو اور ملک جہان
 نمود میں نہ بیان شہ ہے کی بچے
 توٹا ہوا دوسرے کا ہے سر
 تو بیٹھا ہے کو در کا پہلوان
 پڑا یا تو خسرو کی اوریوں کہا
 مجھ تو نے کی طرح بچا نہ بیان
 مثل زال و رستم رگر تو کے
 مفصل کہوں گا میں ہر یک کا نام
 محال ہے کہتے ہیں بنائے اویں
 مجھے تو بچا نا ہے کہ طور سے
 ہیں چہرہ و شہری عیان ہے گمان
 اور اس سب سے کیا اور اس کو
 کہے کہ نہ مل ہی نہ نازل کیا
 اومان و یک اس کو ہو ہی نہ
 بچیکو بچا نا مل ایرا نہیں

کہی سب مو اور دیکر تیار
 مٹی ہی جو جاسوس جنگ میں
 کہ اگر کوئی ملک ایرانی سوار
 یہ فاسق نہا خسرو کا سدا کا
 اسے دم پہلوانان کا کیا و نام
 جلا جلا بلغا کر پہلوانان
 کہو کہ یہاں ہی جواب
 زور باند کر اوس طرح باندھنا
 مقابل ہوا جاوہ سوار و شہ
 میان کہ وہاں ہی بہادر جو کہ
 کہتے تیغ سے گزرتے کہتے
 لیا شیر سا گہر سوار و شہ
 نجو میوں میں نہ نہا ہو گاہ
 برافست سے حق اور سب گمان
 کہ میر ہو کہ ابلو کیا دل کشتا
 یہ تینو میوں میں کہو و سوار
 اولو نے ہی جا کے جہان کہتے
 کہا کہ خسرو کو فانی نہا
 کہ کہ کو دل بچہ لیا یا پاس
 بجا تین سو سواران سے نہ کام
 ملداو رہ ان خسرو کو ان
 جو وہاں تو فوج آئے ہو ہی نہا
 ہوا سوار کہو میں اور کہ نہا
 لگا جب کہ نیلو خوار و شہ
زیر طاش او کا شہ لا جورد
 نہا نہا وہاں ہی نہا
 کیونکہ کہا اپنے دل میں تب
 کہ ہو ویکا خسرو ویرا با و شہ
 فتح نہ نہا ہو ہی نہا
 کہ وہاں جو جلوہ پار ہی نہا

مویں ہوت زخمی موت نہ جان
 پیرا اگرے خسر دلو سیدار کر
 ہر دل شاخ و خسر و بختی کیا
 وہ کلید و پیران کے عاشق کیا
 سو پیران نے سبک لیکر کیا
 تھے تائب جلدی فرنگی کو
 ملایا او نے جلد پیران نے ان
 یہ سب سے تھی و دلو کی ہوشیار
 تماشا ملو دیکھ اس ان میں
 کیونکہ کہا او سو کرے لکھا
 تھے ہے عمر خنک دیکھا تھے
 میں رستم برابر ہر مرض میں
 برابر ہے دیکھنے لیا
 ہنس اپنے منے اس کو دیا
 لگو جو طرف سے رکھ کے غارت
 بچے سو جا جھکو ہاگے ندان
 کہا ماہرا جنگ کا سر سہر
 سوار ہو کے جلد سے لیا
 مفصل کیا جو ہوتے سو غراب
 جلد جلد بلغار کر و براہ
 یہ منزل کریں کو دریں شمس کو
 فرنگی سے وہ بیکے نہ دار
 سو خسر و لکھا آب میری بار
 میں لڑتا ہوں سہو میدان میں
 تو ہے ہفت اقلیم کا سالک
 نہ واجب تجھ کو لڑ دیکھا میں
 شجاعت میری ازما یا اور نے
 تو نسبت برابر کے مجھے کیا
 او نے اپنے دختر کو جھکو دیا
 تماشا ملے دیو خور دیکھ

ہو واجب کیونکہ میدان میں
 تو لڑ کر کو میری لیا ہے ہلاک
 اگر کوہ میں ہو ایک سوار
 کشتہ میں زخمی ہو ایک
 کیونکہ کہا او سو کوئی خام کار
 میری سانک لڑکھی ایک تن
 بچے اب دفعہ بچہ کر دستگیر
 میں دو شخص ایران میں رستم و ہم
 پیرا کرے ایران سے خسر و شکست
 جو دعویٰ کیا و سب لینے کا نہیں
 نہ توران دیکھا نہ افراسیاب
 کیونکہ سنا جیت پیران نے با
 ترس کیا گیا و لین جو شخام جید
 کیونکہ کہا میں جھکو لڑا تھی
 سو ہلاک کر کے پیران بہ حملہ کیا
 سو پیران لکھا بولنے سیاہی
 میں اب دیکھ تجھ کو لڑا وں کیا
 جو مور اندر اندر کر دینے ہار
 بخوار میں دہر کی کشتہ کا لک
 ہے ایک شہر بیکر نو میر ہار
 جو اندر و جھکو حیان میں نکلن
 لجا تا ہوں ایران کو گویا آہ
 نہ او مجھ سے زیادہ نہیں ان سے کم
 کروں و بچ افراسیاب سے ہا
 تو کشتہ نہ مجھ موجب و الو میں کین
 کروں شہر توران و بیانی آب
 دل اس کا ہوا ہر دم و دشت
 سو لکھا ہے اپنے وہ ما اید
 کیونکہ کہا میں جھکو لڑا تھی
 سو ہلاک کر کے پیران بہ حملہ کیا

کہ نیران ہو واجب سلوان بلند
 سو والا پہونج اوسکی گردن میں
 بہت تیر تیر جلائے تیر
 کیونکہ پیران کو یکہ مست ہے
 کیا ہے خرابی سے مشکل پسند
 بہر اپر کے لشکر اور جنگ جو
 نہایت کو مایل ہو کہاں ہے
 کیونکہ فتح با اسے خسر دینے
 فرنگی کے دوسرے بولی اویسے
 بہت کہ پہلا ہے پہلا دیا اویسے
 بہت ٹیکو کین بدی یکہ دیکہ
 نہ دیکو تو جیانی کدی برو
 کیونکہ کہا جی قسم کی حال
 سو خسر دیکہ فاق و جسد کو
 کیونکہ اسے کس سے مال کر

کیونکہ لیانات میں نہ کھنہ
 ترک آہری کر کے جلا بلند
 ولیکن نہ بکتر پہوین کار کر
 دو جی بات سے تیج کر کر کے
 لچانات خسر دے سونا بلند
 کیا پہلو انان بہوت فالت
 کہ نیران ہو ہی ہو کفایت
 کیا اوسکو جیتا رکھا یوں تو ہے
 کر یہ اوسنے فرسات نیکی ہے
 وہ خسر دیکہ بالہ بجا با اویسے
 تو منصف کو لازم ہے بخش اویسے
 نہ میں خون اوسکی دیکو نکال
 زمین پر کر ہی خون سو دیک کر
 دیا جیچہ پیران کو جی دیا کر

سو پیران کیا نرو افراسیاب
 وہ قاصد جو جلاک تیر تقدیر
 صر دو مرد ملک میں کہنور و سوار
 دنبال اوسکی تاہون میں ہے شتاب
 جلا کوچ در کوچ یلغار کر
 ایسے تیج خسر دینے پہو بجا اوتار
 کہ زبان اوتہوینے بولائی تہان
 سند دیو گے تو اوتار نیکی پار
 کیونکہ کہا رت خسر دیکہ تین
 ہے شہور تر کو لکا جلا شتاب
 فریدون اتنا جہ تیرا جو پیش
 نصیب ازما کر کے اوشہر بار
 تو کر اسے پھور ہے نیک فال
 سو خسر دینے کر مار ایزد سبحان
 یہ دونو اسے پھور کہوڑو ملو وال

حقیقت کو سنکر ہوا چشم آب
 ہجائے گذر بان جیچون کی پاس
 جو اوسین و نان مت کر داف کو مار
 یہ لہلہ لیا تیج ہمراہ رکاب
 خسر دیکو جتا اونکی ہر شیار پر
 جو دیکھا تو پھاسمند ر ابار
 لکی مانکنے اوسند کو و نان
 و کرین تو نہیں ہے ہمیں اختیار
 یہاں دیر کر نہیں اب خیرین
 مبادا کہیں آئے افراسیاب
 اسے پھور اوسکو ہی ایتا پاس
 نعم بکتر اوترا تہا دریائے بار
 خدا کی مہر کون نہیں کچہ زوال
 او دریا میں اسے سپ ڈالو وال
 سلامت ہوئی بار اوسکی نکال

اوس وقت پہاڑ اور فراسیا
 کیو حد ایز انہیں آن کر
 پہاڑ خبر بہتر کر مقام
 بہنکر کے کاوش دی کیا
 جو دیکھا اور دولت کا فہم
فرود آمد رخت شہنشاہ
 او ترخت سے بیٹوائے کیا
 مثل اپنے تخت نوساج کو
 بولا کہ کہا جواتی نام دار
 یہ سلطان تمہارا یہ فیر و تخت
 سبوج کئی بند کے کو قبول
 کئے اور کے فہم سے اپنے مقام
 فر بہر زینت کاوس کا
 غصہ کیا کے کو در ز معکوس
 مٹی دو کم اپنے اوسکو پوئے
 جگر خون لہا کر پہاڑ اور خراب
 شہر حق کا پہاڑ خوش طبعی کر
 دم آیا تخت خسرو کی پیکنام
 پہاڑ نامدار و نکو آئے لیا
 شہنشاہ کا دل بہا باغ باغ
بالید بہر شہنشاہ
 دو انکھوں پہ مل اللہ پور سے
 بیٹیا یا بڑی بیار سے اوس پر
 کو در کی شہنشاہ کی اختیار
 اوسر تا قدم زینت باج تخت
 ہوئی طوس نو وزیر ناخوش ملول
 کہ ہم نہ مانے یہ ہے کار خام
 سزاوار اوسکو تخت و کلاہ
 تیار کی کیا فوج کے طوس پر
 سوا اسکی خویش اور باہر

غرض فوج کی سنگت بار بار
 کیا طوس کے گھر بہ اختیار
 لیا طوس کے تب بیت نامدار
 کیا صف کے جنگ استوار
 سنا جت سلطان نے غفلت
 سو کو در کے پاس پہاڑ
 عبت کیوں کیا جگر کے تو طوس پر
 کیا کیا سمج کے یہ باطل فکر
 کہ کہیول جائے جہان کی تہاں
 تم اور طوس ملک اور بیان
 کئی طوس کو در زینت دیکھا
 کیا طوس کے عرض و شہنشاہ
 جو دیت ہوئے کو اپنے حضور
 تو واجب فر بہر زینت فرور
 اطاعت میں ہم بہنکی مدام
 سوا اسکی کہنے نہیں سکام
جو فرزند ہاشم ہرہ کلاہ
 کہا بعد کو در زینت عورت
 ہے خسرو کو رخت طوس کے تہاں
 اول ہے یہ بیٹا بڑی بیٹائی کا
 جو فرزند لایق التہاں کا
 دو چم اوکے اوسے فرید وں
 سلج باند اور تر ہے صیون بار
 فر بہر زینت یہ ولیر می کہاں
 یہ طالع جو انور و شیر کی کہاں
 بس او پر پہر طوس کو در زاد
 مجھے بولندے سخن کم زیاد
 کہ کا وہ ہر ذات کا جو ہر لوار
 ولی عقل و دلی سب وفار

جہان میں جو اندکادہ مثال
 اگر تیرا دیکھا ہے سندان شکا
 جو پتہ شاہ کو مصطفیٰ کا فرد
 دیو اور کوٹ پہ جولانی دیکھا
 کیا شاہ کا ورس ہے کر بچار
 وادکر کیا اور کوٹو کشتی
 مگر ایک ٹکڑے بنا ماحول مات
 قلعہ ایک نہیں ہے دیو کی خانہ
 نجاتا ہے کو دربان ورسیت
 تمہیں ہر دو جا کر نصیب آتا
 فریبہ زرا قول کیا اور شکران
 اکی حبیب سب قلعہ کے متصل
 سہا ہر گز یہ ہر فرد صحت
 پہرے ہوش کہ کر کے دیلی جرجا
 پہرے وانیس دو نو فریبہ زرا
 نہ تھا کوئی نہ ایچ نہ ہو کمال
 توجہ کر رہے کا تبا کوٹ
 تو دو نو رہے کہ مقابل حضور
 صلح نیک کو بوجھنا کیا کہ
 جی ہر دو ایک نہ ہے انکھو کی سا
 کوٹوں میں از رو کر کما ہیں
 جو کشتہ میں زور دے شکران
 ہے اتش کے کیا ہے اتوس ہر ملا
 ہر ندانہ اور کر کی ہر سیت
 فتح جو کرے سو ہے شاہ کو باؤ
 بموٹوس شکر سولہ سال
 اوٹھی وانیس اتش غصہ اول
 میان زور و جنگی سوخت
 پہرے فوج نہا ہو سکی ہوش
 ہونے سیاہ دو نو مثل انکھو

سو کا دس کو آ کی کج ناکی
 کیا بے خسروے فوجان کوٹ
 خدا کے بدو کج اجنباد سے
 بند ہے ثوب کھتر سے کو سنوار
 او اعظم اسم باندہ نیرہ فیہ
 ہوا ابر باران کے کالان سنکا
 کئی لعنہ ان چال کر کے اوپر
ریگان ہستہ دیوان ہلدک
 فرض شاہ خسرو لیا جو قلعہ
 ملا آن کا دس سے چشم
وستان کبھیست تخت شازادہ کا دس شاہ کبھیست وادیست
 دو جی رو کا دس موکر جو کمال
دو جی رو کا دس موکر جو کمال
 ہوا کر سے نامداروں کینیں
بجز کان ایران سارون کینیں
 کس کر کے طرہ کا ابتدا
 کیا شاہ خسرو کو بکتے خدا

رکھا سب گھڑی سرمہ رکھت تاج
 بٹھایا خوش سہا تہ بر تخت تاج
 اطاعت کئی اہل ایزد قبول
 ہوا مدعا سبکی دلکا حصول
 خوش بیکر خیر سبکی رستم و زال
 بہت سبکس کنگری کے دلکا
 بزرگان و ایران سب مدار
 دے پیچ خسرو بے لینے کو بہار
 سمجھ باب کا دس کو پرو کار
 دوتر تخت سیتے لیا دوتار
 کیا بعد رستم تحائف نذر
 دوجی روز خسرو بے کا دس سال
 میرا ناب ماری میں خوار سیتے
 سو جب گشت نیو نکا کینہ کو جا
 گر بیکانہ حق باب کا جو آوا
خوشتر شوم من تریاج و طہار
نہ ارام گرم نہ بکاہ گاہ
 پہلا ہے جو کہ کار ساری کون
 سیا و سکی روح ناز کی کون
 یہ سنکر ہو غم کین کاوش تہ
 کیا نامدرون طرف تہ نگاہ
 سو رستم بولا دی چو بکون
 میں تنہا بگھایا ہوں زوار
 اب سطر کاٹا کیوں خبا
 جو ہو دیکھا تو ان طرف کاٹ

تو کس طور سے پر کر بنکی قصور
 جو کچھ اب کہ لکھا سو کوا لہور
 اسے طور بولی سبے نامدار
 ہوا تہ کار سب خاطر قرار
 حکم کر کیا فوج ماری تیار
 دیا بانٹ شلوان میں اسرار
 غرضتہ خسرو بے بھون دتر
 فرمیز کو خروج دی شہنشاہ
 کیا تم جلوہ سوائے سیتے
 بے روضی کے افراؤ اسے کئی
 سو جا کر اوہونے تو راہیوں کی تیار
 لئی دو قلعہ دو قلعہ دار مار
 خبر سن کر مکی کے اور سب
 نرا وہ پہلوان بجا یا ستا
 دے سنگ اس کی ترکش تیار
 جو انمرد و خدیوار موعہ کار
 سو ہر دم ہو دین اہل لکھنیا
 کئے لکھنیا کی اور بانہ قطار
 نرا وہ خوف ہی آگے میدان میں
 مبارز طلب کر بولایا دینے
 کیو کا خلف نام نہن و لیر
 ہوا آ مقابل کیا کچ نہ دیر
 کئی رحم بر رخ با ملد کر
 کسری مثل شیر و نکی جو بیکر
 جزا از ہنر نے آخر لیتن
 گواہی ہو کے بہتوش وین
 سواران نے آدسکی جو بہار
 ایشالی کئی دلیں کئی پریس
 نرا وہ کا اسطور سے دیکھ ل
 پہلی فوج نہ سبے کھولتے کھل

بجا بہر میرا نکو تو راں شاہ دی جالیہ نرس او کی ہوا سپاہ
 تہی بہت کیوں جو میراں کتیں کہا جنگ میں میں برا بیگانہ
 سوختن والا دغا کر او نے ایرانی تہی غافل نہ مدینہ
 وہ شجوں نہا تہی قیا قلی را قتل ہو گئی بیوت ایران جہاں
 بہ وقت ایرانیان کتہ دید **بر محبت بہدار ہر گشت دید**
 لکھا پر فریزہ جہاں کتیں در شب خون فرد و نکو سقوط میں
 ہم اور تو صفی جنگ میں انکی مقابل لڑیں جمع میدان کے
 ہوئی ہر گشت کرنے پر دیکھا کیونے مبارز بول دیا بکار
 جو آتا تھا او سر لہو ورت تک سو ہوتا تھا او سر دیو گھاٹک
 غصے لے پہلواں مارا او نے بہرا سر ہو کر نہ مارا او نے
 نہا کر او میراں یہ لہو لدا او نے ہی کیا بہت ہر سر جدا
 نہایت کو تر کوئے ملک تمام سر کر کے سینہ لگی زخم تمام
 قلع کا ہر آہری انکے ہونہ ایرانی ہوئی بہت نا دیکھی ہونہ
 فریزہ نے دیکھ وقت تنگ حراں ت ہر کوہ کے بیدار
 کیا اور کوہ ز چوڑی کت لڑی تمام ملک کے فاصلہ میں

صفی جنگ میں کام آئی ستر رب آئید باقی جینہ پس
 نسل شاہ کا و کس کیم خویش سوا اس سلوول بہت ہر گشت
 کمری بہت میں لڑے سواران تمام کہیں خوش میں لکھی سواران تمام
 وہ اور طرف سے قوم افرا سیا بھی ہر انکی جیت ان موہر
 شکستی ہوئی فوج ایران کتیں علی غلبے فتح میراں کتیں
در شکست خورده رفتن فریزہ و خسرو بادشاہ آمدن طرک و کور
 فریزہ ہو کر شکست و نرا پس یہ ایذا آ یا جو خسرو کی پاس
 جوان سال دولت جہاں کتہ ہوا کس کتہ کو صراں نگاہ
 سوا سے نے طووس کو کتہ کیا کیا عرض ای تہ کیوں جہا
 جہی حکم ہووی تو ہونہ کام او مقہور مار دنگا جا کر تمام
 ہو خوشوقت سلطان نے منکرید وہ فوجاں دیا طووس کو دریا
 سو جا رہا میراں یہ ایذا سے لڑی ساندن تر و تلوار سے
 نکت نظر کر لے مات جان دو طرفہ موت بہت نام جوان
 اتنا نام باز د کالک سحر ساز کہا اور کو میراں بچہ نواں
 در سطح کا لچہ مل کر کسی جو بارش ہر جس چہ ایرانی ہر گشت

وہ جا کر کے بلکہ کے بے نیت ہر
 سویرا نلی کے رہے ہر سائے ہر
 سچے کوئے قابو تو رائے تمام
 بجا اب کو اوٹلو تیرو رائے
کہ شہنشاہ خندان و ایران سپاہ
کہ در بانی خون شہنشاہ
 بتناک ہوئے کو در اوٹلو سہ
 کئی بہت زار ہوئے کوٹلو
 نداسے دیا سو کو کر تنہا
 ہوا در اوٹلو سہ تمام
 دو چہ رو بر جنگ ہو اور بکار
 مقابل ہو لڑ نیکو بہتر بکار
 ہمالو کفاندا کوہ ہو چہ نیاں
 سوز چہ بجا پے قلعہ کے اور
 لیا آئے میران پے جو طرف گہر
 خبر جو گئے تہ خسر کے بکس

سچا

یکایک خبر لے لئی جب جوس
 چیدیک دور چل پیشوائے لئی
 عرض جاقلو بہر یہ پہلو ان
 او پیران پے رستم کی انکی پیش
 رہیں اوں سہو نلو لیا ہوں
 فتح کی خبر سنکی تالیے بہری
 تہی کاموش انکل جو وہ پہلو ان
 سو ہو چہ مدد فوج دل خواہ
 جو خاقان جہن پے سنایہ خبر
 جسے دور رستم پے بجا تہان
 سو پیران اول ملک کا دوس
 دیا جواب تہو شہنشاہ
 ہوا کیا جو آکر ملدا اوٹلو
 یہ سنکر پیران پے خوش حال ہو
 کئی مصلحت اب نکراد ہنگ

ہوئی خوش خبر سنکی کو در اوٹلو
 پیادہ ہو رستم کو جا کر لئی
 کیا بہت بلبلے خاندان
 بجا یا تہا سلطان لئی لڑی
 مدد کر دو تو لرون دستگیر
 ہوا تہ نوران کو جہ کبری
 جو انمدا و شیر دل تہ جوان
 کیا جادو تم جہن کے راہ
 ملدا انکی فوج پے پیشتر
 اسے روز تہنور پے آئی وٹان
 حقیقت کو رستم کے بولا او
 رستم تو فولاد کا تہن
 میر جی سائے اوک کیا پے
 کیا تہو خاقان لئی پے الحال ہو
 صبح ان کو عارت کروا کر جنگ

غرض صبح دو پہی ہوئی اشکار
 ہوتی تین نکرت طرف تیار
 اید پر سے ہی ستم ہے ہو بیدار
 کیا صفت کشی اور تر تیز جنگ
 دیکھا فوج توران زخمی ہمار
 کیا باد ستم ہے ہر دور کار
 تنہا ایک لشکر بولس کا پہلوا
 مبارک بولہ یا اومیدائیں آن
 سوار ان طرف سے پہلوان نام
 نکل کر مقابل ہوا تیز کام
 اول کر کے بائید کر نیزہ مار
 پہل کر ز نام نے آ جزا
 کیا اس لشکر بولس کو زخم سردار
 ہوئے چور سر پر جو بکڑا سیر
 ہر لٹان ہوا مغر ز نام کا
 سو بہا کا نکل کر بڑی کام کا
 جلا اس لشکر بولس نے دل تیار
 سور ستم کر خوش ہوا بیکار
 کیا اس لشکر بولس نے دل تیار
 پہلوان کی تو الفا پہلوان
 ہوئے اوسو لوگوں کی دہشت
 کہے نات سے اس مارا تیر
 لگا تیر چلی لولہ کان باس
 ہوتے اوسو لوگوں کی دہشت
 ز نام نے آ کر کیا دست بول
 ستم کھان نات میں ہے ہر اس
 اور تے روح تن سے کر پیوں پا
 تیرا جلد سینہ میں غصہ نہ سولا
 تہیں سو فار سینہ ہو بیکار است

تھا گفت گبر وفد گفت وہ
 سنا گفت اس کی گفت وہ
 کڑا ہوئے ستم جو کوہ الیز
 مبارک بولہ یا بکڑا کر گرز
 سپاہ انہا کر جو بسل خروش
 کیا لیلی خاقان کنے اسلکوس
 سبوتہ نظر ہرے دیکھی جو تیر
 تو ہر ما ہوا تہا او بکڑا جو جیر
 کہا ہوئے حیرت میں خاقان بین
 کھانڈا رلیا نہیں جلسہ کین
 ہوا حولت کر کے ول میں ہر اس
 کیا جنگ مع قوف ہو کر ہر اس
 پہر ہی ہر لٹ کر ماتم کو
 کئی آئے خیمو نہیں آرام کو
 دو جیدن شہید فلک افتاب
 کر باند لکھلا شرق سے شتاب
 قضا کا حکم پاکی دو دل تیار
 پہر ہی کڑا بلکہ موتی جو مدار
 نقاری بھی اور سچی پہلوان
 ہوتے ہر دو دل پر مقابل لوجب
 بدل کون لیتا کھکا محال
 سو فاموس ستم ہو تیر مال
 نکل رنج لشکر سے گھوڑا کدا
 بولا یا اور ستم کو میدائیں جا
 تنہا لٹا کر ستم کا الو لٹا نام
 اجازت بد لیکر ہوا تیر کام
 سو کا موتی ضرب نیزہ کے کر
 کرایا اوسے اس کے پیوں پا

وہ الوامو دیکر رستم ویاں
 کیا ایک نوا و بنیا تہاں
 کیا پس کی کاموس میں جو ان
 مجی اسکیوس ای تو کر کے بخان
 جو نوا تیرا سکی فرعون کا
 شجاعت میں تجھے امیر آو دنگا
 یہ کہ کر شتاب سے ڈالا کند
 سو رستم نے سر کو جزا بار بند
 بند مار خشت کے سر میں وہ طنا
 چہا او کو رستم نکالوں تنکا
 کند کو بل کر کے کہنیا او نے
 اید ہر اسے اینجا سوانے کہنے
 کیے زور و دلوئے تو تا ادیر
 کر ایہویں یہ کاموس میں جو ان
 چہا ہر کے کہو یہ ہونا بلند
 رستم نے ڈالا کلہ میں کند
 کشد کر خرا دی لے کر میں لا
 ذبح کر دیا دکت و پر شلا
میں باہر شمشیر کر دنگا
نخون غرق شد زیر او شمشیر
نکر چنگ کردن خاقان بادشاہ رستم یعنی جہاں پہلوان کا
 مواجبت کاموس میں ہواں ہے
 کہلا پہنچا خاقان سے ہو کر جب
 کوئے مات رستم کے لکنا تہاں
 جلو پہنیز دیک افراسیاب
 دیا جو خاقان نے ہوا و سکواں
 چٹا مسور ما کیں نہ پوڑا بہاں
 میری دلین لچ او کی خنیاں
 میری فوجی او کو کشتا نہیں

اینا نام جنگس پہلوان خاص
 وہ خاقان سے آکر کیا التماس
 ہر یک طور او کو کر و کھا رنگ
 ہر یک طرح او کو کر و کھا رنگ
 سو خاقان نے کہا اوس بار بار
 امید نہی کیا بخشو نہی بار
چشم ترا من کر او
کران پس نیامد نہ شمشیر
 دوجی روز جنگس میں اید
 بولا با وہ رستم کو آسان با
 سو رستم نے ہر کہیوں
 جڑا تیر خلتس یہ فام نے
 سحر اوٹے بلو ایلوان کیر
 سو ہر ما ہو بلکر کو تو را و میر
 جڑا تیغ رستم نے او کو ملا
 سو ہاگا نکل کر دتا نسل
 کو در خشت رستم نے بچین
 بلو دم کیا اسے اسکا کیر
 دیکھ کر ہوئی دنگ خیران دنگ
 گرا اسے ہیویں او بر بیدرنگ
 عجز ہو کے منہ بچ لینا تہا فاک
 و لیکن قتل کر لیا جاک خاک
 بلو کر کے صیدا نہیں تیغ طلب
 کیا پھر رستم مبارک طلب
 نہ اتا تہا کوئی سامنے داکہ کہا
 لہا آگے ہومان نے دلو و کھا
 عبت کیا یہ کہنہ تر کو ان دیر
 و صبت کو سہار کے یاد کر
 او دیا جواب رستم نے اسی با کسر
 سیاد و سسری سے نہا عزیز

جواو سکو نہ تم مارتے ہے کناہ
 کہا بعد ہومان کے طو راب
 کہا جا بجا دی تو میراں بیان
 سو جا کر کے پیراں سے بولا دیوے
 ہوا سنکی غصہ میں فاقان میں
 بچھی گئی بچا تھا ستم کی حالت
 کہا تند ہو پیر ہومان وہیں
 غصہ کو کھنڈا رسی بولا دیگا وہ
کہ اہلش و عیال نہ بچا بچک
 تھا شکل پہلوان فاقان کی
 کہا بوست ستم کا کینچو گامیں
 جتے پہلوان تہی وہ نام و نشان
 موسیٰ او پہلوان ستم کی حالت
 نام ہیں پہلوان کا راز موعظیر
 ہوا فاقان میں تکی بابت
 تو ہوتا نہ میں تم ستم کینہ خواہ
 یہ کینہ مٹے نہ سوتا کچ سبب
 میں او ستم میں بولا دیگا وہ
 او پیراں کہا لیکھی فاقان کی
 او تھا بول ہومان سے میں صبر
 مگر دہیں پایا ہوا اسکا ہر اس
 بچر صلح ستم کے فاقان میں
 تو رائے قتل کر رو لا دیگا وہ
یہ خشک بلنگہ تہہ بانہنگ
 یہ ہومان کے باتیں نہ لادہ لانی
 کند ڈال گردنیں اینچو گامیں
 مدد ہوئے ستم کے بول تہاں
 تو کم کچ ہوئی نہیں ہماری حیات
 سے ایک کے نات ہو دیگا وہ
 نوازش کیا پہلوان کی بات

ووجی روز نہ شکل میراں
 سورت ستم جو شیرا کی کینہ میں
 گرا بار میں کے او ہر اس
 سو بہا کا پیادہ ہو پیراں
 کہا ہنس کے فاقان نے شکل کو مٹا
 کہا مردنیں از دہائی بلند
 پتہ است و پشت ہر کوہ کے
 میرے سات رہے فوج جیدہ
 دیا فوج فاقان یہ با بچی ہزار
 کہ تیر و نیزہ و شمشیر
یہ ان کے ہند کردہ شمشیر
 اتنا رستی بچ ستم ستم
 مددگار ستم کے ہوئی نہیں
 تہا یک سا وہ نام کا وہ خوش
 گریزاو سکو سولا یا بچاک
 طبع کار ستم ہوا بگمان
 کیا بند نیزہ کو ستم میں وہ
 چہا پیر ستم ماروں اوس
 بچالی کئی چینیان کر ہجوم
 وہ کہا ہو گیا مارتا تھا جولا ف
 نہ تہا اس سے یہ یاد دیکھانہ
 مگر قید ہوئی بچ اسوہ کے
 تو پیر کچ تماشا دیکھا ہو کر
 سو یکدل ہو ستم بوجی سوار
 لیتے تہی جیتے شکل شمشیر
کہ فوج ستم بچ ستم
 بیک خم کرنا قلم و ستم
 ہوا خوار و ست و گریبا کا جنگ
 وہ ستم سے لڑے ہوا ان میں
 بہا پیر ستم ہر طرف ہو غضب

کہا ایک شاہ کا مقابل ہوا
 سو وہ بیٹھ کر ضرب بستہ ہوا
 پہلو ہو تم لبت پر جو میرا
 اور سیدم پہلو ان خاص چنے
 ملا یا نہ دیکھ ان قلب گاہ
 کہی جنگ سپاہ ہو کر سپہ
 صلح کر لڑائیں نہیں کچھ پہلا
 مجھی دی تو جان بخش ہو نکاح
 نیا شاہ ہیکانوائیں تخت
 اسے صلح ہو کہ نہ لڑو نکاح
 کہا ماحرا ان خاقان کی پاس
 شکایا سوار کیوں تانے سپہ
 کیا حکم کر کہیں تیر ہو
 مثل جانے چہ ہوا دالو حکم
 خبری تیر رسم ہے ہونیر کام
 جہاں و جہاں ہر جہاں

ہوئے

ہوئی بند رسم کے بہتر بہتر
 نہایت کو ہوئے خاں باجو شیر
 کیا وصیت ہوا وہ الا کہ
 کشت کر کے تانے بہتر ہیں
 ہوا دو کڑی معرکہ جنگ کا
 نہایت کو جینے تو رائے تمام
 پیادہ جلی لیکھی خاقان کتیں
 عجب کیسی قدم نکا ہے ہم جہ
 شہنشاہ کو باہیں پیادہ کرے
 ہوئی کچھ مفقود کوفہ و مثال
 جو جا ہے تو بہت کو دیکھ
 چہاں تانہ درختوں کو دیکھ
 بہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 و فضل کے رسم ہے خاقان ہیں
 اس بل علی میں ہو کیا وقت

ہو لوئی کا لی سے دیکھ کتہ
 کیا باہیں تانے کے کر کھ نہ
 ہوا جانے خاقان کی کر دیکھ نہ
 سواروئے رسم کے باندہ خاں
 جلاہ کے دریا بس رخ رنگ
 فرار می ہوئی جزو کل خاص عام
 نہ مافی نہ تاج اور نہ تاج کین
 عقل اس مکان سے ہوئے ہند
 پیادہ کو وہ نہ تانہ اور نہ کرے
 تو نہ کو کر تانہ مفقود کوفہ
 نہ بہت کو رائے کے بہتر ہی
 وہ داندہ کا کو تانہ ہر کس
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 حوالی کیا طو کس تاج جہین
 بکاشت دیا نے کیا و ان مقام

صبح اوشہ کے رستم نے ہو کر شتاب کیا کوچ کو طرف فراسباب
 فرمیر کے مات غار نکال ہجا ہا من خسرو کے اوتو نو ڈال
 غنیمت لکھ کر کے وہ شاہ جوان شکر حق ادا کر چکا تھا
 منکا کر زو کتج و خلعت گران دیا بیچ رستم کہنے بہر ان
 اتنی حشمت کے نامی تمام اسم باسم دو کو ہجا انعام
 او پیران لیا ہا رستم فراسباب خبر سنکی کہا یا بہت سچ و تاب
 ختن کا انتہا ہ قولہ دوند مدد کو بولا یا پہلوان بلند
 او نے آگے ہمت دیا ہیشمار کیا آپ رستم سے لڑنا قرار
 کہا آج اسد کے پہلوان محو آگے ہیں تنگی مثل مانوان
 حر لکا میری ہر ما ذب واک خبر سے شجاعت کا مجھ پر کمال
 جس کر کے خاک کو فراسباب روانہ ہوا فوج بے ہجاب
 ہوئی جب مقابل دولت لکھند سو میدان میں لگا لڑا دلا دند
 مبارک طلب کر ہوا حاکم جو کیون کر تب ہوا رو برو
 سو قولہ دینے ڈال سو میں کند کشش کر کیو کو جلا لیکر بند

زنام اور بہن سو ایسے خنہ زنام اور بہن سو ایسے خنہ
 دو طرف سے دونوں ڈال کند ہوئی ہر دو باز و درو کھن بند
 سو خیر اور دیکھ کر قوت بلند دو جانب سے دونوں ہوا کند
 بہر او سے ہر قسم جو خواہے زنام اور بہن نگو ڈال تلہ
 کیو کو بھی رخصت نہیں جالی کیا تین اسبوں نکلتیں ہن جالی کیا
 لی فریاد کو در ہو کر ہراس کیا عاجز می ان رستم کی پاس
 سنا سو ہے رستم نے ہو کا شتاب جلا با کند اسب با ہجو تاب
 چوڑا اسد کو قولہ دسرا بند چرا کر رستم کے سر پر بلند
 شکاف ہو کے سر پر جنبش لیا در سخت ہو خن جالی کہا
 تین تین رستم کے اسطو تاب جو قولہ د کو دی رخ کا جواب
 بہر او سے ہر قسم کا لہجہ بی بیخ چرا ایک رستم کی بازو میں تیغ
 سو نکلتے سے پایا دھل نا اویہ لہانت تعجب ہو قولہ خن
 پے شمشیر مزلو سندان شکا میرے کر سے کا جاکوہ تاف
 فوج جو اس پر ہوا میں اثر کروں اس کی شمشیر آون مگر
 کیا تب نہ لکھتا ہر شکات سو رستم نے بولا قبول اس کے با

نہ لے کر ہی کوئی مدد نہ تھی دیوی قول افراسیا اب بھی
 دوش کر لکڑی ہویں جاؤ کوں بہریم تم یہاں ہو تکی درخت
 سو کہ فولاد نے کس کو بجاتا جو جال بولہ لکڑی افراسیا
 کرا سطور ستم فریبے ادا کیا دم کنیں راست فرستے با
 جرخ سر دغ ہو متا موناں ہوا باؤ لکڑی مانہ سائب
 اوس وقت ابا وہ افراسیا دیا قول فوجاں ہتا کر شتاب
بیان کیم فرستے ہو ستارہ نظارہ بران جنگ ہو
 ہوئی ہر عورت ہی میں سرور شال لہٹے میں کرین داویو کی حال
 جلانات کر میں جب بیکر کر کے زور دو تو زور بیشتر
 نہایت کو ستم اوٹھایا اوک پتک کر برسر کیا خاک سج
 سو فولاد نے دم مگر سے چرا مونس بڑا حال کر کے بڑا
 سوا جان رستم جلہ رخش ماس وہ لوٹہ کر مگھا بادسا ہو راز
 لکھا پیٹ رستم نے ہو کر سوار بجالی گئے ترک بر تیر مار
 کہا جاوے تہا تو راز حال ہے رستم سے رشتہ نہیں مکنو زول
 ملی فوج رستم کے رستم آ بڑا اولہ فولاد کے دید با

اسیدم بوجھا سالت بات ختن پہا لکڑی اپنے جمعات
 کہا کہ میران نے نزدیک شاہ ہے فولاد جانے سے بدیل سپاہ
 پہلا پہچان بوجھا بوجھا بوجھا بوجھا بوجھا بوجھا
 سخن سنکی میرا سکا افراسیا لگا ہو بجا جیکو نکلا شتاب
 حشم ہاں رستم نے لونا ہے لیا تخت تو راز کا جالرتیہ
 رکھا فوج معقول نوران میں پیرا اب لکڑی خسر و کنیں
 تہی زخمی کیو اور ہیزن نام انہیں ومان رکھا حفاظت ملا
 حسب الیچ بیک لکڑی و کنی غنیمت بولہ کر رکھا سانبے
 سو سلطان نہ رستم بکودیا اور اپنے طرف سے بھی بیکر کیا
 جو تو راز نہیں چھوڑی شہنشاہ سبوتکو اوٹھایا کر بولہ یاد شاہ
داستان ملک کن رستم بکودان دیو و سر بہرہ اور ملن زور و شتاب
 زمانہ نہ بیک ہے دن اور رات سنوائے ایک اچھری بات
 جو سر و شہنشاہ کہتے فروز حبس رکھتے ہیں تہا ایک
 امیران و کر اہل ایران تمام جمع ہوئے محل میں تہا شکار
 بکالک چوڑی ایک کرومان کہا بونکہ ای بادشاہ جہان

ہر ایک کو خواص کلام میں آا
 ہوا شاہ حیرتیں اس پر خبر
 عجیب ہے ہر کس حیران حیران
 کہ اس جھک بچہ چشم قدیم
 مقرر ہے ہو نکا پر دغل
 بہار و بول لکر بکتا بہار
 تو را نیونے مانے میں مارا و سس
 کہا شاہ رستم کو ہم بقین
 سو رستم کیا جلی اور غای بر
 کدرا خسل او سکو ملایا او نے
 ہوا غیب شست غالی رہا
 ہوا ایک لحظ کو پیرا و نمود
 ملا کر زخم ایک او سبر جڑا
 اس چھوڑے کشتک مارا
 و لیکن او سے رنگ غایب رہا
 کئے اس فصیح کئی با و پا
 درین اس کے زور و لیر خرا
 تہی سبائی پیرا نے بول و پا
 و مان ایک کوان و بوسہ رستم
 جواتاہ بن کو خمر کے شکل آ
 و رختو نکو مویہ سا پہنلی او کہا
 ایرانی ہوئی میں لجا و سس
 میری من نہ کہ ہو گیا وہ بعین
 و کیا ایک جڑا و دان کو خمر
 کہ نہ بینکہ کہ نہ بین جہایا او نے
 کہا جب رستم کے سکا و رہا
 سو رستم نے شمر نہ کیا برو
 سو پیر جہاںات غالی پیرا
 ملایا جہاں پیر نہ کہ او سے
 ہوئی اس کے خمر میں دل و پا

بچے گور کے ہو کے پیرتا خواب
 نہایت کو ا خواب غلبہ کیا
 ہوا خواب پہلوان نامدار
 تھا سوتا زمین پر جگ پہلوان
زمین کو بہر و بد است نفس
 جکا جب کے دیکھا ہے رستم مر
 کہاں لیکر ڈالوں تباہی
 کہا و لین رستم تباؤں جواب
 سمجھ کر کے جگ و نایات
 نہ کوان ڈال او سے پیرا
 جتا و جڑا ہے ہی دور سی ہے
 شمس کر کے شمر نہ کوئی نے
 نہ نکو نکتین قتل کر میر رنگ
 ہر میں تھا واقف و را او سے
 نہایت ہی کو پایا نزدیک
 نہ نکو تھا آرام شکر کو خواب
 او تار اس کے زمین جریہ دیا
 سوایا و مان دیونا پایدار
 تراث او سے لی اوڑا آسمان
زمین کو بہر و بد است نفس
 کہا تب وہ کوان کو امی فیل تن
 طرف کے ہا آب و بر جہی
 تو ڈال گیا یہ کوہ نو پر عراب
 کیا جھکے کوہ نو پر جات
 جو لہا وین نہنگ ماہر شتا
 کئی قصد کہا نیخا مل کر ہے
 خدا کو ترنا حفظ میں اپنے
 کیا روئے و رہا یہ کو لعل رنگ
 جلا پیر تا دست جٹ پر ہے
 قضا یہ کنا رچو ایا نزدیک

جوانمردگی سے کنار لیا
 منو کا کر کے اپنا صلح اور خیر
 جو چہرہ تھا رخس خاکر لیا
 کہا دلین رستم بیون آہنے
 یہاں اسب ضایع بہت ہوئی
 مولیٰ نے کلمہ کا کلمہ پہن کر
 لیا کر کے آلی جلاہور وان
 کہی یہ ہیں سر اسب افسار سیا
 بہر اسنکی رستم نے اونکی اوپر
 نہایت کورستم نے ماری لیتے
 سبہ دار تھا کوئے افسار سیا
 اوئے سنکی لی چائی سنک
 دو منزل کتیں آیت لکھا
 بہر اوئے رستم نے سردار اوہ
 جوانان کتے تیر سے مار کر
 بجا شکر حق لاکی مسجد کیا
 وہ چشمہ پر آیا جوانمرد کتے
 رکھا پیٹ پر دین سوار کی کیا
 بیگم کو لیا جان سلطان کتے
 اسے طور جوہان آردینکی
 کیا حد توڑاں کے کلمہ اوپر
 کلمہ بان جمع ہوئے آبادوان
 تو جانتا ہے لیکر کہ بہر سب
 ڈرایا بہت بہرین اشر
 گئی بہت کجی کجی تہی جیتے
 جہر اوئے کجی کجی کجی کجی
 چلا کر کے بلغا یہ بہر سب
 جو جاتا تھا رستم ملا کر لیا
 غضب کے نظر کر ہوا خنک جو
 گزر بہر لیا تہی شیر

جہاں پہلوان اور مار ومان
 بہت چلے تہی سو غنیمت کیا
 مجموعہ اسب اور فیصل چار
 فکر میں ہوا اب اکوان کے
 محال ہے خالی خراب کی جان
 یہ غیرت کیا پہلوان نامور
 کہا دیو کو اس حکو مانک مار
 ہے سو گند ماناب ایمان کی
 قسم اپنے جہر اور بیارونکی مان
 جوانمرد اوئے کجی جو بہر کجی
 او اکوان رستم بہر کجی لہر
 قسم قسم سبہ فام ہے
 اتنی بہر کجی و صورت تمام
 و کجی و انت خد میں شے بر کجی
 نقل ہے کجی کجی کجی کجی کجی
 سو بہا کا سب جہاں تھا نہاں
 جلا و مان سب سرحد اپنے لیا
 بہا یا نہ دیکت شاہ عالی تبار
 کہا کیا کیا دیو کا آن کے
 کہہو میں سوایا شجاعت پان
 بہر ایا اوئے کجی دیو بہر
 قسم ہے تہی پاک ہر و کار
 قسم دین و انین اوئے کجی
 مقابل ہو مودوں امید انین
 جواز ار دیتے ہیں سوتے میں
 غور سے بلاتا تھا مانند شیر
 بکر دین غیرت ہوا سب
 زمانہ بہر دہشت کی تہی ہوم نام
 کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 جہیں ہوتے کجی کجی کجی کجی

گو یا دیکھتے مار لیا جانیکا
تہا قامت میں رسم کی وہ نہ
کہا ہنس کی اگواں نے رسم کی
نچی جا کیا دیکھ ڈر جا دیکھا
نہ لکھائے نہنگونہ وریالی ج
اسی وقت گردنیں ڈال لکند
خراگوز اگواں چو نیکلست
بروز گزیدہ دیو مجھے نہیں مرست
زمین پر گر اہست ارماں لر
لیا کاٹ سر آئینے سات دہر
خبر سنکی خسرو نقل مشوا
ہزار افریں بول ہزار بار
دکھ دیکھ سلطان یہ طرح کیا
کئی دن باغیہ زور و خروش
دیا شاہ نہ گنج نعمت گراں

ہنے منہ میں ڈالو تو مان جا گیا
رسم تا قدم بوئی بد کند
تو کیا بولتا تھا تکبر کے بات
مگر کیا تیری شہزادہ دیکھا
نچی بہر اجل نے لے لیا ہے ایچ
کیا سرنگوں پہنچ سکتے سے بند
ہوا زخم سے موز سرست
بیک خم موشی رشتی کو دیت
اوری روح نہ چھوڑا سمان
کیا طرف ایران کی خوش گذر
بلادہ شاہ ہو کر کے صدف
کہا نہیں زمانہ میں تجھ سوار
اور رسم اوچھڑ چھا ور کیا
دنگا بہر بدست آدھے پہلوان
کیا اوکو حضرت وطن سیتا

ابن بے بہانہ سپر و شکار
داستان نیر و خضر اسباب و رجاء افسانہ نیر و خضر
سنو داستان جنگ میر کلین
کیا جسے کہ کو خضر و مہول
عیت ملک سجہ آبا کہی
وطن چور نے جا کیا دارا پر
اوسطان بکو و رفعت رکیب
اتنا یک ملک صد توران پاس
کہ خوں نے آ ملک میں ہمار
نہ ہو لوگوں جو زمین نہ خوش چین
سنا ظلم کو شاہ کہتے بیتا ہ
سو میں نے اوہد کر کہا بدگ
وہا میںک کرکین کو شہر بار
بندہ کر لیں اوس جنگل میں مقام
گزر تیرے خاکسار بار

دو منزل بدل کو کیا شہر بار
جو دفتر پر ایسے کہتا ہوں
برستے تھے ایران پر بوئی مہول
سپہ ابدل پہلکرت الہی
ظلم جانب دیار تروار پر
محاسن میں مہاند او رنگ
عیت ویاں کی گئی الناس
سے کہتے باڑی و عادی ہر
ہرمن باغ میں شل شگلین چین
کیا نامدار و لطف تب نگاہ
میں جانا ہو خوں سے لرنیکو جنگ
جیتے پہلوان لہند مہول
لگی جنگ کرے صبح اور شام
زمین کر دے خوں سے ہزار

وہ ایک جھگڑا ملے تمام
 ہوا طرح واکھی کو کوئی کار
 وہ بیز لپے کر کہیں کہا ایلر و
 بہشتی مکان ہے میری بہار
 نیزہ جو بیٹے ہے اندر اسباب
 سوہن ہوا کر خوشی کے میں
 سبویہ کہی اوسکی تو صیف کو
 حصول یہ ہمیشہ ہے فصل بہار
 کیا سنک کر کہیں کے بہن و
 ہر تار جو لڑ رہیں بالہاں
 رہا رخصت ہوا غدا
 جھگڑا اونیے با ابرو اور قار
 نہت لفریہ سے ہوا تارک
 ہوا فکر میں ہے زن و مرد
 لباس سے کچھ اندیشہ نہ کر
 بچے سوچے کر بھانے تمام
 کئی اوس جھگڑا بچ سیر و شکار
 سنا ہوا حرمیاں ہے جھگڑا دلو و
 کہلی بھول میوہ پہلی بہار بہار
 ہے اوسکا وہاں سیر ارم خواب
 بوجھا واکھی باشند کوئی کہی
 حسن ہے بہا اور تعریف کو
 عجب نہیں وہیں ہوئی لڑ تار
 دیکھا دوسرے سے سر بکھو جان
 ستاروں شکل ہاند کے ہسپان
 یہاں سے بھو بھو و ہمار
 بنا ہو گیا مثل ماع و بہار
 خوش کو جھانما تھا سینہ لاک
 اسیر جانہ سٹو ہو دی شکار
 نیزہ بے دیکھ اوس سے بے نظر

ہوئی اوسکی صورت بہ عاشق تمام
 میرے ہاتھ نہ پرندہ بہان
 سنا ہوا کہیں دوسے نوجوان
 بتایا وہ بہن کے نام آہنا
 کہ تعریف میں شہزادہ کین
 انکو بے لگا لہ جو قیمت بڑی
 کہی اوسنے الر نیزہ کے پاس
 نواس ہے رستم کا بہن کے نام
 جو دربار کے منہ سے یہ سخن
 تو جا حلد لادو کا میری کہی
 و بخش دیکھ انکو لکھو دشمن کو
 یہ جہاں ہو بہم بد دشمن کہم
 سو دایہ کے اسی ملائے لوی
 نیزہ یہ اندیشہ جانے کو ہے جا
 ادریش میں ہو خوشی ہوئی کہی
 کہی دل میں ہو خوشی ہوئی مقام
 نہ ہر مار سکتا سوزم کہان
 بچا کے سوز دایہ لکھو جان
 اور آنیکا باطن تمام آہنا
 نہ مانہ بڑا دل سوا یا ہوس
 سو دایہ لکھو جان واکھی
 صفت ستمی بایہ و ستمی اس
 خدا کا کرم جان ہوشا کلام
 اوشی بھول بھول بولی کہن
 شہزادہ لکھی لکھی کہی
 کل لکھ سینہ کو گلشن کو
 یہی وقت ہوا کہ گلشن کو
 وہ سرت دیکھا ملے اوس
 بچا سچ ہو لون بلیک کو سچا
 بچے بچے سے بچے پیر لکھ

سو وقت کتنی رنگ امیز کر
 کہتا کر کے مویوں کو بالوں میں
 رنگا رنگی سے نگاہوں میں
 چلتی چلتی بالوں میں
 جواہر کا بوسہ کہیں چھل چلا
 نزدیک ہو کر ہنسنے دیکھا
 اویسے حق نے ہنسنے کو زبان کیا
 جیسے سفر خوبصورت ہو جاتا
 بننا بنا ہوا ہے خوب تر
 ملی ہو لکی سج پر ہول کے
 دو با تو ہونے ہو لکی کھینچے
 لبتے ہی اس میں جہوم جہوم
 کیا چہید برے سے موت کی بیج
 اس طور سے ہیں دل اور را
 او گر گیں ہنرا یہ ہو کر آگیا

ز دنیا جواہر سجے تسلی اور
 لیکن جہور میں سرخ کالوں میں
 سے طور سے ہرے نو ووس
 گویا جی جلت کا پ موشی میں
 دیکھ کر سرخ بالوں میں چھلکا ہوا
 سما یا جا رہے ہیں ہول ہول
 کسکی نے ظالم میں سوا دس دیا
 موز بہشت اور دنیا میں ہوئے
 مینہ نے ہاتھوں لکھا ہے عطر
 کئے ایک سو میں دے ہول کے
 سینہ کو لگا کر لیا دل خوشے
 خوشے سات لیتے ہی منہ جہوم
 او موتی بڑی سیب کو لکی سج
 نہ دے سینہ میں ہی ایک
 کیا اس کی بیکی خیر دے پاس

مینہ نے آخر کو سدا بدہ سہال
 جہاں لیلیٰ محل میں رات کو
 مہفتہ بکھار لندہ اندر شیب
 ہوا جب کے بندوں نے مدیہ ہوا
 مینہ کرتا اسکی خاطر میں
 برس ایک بعد کو دربان نے
 ہوا اس غضب سے اور اسباب
 صلح اس مصیبت کا بوجھ تھا
 کر شور کو کر دیا حکم شاہ
 سو بیٹے ہی مد پیکم نو جیے
 خبر دار ہو یوں کہا ہانک
 کشش کر کے شمشیر کو ابدار
 کہا میں ہیرہ ہوں سیم کا جان
 مگر مروت و احسان
 تو چلتا ہوں تحسین سے کسی

یہ بندوں کو اپنے غارت میں ڈال
 بیکانوں سے برکت نکلی بات کو
 یہ بیکانگان اسج نکلتا لیب
 محل دیکھ شاع اتہا ہے قرار
 حفاظت میں ہو کر موشی میں
 خبر ہو کہا جائے سلطان کنی
 بول دیا بیکانے دھوٹن نہ تھا
 سونے کہا مار ڈالو انہیں
 اوئے آگے جہاں کا چرو دیئے
 ٹپ ڈا در وریسے اس باغ
 سو بندوں نے دیکھا ہوا ہے
 ہتے مست سا ہو کر اور بکار
 لڑا لگا تو مار دنگا کئی پہلوان
 کری جو سے فعل و پمال کو
 دل و کر کشمور نے

۱۰ معاف ہو کر تقویٰ کن و دل پہ
 خدا ہے میری اور تیری در بیان
 سوا دینے دیانت سے بیخ و ال
 کرشہ بورکے پاس خوش حال
 دغا دیکھ کر دنگا ڈالا کند
 کیا لیلیٰ سلطان کن دست بند
 بوجھاٹ نہ ہے جو محل کے بہر
 تو نے بار بار یا پاسو کھویر
 کہا میں تو خود کو نکا کرتے تھکار
 جلایا تھا جھگل میں میں ایک تار
 سو سوئے میں ملک دینے مالہا
 اوٹھا کر محل سے ڈالا بیان
 مینہ اوپر بھیڑ کا کچھ فسون
 سو اوڑھنے نہ ایک تار کے کون
 ولیکن وہ ہے پاک عصمت بناہ
 مجھی نہیں کہتے تو مجھے ملگناہ
 کہنا میں کہہ رہا ہوں **بہت**
 کہانت نہ جھکو اج نے بیان
 لے ائی تھی مرے کہتیں مالہا
 بچ گیا کہاں جھوٹکی بات
 مثل عورتوں کی بندہ ہوتے
 کہا مجھ کو شہزادے قول سے
 خدا تو مکی دریاں بانڈے کا
 ورنہ میں تانتا بتا بیان
 کوئی بجلی جیتا تھا تا بیان
 ہوا بر عصمت سنکی اور کیا
 کچھ لیلیٰ سولی پہ دینے اوتے
 کہا اہ سکو سولی خزاوت سنا
 عرض کر کے بیان کہاٹ سے
 کھانا اس قدر کھاؤس شاہ

رنگ

۱۱ جتنا رہو نکا امران کر
 تیرے ستم سے موت و از سید
 کہی مثل ستم پہ میری لیے
 کہی مہول کہانے امیر
 جہاں میں لیا جھوٹا مالہا
 ہوا لیا جو دھیر مارا بے
 ہزاروں میں مانند دیوی عید
 سنا جبکی فرادید ہج و تاب
 جہاں بات شاہ ایران کسے
 صفت اوسکی تبت چشم فوج کے
 کیا استفادہ کا دوس شاہ
 جہاں میں لیا جھوٹا مالہا
 تیرے ستم سے موت و از سید
 کہی مثل ستم پہ میری لیے
 کہی مہول کہانے امیر
 جہاں میں لیا جھوٹا مالہا
 ہوا لیا جو دھیر مارا بے
 ہزاروں میں مانند دیوی عید
 سنا جبکی فرادید ہج و تاب
 جہاں بات شاہ ایران کسے
 صفت اوسکی تبت چشم فوج کے
 کیا استفادہ کا دوس شاہ

دوبارا انجمن میں کیا ہوا
 نیرا ملک کھینچو نکالو کجاں
 وکریں تو آخر کتنی کات سر
 میری فوج لٹا کر سے میں خبر
 کیا ہر ماہ کو بلوف کر
 کیا جب شہر ہج ماہ زندہ ران
 دیا رسول ایک ہر ماہ دار
 فرستادہ ہوں ہر روز دم
 کہندہ جنتہ کہ ہے جنت ہم

ہے سچ

ہے گہوڑا سوار میں اوسن تر کام
 یہ سنکر کے ماہ زندہ ران شہر
 ہجائی پہلوان نامی و مان
 انہیں دیکھ رستم بڑا الٹ جمان
 پہرانا اوس سی پر پو پیرے قتال
 کئے شخص اور جہاں بھی رہے
 بتانا کہ ایک روز ہے یہاں
 اوئے بہوت سہا ہو کے شوق طہار
 سورستم نے ہج کو لکڑا ہر دور
 ہو میں رکھ جہاں پہلوان ہات
 زمین ہر گرا امک ہو شکوہ
 ہوا تہ سنکر غضب میں کام
 کہا ہے یہ رستم سچہ جہوت میں
 سو اگر جو رستم سے بولا اوئے
 سورستم نے ہج کھرات میں
 لقتل قبل تن اور حال مقام
 آرائش کیا جنت ہج
 کہ اقبال سے اوسکولا وہی بیان
 لیا نام میں پیر سیتہ اولیا
 ہونہر دیک اوٹکی دیا ہوج میں ڈال
 تب اون پہلوانو نے ملکر کپی
 اتھا اونہیں لکنا ہو پہلوان
 کیا طرف سنکر ہج دراز
 بہا خون اوٹکی سے ہج
 نہ طاقت میں نہیں اوس بات کے
 کئے یہ خبر سن کر کے روبرو
 چلا جان کلا پہلوان ہج
 تو جانتا تھے اسے سک بچہ کتیں
 کہ ہج ہجہ رن اب میری سچ
 گز کر کے توڑا سچ بات میں

ہوئے اسکی اونکے بونہار میں در
 رکت ہوئے مت ناضح ہوئے رکتہ
 دیکھا کر کلا ہوئے ستارہ کون
سیرا اسنے بہتر آمد **غفلت**
 تجھی مدح بہتر کر نیے غلب
 غصہ ہوئے سلطان کیا اور
 و نام کو کر ہو دل ریلوں
 کیا ہسکی رستم نے سلطان سے
 تہ کہ کر کے رخصت مکا بیلوں
 اوس وقت سلطان نامے کا جوا
 تھا اضمون اسطور کا اسنے
 ستر وار ہے قاطعت میری
 ہر کون نے میری نہایت لکر
 کہا وقت رخصت کر رستم نے
 اب سو وقت رستم و کاوش
 جو ماض گری سنج بنیا و چہور
 ہوا و اسنے دست او رکتہ
 کہا یہ سن مصلحت راہ سون
خارجی مکن بدوں خور شک
 نکر دلہ اپنے فرخو و ننگ
 بولا سچ رستم کو اپنے حضور
 پیرا و سکو ہو چکا کہ رستم ہے تو
 مکنہ ہوسنے ایک حاکم اوس
 رار انکو کر اقامت تھا
 دیامات رستم کے لکھ دست
 میں انبکانین تہ عطاقت میں
 یہ ناقص میں ہے خرابی میری
 ہمیت ہے اسے بر جا چہ
 وہ نہایت نکر سلطنت تاج
 میں اس جواب کے منظور و براہ

غضب ہوئے چہرے میں فروہاں سپاہ
 ہوا اپنا اپنے نگہات سہی
 حشم و یک ستم کا یہ نامہ اور
 فجل ہوئے ساری نکل جائیگی
 یہ سختی کے باتوں کو سن شاہ
 سور ستم نے پر کے کا و ریس
 طبل کوچ کا شور کا و ریشہ
 وہ مازندران شاہ ہی ہو تیار
 بر پیش و بولو جو پیر کر
 تھا جوابی نام ایک دیوانہ
 کیا حکم تب شاہ کا و سنے
 جمل ہوئے رستم لیا اوس پر
 و قربانوا دیکھ کر سانسے
 سچے دیو حملہ کر آدیکہ بار
 دوطرف سے بین تقار ہوا
 بدست ملک سے کا خاک سپاہ
 کئے لاکھ لکھ میں بہت رکت
 جینکے سوناخ دیو باد وار
 بلا تہ کیا کے سر لا جینکے
 غصہ کہا کیا اوٹہ کے خلوت میں
 کیا فوج تیار جنگی لباس
 جلا جنگ دیوان ہو چکر سپاہ
 بعد فوج دیوانکی نکلا بہار
 لیا فوج کا و سنے کو کیر کر
 مبارز طلب ہو اسامی
 در پہون کوئی چاہا اوسکی
 اور بعض پرہ سے چیدہ
 کیا حکم دیوان کو سلطان نے
 اوٹا ہو طرف سے مارا
 گرد باد اور کر انداز ہوا

زین سید بک در دیار قیر

بدر بخش از خیمه دگر در

ندی بر چلی خونی لال لال
 یکسفته کیا در دوش کرک صنگ
 تنب اور بعد کاوس والا گد
 جناب الی میں روز راز
 یہ دیوان ستم گار بدکار
 ہوا غیب اواز وقت سحر
 بشارت یہ سن شاہ عالی تبار
 حرم گاہ میں آگے بولا وہ شاہ
 ہوا فوج غیبی فتح کا اواز
 یہ سنکر سیکو ان ہوئی سب دلیر
 اور ستم قلعہ کو چیر کر
 تہی در بیش مست ناتان ہشمار
 جسے گز سر پر چڑی جناب
 کیا واز رستہ کو پتہ او مان

شیر بن دست بالا و میں مجلیا
 وہی کوئی نہ غالب مفلوک تنگ
 سنگی سر ہو سجود کیا خاک پر
 کیا اسی خداوند سرور و کار
 مجھی ہو فتنہ بخش ممتاز کر
 سر ہوئی کی مخلوق فتح غم نگر
 ہوا انت اذل مثل باغ و بہار
 ہر حملہ کرد المیدل سب سپاہ
 مدد دے شہید خدا کا رستار
 کئے ملکی حملہ مثل تینہ سیر
 جلالت شاہ نازندران کے اوپر
 دنتیلی و پچلی واز موقہ کار
 مسوی فیصل مغرب ان ہوئے
 نظر کیا شاہ ماہ نازندران

سرسر

کر کر رستم کا اوس کیات میں
 بہر اوس بعد نیزہ کو یہ شہر
 ملا حبیب سلطان سے ہول کر
 جزا کا کہ نیزہ گز بند کون
 وہ میرے ہر سب ہوئے سر سوار
 فتح باکی کا اوس سلطان پر
 جو کچھ اوس دیو تہی اوس علی
 کیا عرض رستم بن شاہ سون
 جلا و مانے سلطان کی کینج مال
 یہ عالم خبر نہ کہ کاوش شاہ
 ہوا جل میں روتش کاوش شاہ
 تعجب ہوا سنگی دور ان کو
 بہت شاہ اطراف کے آن کر
 جو باغی ہوا اوس سپہ سخی کیا
 گرفتار شدن کا اوس بادشاہ و کشہد ماہ نازندران

اوس بیخ نیزہ ویا مات میں
 کیا جال نازندران شاہ پر
 کئے فوج سب جو کڑی ہول کر
 جد اگر دیا بند پیو نہ کون
 گریز ان ہوئے جو طرف و ہراہ
 کیا شہر نازندران میں گذر
 ہو عاجز اطاعت کو مرغ لگی
 حکومت جریا ویا تکی اولاد کو
 ہوا آن ایران میں داخل خوشحال
 نازندران شد ان تاج گاہ
 لیا ملک نازندران تاج گاہ
 بزرگی شہی شاہ ایران کو
 قبولی اطاعت کو ایران کر
 کچھ یک ملک ایران سے میر لیا
 گرفتار شدن کا اوس بادشاہ و کشہد ماہ نازندران

۵۳

ایدر سے رسم کے جانے سے
 ہوئی یمن کے شکر جمع کی گئی
 ہمدول پر ہر روز ہر وقت
 سو رسم کے اجل مبدائی
 کہ از خوش کو فوج سے ہوئے بہار
 سپاہ سے دلین ہو کر و نیم
 مقابل کے دنا لکھن سے دیکھنے
 تب ناما و ران شاہ نے ناکٹ
 سو کھیلو لکھن کے ہوئے کدا
 کیا جب رسم کے حملہ اودہم
 حضرت ام کاٹ سے غیرت میں آا
 رسم کے لالہ زرا و سلاوہر
 اور رسم کے چنگ کے
 جدال کے لکھن کے است ایچ
 دیا سونپ کر پہلو انوکے کامت

اود ورت اور اخل ہوئی اوسکئی
 کہڑی ملک کر نیلو ہو کر تیار
سپاہ کے کھنڈہ جارا لکھتے
 کیا صف کے شیخ و لوسانی
 مبارک طلب کے بولا بکار
 شکل دیکھ رسم کی ہر تہی ہم
 کس بیکو ہی ورت نہ ہو کر سکی
 کہا دیکھ جیت جو تہی نام دار
 ہوئی سانی فوج سے بہار آا
 نہ لانا تب بہا کی حد ہر کہ تہر
 ہوئی دوبر و عذر رسم کے جا
 وہ دہشت سے بہا کا چھٹا کرے
 ہوا ایک ملک اور سکی گرویں بند
 کیا اوسے فوج میں کچھ لکھ
 جلالتا ہر بر ہوئے فوج سات

او تھا باک کھوڑیکین ہر خوش
 کیا جگہ کی شاہ ہر کہ باس
 کہ اکیوڑیکو جا ملتا ہے
رشتہ ہرستان چنگ کے
 بہار ہو کے مرد و ناکھتا تیار
 بہار و عسکران شاہ ناما و ران
 لکھی طرح سے عہد و ہمان کیا
 چھٹا قید سے جکی ایران شاہ
 او ناما و ران شاہ ہر بر مصر
 لکھی فوج کا علی کہنے شمار
 رہی بلکہ زیادہ نہ کہنے نہ ہے
 فتح مند ہو کر کئے کاوش شاہ
 کیا فوج تیار افراسیاب
 کیا فوج میں اپنے سے بکار
 اور رسم جو پہلو ان پیر دل

منزل قہر و ریا کے ہو کر جو سانس
 کر زبان ہوئی فوج کے ہر پاس
 چیل پہلو انوکے بکڑاویں
کر فناء مہمند با چنگ ہر خان
 زمین پر ہوا جو جسے حد و رنج
 منکا آن رسم جسے کی آمان
 بولا شاہ کا دس کو تیب دیا
 کیا تخت پر جائی لیوان بناہ
 ہوئی شاہ ایران کی تابع اور
 اتنا تیب لالہ اوت کی پر ہوار
 ذرہ توب بہتر جہلم میں دے
 جلا طرف ایران کی باس سپاہ
 ہوا رسم جو چنگ آیا ستار
 جو تہی پہلو ان ملک جو مدار
 ہر جس داکے ہوئے کدوں میں

جو کوئی اوسکو مار کر مری کرے
 مرا تپ چم چمہ در چند کر
 یہ سکر کئے پہلو مل نند خو
 لڑی ہوئی کچھ کر کے ہی تنگ
 تپ سے نڈان آئے کیا
 کیا اوس طرف جسکی رستم نے جان
رستم ترکان در آمد جواب
 موع اتنے کج بہت تو ان سپاہ
 کیا بہاک تو ان کو افراسیاب
 بزرگے تری جرمہ مان میں
 کئے روز کے عید کا دس نے
 جو کوئی بزرگے فالو رستم
 کیا پھر بزرگے شیر کی کمر
 ہوئی حکم سے دیو حاضر ندان
 ملک ملک الملبس دیونکو ویرم
 اسیے دونکا دھڑون سرسیر
 کہوں نام اوسکا فتح مند کر
 جو ان رستم سے جنگ جو
 موعی آخر شمس دیو کی تنگ
 جل ایا طرف پہلو نکی بستان
 ویم کہا کہ یہاں کا برق کھال
کر نڈان مند از رستم افراسیاب
 ارمود نکی ہر کج تا جرح و مار
 ہوا تہ ایرانکا کامیاب
 ہوئی دیو ہریان ہر فرما میں
 بولا کہ کیا حکم دیوان میں
 جاوین و ان محل مہاراجاں عریب
 کرو مجھ لئے لعل کے خوب تر
 کر من ملک سلطان کا لعل لیر
 کہا تم کہو جا کے سلطان کین

منج

تو نادر ہند یک عجیب تر
 ارمودی زمین کا توجہ بادشاہ
 وہ جنس بہتار و مہر ماہ سپہ
 او خواہش کر لیا تو میں تم سگات
 دیکھو ایک تہا نامور بالباس
 اول لرصفت مدح کو سا فیہ
 ہوئے گمراہ سوس کی بات
 الراسمان ہر تو لجا نکا
 کیا دیو بہت آسان تر
 سوس سلطان نے نہ کیا استکار
 اور ایسی او نہیں تربیت کو کرو
 پھر اوس عید کہ ہوک میں خوش
 اور کچھ ان بکری کی نیزہ اوپر
 او جلی عقاب اوس اوپر ہو رہا
 سواد سوخت بہت سخت ہو سون
 سکھا میں تجھی یاد کرتے ہو دگر
 ولی کر دس حج سے فیہ اکام
 ہے صد صحت واقف نہ سراپہ
 بناؤ لکا جس میں وہ ہاوی فاقہ
 وہ الر کھاتا تہا دس پاس
 کیا پھر جالمب بول او میں
 اندیشہ کو پہولا کہا اوس سگات
 تو انعام تو خوب سا با سگات
 بو جہا پھر وہ الملبس آل کر
 ملا جو عقابونکی کجی رہا
 جو بکریں وہ ان انکی خوبی کو
 بند و چار کو نو بیکر تخت
 رہو تخت کے بیچ میں باند کر
 لجا آسمانی او پر ہو سگات
 پکایہ کا دس ہو کر رہوں

کہا وہ بڑے تھے اسے شتاب
 لگی ہر دھڑکن اور تکتی سال و ماہ
 جس پر وہ ہنسنے لگا سال بھر
 ہر ایک ہوئے قوت میں مانند شیر
 تب بیکت تازہ لگی زلزلہ کا
 پیراوس بعد تہ خفت ہر پیرا
 نہیں ہوئے اور می کوشت ہر گز
 ہے قول دگر یہ کیا تھا وہاں
 راجہ و غوین طاقت کا ہزار
 لنگر کے تخت کے پاؤں شاہ
 راز و فہم عالم ہر خزانہ
 و ہر دولت نے دیو نکلیں ہر جگہ
 ہجرا کر کے جو جمل بولا کتاہ کو
 ہر آرمہ معقول اور سکو گیا
 کہا یو ہیں سختی ہر یں ہزار
 منگھا دیں ہر چار بچہ عقاب
 کہلا فرغ و بکر و نکلتی ہر گاہ
میں و کتاب ہر چند گاہ
 لگی جبکہ انکو بال و زیر
 رکھا باندہ بنز میں اور شیر کا
 عقابوں کو باندہ ہی طرف ہر چہار
 جلی تخت لے آسمان کے اوپر
 خدا ساتہ لڑنے لے تیر و کھار
 کر تخت کو لیکے بے اختیار
 پڑا وشت ہیں جس کے ہوتاہ
 پیاسا و بھوکا ہر آئے قرار
 کرا تھا وانیہ منگات خبر
 وٹایا تخت ہر فلک طبع کو
 لگی طبع ہنر و نصیحت کو
 نہیں ابلک تو ہوا ہوشیار

کیا معذرت ہو بہت ہر شاہ
و کہ داستان جنگ نمودن ہر دست
 سنو جنگ سنم و سپہر لک
 جہ ہندہ کر کے مصلحت فام یچ
 پہلی کو ہر کر کے جہلائے او
 کہتے ہیں بکرن جو سنم دلیر
 وہاں مار لپ کو ہر کر کتاب
 دیا چھوڑ کہو ہر کو لیکر لکھام
 سوا ہے میں لگی زلزلہ اور جان
 گند ایک ڈالی ہر حشر ہر
 او کہوڑینے کی ترک تو تہ
 و کی کن گند اور ڈالی نو یے
 اچھی اویان لیک ہر اڑ کے
 حور سنم نے خود لب کو دیاں نبا
 علامات سے سپہ ہر اڑا و فی
 لیا عدل و داد اور کس نے راہ
و کہ داستان جنگ نمودن ہر دست
 خن ہر بیت ہر اور تاب کا
 خد کے ہر اتوں ہر انجام ہے
 ہر یلو ہنلا کر کے و کہلائے او
 کیا صید صحر کو حشر تن شیر
 خورشید کو ہوا شیر بی سرواب
 ہوا خواب میں و لکڑی با آرام
 کہیں کاہ سے آن ہو پوخی و نان
 ہجوم او سبولاے کلو ہند کر
 ہوئے کر دیا ہزار و اتو تہ
 خلاصی نہایا بکڑے لگی
 لگی او سب کسم دار و لا و را
 غمیں ہوئے دیکھا ہر طرف
 کہا لے کیا ہر بکڑ کر کین

عکس گشت جویبار کی دریافت

اتحاد توران همگام کا شہر
نرت شاہ کو ونگی جی خبر
پیدا ونگل بپشو ائی کیا
کیا شاہ نے کج بتانا ہمیں
بدین شہر مانڈ خوار پتہ قوام
سو رستم نے ہوتند بولاوان
عشرت اور گویاں بند کر لائیں
ملک نے کیا سنگی مت کم ہو
تو چھان میرا ہند ہی نگر
کہ تیری دندھی بناید بکار
پہ سنیئے اسکو فراری ہوئے
انکے سنگی عام و خاص
کیا بعد ان فکر ضیافت بنا
سرود اور باجی سے خوش کیا

میرا سید سوسو شکاران نہایت

دہین کھوج لیتا کیا ہر قبر
ابا بھان رستم شیر نر
تواضع سے جانی کند ویا
تعجب سے اسطورا نا نہیں
ستادہ بفرمان راہ قوام
میرا خوش کنی کے آیا بھان
مگر کیا جی موم کا پابہ ہیں
ملہ دیو گھا اسکو دل نرم ہو
سب سے طور سے میں ہنر تابع ام
جوانمرد وایم بود مرد بار
فکر دور دلہر سے ساری ہوئے
ہجائے کرین کھوج خوش اسکاں
کئی طور کہا ہے شہر اس کا
جگہ خواب کا ہیکو خوشتر ویا

کیا شاہ کا کیر کی مدار انعام

نہایت اندک سوسو تہی فوسا عکلی باد
درکیت ماہ رو ہیکی برویے بہادر
شمع تہی پر سنار کے ات میں
سچا جاند تھا جود ہو میں رات کا
جواہر تن اور پر لپٹے ہوئے
دو ابرو کھان وہ دیکھو کوند
رہا پھول جو طرف خوشنومام
تعجب سے رستم نے بوجھا اویسے
تاکے سینے شکر لب سوسا رے
ہریشی ہوں میں شہر کا نکی
میرا نام تہینہ بیکا مٹشہور
سب سے ہوں تمہاری میں اور
اوسکو وقت سے تمہو مایل ہوئے
غیر از تمہاری نہ جوڑا کروں

اور رستم ہوا خواہ میں بارام

بکا ایک دلیلا وہ خانہ آبار
اجانک اسکو کیا اسکا
شوالو سنار میں تہی سائیں
خورشید تھا کج کرامات کا
جس نے جہان کا سبب بنی ہوئے
ببالا بکرو در سدر بلبلد
رہا ہوں کے کلد رختو بے مقام
ہر تو کون ہے دہو نہ بے برکت
نگاہی سخن عزہ و ناز سچے
خلک قدرت جہان کی
نہ پرویے لکھی ہوں کج
کئی دفع ہر ایک طرف
عہد بانہ کج حق سے مل ہوئے
نہی تا بوطلب ام ہو کر دل

کہ ظاہر محبتی تھی فرزند ہوئی
 او گھوڑیکو کھوڑیے دل بند ہوئی
 سوہرے کل کوہ نمایاں ہوا
 جو کہ چاہتے تھے سو نمایاں ہوا
 اب اگر عین ہنسیاں ہوں سب
 خدا واسطے آج ما تلین
 فجر کلام بھیجے نہ کہ پیش
 وہ مجھے سپر نما لو جیتا ہے پیش
 اجابت کے رشتہ میں درخت کر
 جیسی دیگا ہاکے ستی جفتہ کر
 یہ سن کر کہ رسم خوش کا سخن
 کیا اوسکو حضرت قبول اکین
 صبح شاہ کا ایک مقرب ہوا
 کہنا اچھا ماہر اسب کہلا
 جو شہید شہر میں غل مندا شد
 بساں یلی سرواز او شد
 بدان پہلو لادن وقت
 کیا اوس پہلو انلی بیٹے سے بیاہ
 سو نہ ہوئے بعد رسم تہاں
 را ملکی خاتون سے یک شب وہاں
 وہ مہر اجسام و نرکماں رہا
 دیا کہول بازو دے دیوں کہا
 اگر ہو کے بیٹے تو جوڑے میں ساند
 جو فرزند ہووی تو بازو میں اند
 نہایت کہ ہر خاصیت اس گئی
 غریبان سے خود گھا اس گئی
 جتنا اسب الفت و بیار ہے
 منگوار حضرت اوس راہ دلدار ہے

بولا خوش کو سوار ہو شیر نر
 روانہ نہوا شہر کو یا و کر
 ہری در دہشت سے گزراں ہوئی
 ہو کے پیش ہیچ ہزبان ہوئی
 خوشی ہے ملاقات دلدار کے
 نہویچو جدا گئے کسے بار کے
 غرض اوسکو نو ماہ گذری نہ تہا
 حمل سے طلوع جب ہوا افتاب
 جو دیکھو تو دیکھا تعجب کنا
 نہ مانا تھا گو وہیں مانلی تھا
 تو لفظی اگر کو میل تن رسم است
 کہ یا سام خبر است یا بزم است
 ہر یک تہا میں منلی ال تھا
 تنو مند حمد رسم و رال تھا
 ہر س تین میں جب ہو کہ ہڑا
 کوئی اوس مقام پہنچا تھا
 ستونکو فلم کر کے شمشیر سے
 ہوا سچ زین لئے دفع سیر سے
 ملک سمکھانکی ہر اب نام
 رکھا اوسکا دل ہیچ ہوٹا کام
 ہوا آخر الامرد س سال میں
 لگا پوچھنے مانسے ہر حال میں
 مجھے بولتے ہیں ہے خاص و عام
 تمہارا بد رکوں ہے کیا ہے نام
 کہا میں یہ ہے بات رسم تہا
 زمانہ میں تہا نہیں دوسرا
 کہ ان فرین ما جہان افرید
 جو رسم سواری تہا بدید
 اور ابا و اجداد کے عوف کے
 کچھور سے تشفی دیے

یہ سنلر کے سہرا بولا اویس
 کہیں مان نے اس بات سے توجہ نہ
 مجھے توجہ بنا بہرے کیلئے محاک
 کئی منٹوں سے تجھی باپے ہوں
 تجھی دیکھ بانگو جیتے ہو نہیں
 یہ دس دس میں تین یا قوت لیل
 بہ میں کہے ہے ہر ہر ہر ہر ہر
 کہیں مان نے سہرا دس دلا رام کو
 عباد اچھے سنلر افراسیاب
 چہا کر اس کو حیرت ہاں سے
 یہ سنلر کے ہیراں سے بولا اویس
 سکت کیا رکھیکھا جی افراسیاب
 پھر کا تو کم نام کر نہ کھا نہیں
 ترک صنگ اور ارمودہ کار
 براہم از گاہ کا دس

خبر کو وہاں پہنچا ہوں کہ
 تیرے بس خبر تہ بولا لیکھا او
 تو ہرگز نہ ہرے یہ دلہر خیال
 دیکھیں سوس جی ہر تجھی چاہے
 تجھی دیکھ دن رات جیتے ہو نہیں
 بھا کر کے رستم بوجھا تھا احوال
 غیے اور کسی دلہر لیسے ہوئے
 تو شہرت نہ جی بائیکے نام کو
 لجا دی تو ہر مصلحت بنا صواب
 یہ راز نہاں کو کس کس کہ
 رکھو گئے کھا ننگ مجھ اپنے کہنے
 میں جاؤنگا رستم نے اس بات
 زمین پر کسے میں در بھڑاں
 جمع کیے کس کس کہن ہر
 زبیران ہوم لی خوش

میں دیو لگا رستم کو تخت کلاہ
 بہر آکر میں نے تخت افراسیاب
 جو رستم بد رہا شد و من سیر
 جو رستم بد رہے وہ مجھ اپنے
 یہ سنلر سخن مانی سہرا ہے
 پکڑتے جتا موٹہ میں باوہا
 کیا ایلدن مانگو مجھ اس نہیں
 سومان نے کلا بانگو کلا سمیت
 دل اس سواری کی لایق نہتی
 نہایت اویس کچھ رخس کو
 جو دیکھا تو صحت طورش یاں اتھا
 نوازندہ مالید و زین ہر نہاد
 سہرا گھوڑا سے ہو جھلر
 کیا چلک کا دس کو جاؤنگا
 کیا جا کے دیر ونگو میڈا نہیں

بٹھاؤنگا ہر جائے کاوش
 کروں تو کہ ہر یک بر افتاب
 بکیتے غائب ہو رہا جو
 جہا نہیں رہیکھا کوئی تاحور
 لکی روئے چشم ہر آب سے
 سنبھلتا تھا پور دریا و با
 سواری کی لایق کا دلچسپ
 بولا کر دیکھا ہے سمند و کیت
 زبردست جالاک فایق نہتی
 حکم کر بولا یا فتح بخش کو
 زبردست قدما یاں اتھا
 بروہر رستم بل شیر باد
 سواری کیا ہوں اس ہول
 چہا تخت رستم کو بٹھاؤنگا
 یہ شہرت ہری جو طرف کانہر

سب سے غنی آ آ کے ہوئے لگی
 کہیں میں نہ پائی تھی کہ نہ لگو دور
 لبو لگا تیری شیر سو کا نہیں
 بڑی پہلو انوسے بچیں میں
 کہا مانگو تم کچھ نہ دل بچہ لاؤ
 شجاعت میری کہنے پایا نہیں
 جو نوا میرا برق سن بلبللی
 فلک جہ کہتا سوا اوڑھا لیکھا
 قیامت ہے مجھ زور بازو میں
 صبر تم کرو میں تو ڈرتا نہیں
 میں رستم کو تہا ہے دی ایرانلی
 بد کردیا کہہ کے اوشن سے
 خبر سنگد خوشدل ہوا و اسیا
 کہا میں نے آتا ہوں تیرے نزدیک
 قبولت کیا سنگی سہرا ہے
 مقاموں ہومان آ کے روئے لگی
 تو ناحق یہ کہی اوڑھا یا فتور
 ہے کہہ میں سب سے کہ تو ہو کا نہیں
 سمجھو کیا تو لڑنے جلا رہا ہے
 جمع رکھ کے خاطر کو محلوں میں جاؤ
 میں زور آنا آڑ مایا نہیں
 تو لڑاں ہوسکتا ترق جانیک
 زمین و سہلی پائی اور ایٹھا
 زمین آسمان ہے ترانہ و سہلی
 بغیر موت کی کوئی و تانہ نہیں
 پھر آخر کو لیتا ہوں تو رانگی
 لیا رخصت اوس سال مہربانی
 دیا بیچ فوجیں مدد و ستاب
 او و شمس میرا ہے میں تیرا نیک
 غنیمت نہجہ صاحب داب نے

عزیز



غم رکھ کے ایرانکا تو راں شاہ
 وفا میں پہچان سرور کر
 یکے نام ہومان و کر بار مان
 یہ دونوں کو شہزاد کہا کا نہیں
 جو سہرا بستم سے واقف ہو
 جو ان تہا رستم کو مار جسے
 یہ دونوں کے وینے ہیں ایران زمین
 و غبار ہر دم کے سہرا کون
 کہ شاد میں دلبر ہو
پدر را نیاید و آید شیر
 قلعہ یک تہا ایران کی مارک اوپر
 اتھا و مان قلعہ دار نام مجبور
 او قلعہ نقل شیر سار و رو
 پوچھا نام سہرا نے اوسکتیں
 لہجہ و لہجہ سر کو تیرے چڑا
 جلا متفق کر کے فوج و سپاہ
 دیا سنگ سہرا کے ہنسنے
 جلی سنگ جو کرب و نا زمان
 کرو فکر یہ جنگ میدان
 لڑیں باب بیٹے یہ ہو دود و
 دغا کر کے تم اوسکو مارو تہا
 میرے مات او لگا تاج و طیل
 جلی ملکی ایرانکو و اسون
 کہیں نہیں ہے اس پر کہتے
زمین نہ جان و ز مہر پدر
 تہا نام سہرا و سکا مہر
 پہلوان جو اندر مدیر ہر
 مقابل ہوا جنگ دود و
 او بولا ہجیرے دلا و ہو نہیں
 ہسا سنگی سہرا کے بڑا



سو نیزہ اوئے چند د چند کر
اوہا بنکو بہت ایک ت کیا
تک اس کر کے سہا بنہ بند
کند ڈال کر دینے پہنچ لا
اتھا قلہ میں کڑو ہم پہلو ان
اتھا نام گرد آفرید او سکتن
قلعہ دار کرا گیا سن سخن
پہن بکتر اور سراور ٹوبہ پر
کر باند گھوڑیم چڑھیں رنگ
مثل شیر غنیمت کارا کرے
مقابل ہوئے آن لشکر میں
جو سہا بن شیر زن دیکھا
نہ سمجھا خزانہ سر خور کمال
یکایک سہا بن ہر داب ڈال
نہایت کو سہا بن لے لے ڈال

روز

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

کے ہیں چنانچہ تو توحید افعال حاصل کیا ہو محمد صمد بن محمد الہی بن محمد الہی
خدا کی طرف سے توحید افعال کا نام عالم کو پوچھا گیا تو انہوں نے یہی کہہ دیا ہوئی مخلوق
انہوں کی اور عبادت انہوں کی ہوئی لہذا صفات افعال انہوں کی ہیں خدا سب سے بڑا ہے
ہو حق تعالیٰ ان کو قبول و تصرف کرنے لگا ہو اور وسط اور دینی سے بڑا ہے ہو تر
ہو قبول کیا کہ اپنے نفس کو مسموم حاصل ہو گا ایسی ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے محمد کا
صفات افعال سب مخلوق اور ان کے ہیں ہو تصرف سب کی ذات صفات افعال میں
وہی ایک ہے ہو جو کہ ہے سو اس سے ہی یعنی انہوں کی حکم ہو ارادت سزاوارک ہو
یوں جائز افعال ایک بنی ہو ہو انہوں کی تصرف ہو ہو رسول کی رسالت تصدیق
ہو اور انہوں کی تو ایمان حاصل ہوا اسی توحید افعال کہتی ہیں ہو ارادت تعالیٰ کو ایک
جائز تصرف صفات افعال ہو چنانچہ کہ چنانچہ علم ارادت قدرت سے بعد کلام الہی
ساتھ صفات افعال ذاتی میں ہو مخالفت ہو اور از قیاس احوال ذات و غیرہ تمام
صفات افعال کو جو احوال جاننا تھا تفصیل ہو چنانچہ ہو صفات افعال کا مظاہر
کو جو احوال جاننا تھا ہو صفات افعال کو جو احوال جاننا تھا ہو صفات افعال کا مظاہر
ذات و افعال میں انہوں کو ذات سو منفک ہو جدا ہو ہو متعدد ہیں میں خدا
ہو اس سے کہ ہو چنانچہ تو توحید صفات ہی یعنی ذات کے ایک ہے

صفات میں ہو جدا ہیں میں جاننا تھا ہو صفات کے ہیں منفک
میں کل الوجہ اور سو میں ہیں جاننا تھا ہو صفات کے ہیں منفک
صفات ذاتی ہو صفات افعال کو مفصل جاننا تھا ہو صفات وجود ہو جو صفات
صفات میں ذات ہے چنانچہ صفات ذاتی کو صفات صفات کے ہو ہو صفات
ذات کے ہو سو ہو جو صفات کے ہو سو جامع ہو جامع ہو صفات کے ہو
وحدہ کہہ صفات افعال ہو مخلوق ہو ہو صفات کے ہو صفات کے ہو صفات
میں ہو صفات افعال جو صفات افعال ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
صفات کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
چنانچہ تو توحید ذاتی صفات ذاتی کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
میں ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
ہو سو جامع ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
جو افعال ہو افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
صفات ذاتی ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات افعال کے ہو صفات
وہی صفات میں ہیں انہوں کو ذات سو منفک ہو جدا ہو ہو متعدد ہیں میں خدا





بطل من اعتدوا من ذوق عرف و من لم يفرق
بين الله الرحمن الرحيم و اول المطيب لا اله الا الله
محمد رسول الله لا اله الا الله فتمنوا الميت ان كنتم صادقين الا
يعني ليس في الوجود الا هو محمد رسول الله معقول هو اول اول
هو الظاهر هو الباطن معني يوم لا اله الا الله فتمنوا
الا الله يعني فاني اقول فتمنوا حيا الله محمد رسول الله يعني من اله
متمم و الحق معني يوم لا اله الا الله مت محمد رسول الله
كنت اورايات كنت معني حصار و لا اله الا الله و لا اله الا الله
محمد رسول الله نصبت معني نعم لا اله الا الله و الله و الله
الرسول الله شكن معني ششم در شرفيت لا معبود الا الله
و طريقت لا مطلوب الا الله و حقيقت لا مقصود الا الله

در معرفت لا محبوب الا الله

تمام شد

غیبت کا نکل کر کہی نہیں ہو غیبت کا نکل کر کہی نہیں ہو
 غیبت غیبت ہو وجود ہو نہیں یک وجود میں غیبت کا
 ہو غیبت کا ہی اگر کسی وجود ایک لیکن اس کی صفات
 ہو غیبت کا نہیں غیبت ہو غیبت ہی تو غیبت حقیقی ہو
 ہی ہو غیبت اعتباری ہو غیبت ہی کیا وسطیکہ وجود حقیقی
 علیحدہ نہیں بند خدا میں ایسی غیبت ہی نہیں ہو ایسی غیبت
 ہی نہیں بعضی کہی نہیں کہ غیبت غیبت و تو حقیقی نہیں کہ
 بند نہیں و حقیقتاں ہیں ایک وجود دوسرا عدم از روی وجود
 کی غیبت ہو از روی عدم کی غیبت ہی نہیں ہی نہیں
 آتا ہی کیا وسطیکہ جو غیبت کے عدم کی دوسری غیبت کو
 مانع ہی کو وسطیکہ وجود عین عدم ہو عدم عین وجود عین
 ہوتا اگر یوں ہو تو قلب حقیقی لازم آتا ہی ہو محققان کے
 نزدیکی غیبت و تو حقیقت میں نہیں تو تمام احکام
 اسلام کی باطل ہوتی ہیں کہ حق تعالیٰ امر و نہی کیسے کیا ہو
 ارسال رسل ہو انزال کتاب کو وسطیکہ فرمایا ہو رد و نزوح

لو اب غیبت کو وسطیکہ پیدا کیا اگر وجود و نہیں ہیں تو خدا تعالیٰ
 الہی ہو مانع و موجود ہو مگر کون کسی ایجاد مگر میں خالق غیبت
 کا غیبت کو بہت کرنا ہی نہ غیبت کو بہت کرنا ہی نہ غیبت کو بہت کرنا ہی نہ
 ایہ عمل ہو یا تھا یا سرائی بریکرد دستا ہی بن ہوتا نہیں اگر تو
 ہو تو خدا تعالیٰ عالم کی پیدا کرنا برقا و نہوا کہ باز گرا ہی علم کی
 صورت کو خارج اپنی مراتب داخل کی وجود نادہی سکھ کر لباس حیات
 تائید کی احکام آتا کا اپنی برکت ہی ہو کہ ہا ہی حق تعالیٰ قادر
 مطلق ہو کہ اپنی معلومت کو خارج اپنی مراتب داخل کی وجود و نہی
 ہو حقیقت کا ہی معانی نہ غیر اسکا ہو اس عادت کو ہو اسکا
 صفات و افعال قدیم کی اس غیبت و غیبت حقیقی ہی ہو واقعی ہو
 نفس الامر ہی اگر چاہا تو یا جا تو لیکن بندہ جس وقت خدا کی فضل
 کرم سونست اپنی غیبت کے جو اپنی ریکی شافی معلوم کیا ہو نسبت
 کے اوپر غالب ہو تو کمال بندہ کیا ہی ہو بعضی شائع ہی
 غیبت حقیقی بندہ کی سارون ہی چاہے کہ روح ہر صفت سر اپنی نہیں
 ہی نہ غیر ہو ہر صفت فعل سو اپنی نہیں ہی نہ غیر اگر بندہ فی ظاہر

ای غیبت غیرت بود غیبت حقیقی غوی غوی بود غیرت اعتباری
ای غلطی کیا و سطلید امر غیبت بین غیرت هم می می بود غیبت
بدری ضلک در میان غیبت غیرت بود لولستی بین جی که حق تعالی
خالق می بود خالق است او کی صفت فعلی می بود مخلوق او کی صفت
فعلی که منظر یعنی اثر می بود مخلوق که ذات صفات افعال آثار کی صفت
او کی صفت بود فعل که می بود داخل خارج جی که نسبت باز گیر کی ذات
صفت فعل کی نسبت کی ذات صفت فعل اثر کی ذات بود حرکت و سکون
کی نسبت می بود اتفاق دست جابجاء که جو استعاره قرین کرداری می
بین شاهد سبب تعالی اگر خلاف یکی افتاد کی ترابط می اثر تفسیر
استانکی معلوم کرنا تو در شکر لعل کی خدمتین رهبا بود که می صفت
استانکی تحقیق کرنا که خدا می تو یو بایان حال و کار که کافی
والله الهادی الی صراط مستقیم واجب الوجود و سوسا
بیدار بین مرکب یا پیکر غایب از روی مائی یا بی آگ بار او یون
میازی اصطلاحی بین ممکن الوجود و سوسا خدایین حرکت
غایب حقیقی سوسا مستمع الوجود و سوسا که دیکهار الوهی عالم باشد

که بیدار بین دیکهار بود عالم مثال که خواهم بین دیکهار سوسا الوجود
جی مشکلی گینا وجود کا یعنی آن بین می بلکه دو نشان که دیکهار
نظری این سنو کو سنجیدار اوجوب عارف الوجود می نظر سوسا روح
باید دیکه سنو کو سنجیدار الوجود معنی عارف روح او عارف می
استی که بجا نای شاهد یعنی اینی می بر کو ای دیا بود او شاهد
هریک که ایک می متعدد دهنی می یعنی روح اضافی هر واحد که واحد
نماید او سوسا روح هر یک که ایک بود اگر هر یک که جو عدد
اس و سوسا متعدد بود شمای می بود او عارف جو بین فلان نبون
جاستای نفس جو منظر تفصیل صفات کای می بود بغیر قید فلا نیست کی
جبین چون جاستای دل ای جو منظر احوال صفات کای یعنی هر تو و عدد
ای جو تحقیق محوری می بود بغیر قید لا نیست که جو می ای منظر ذات
مطلق بی که جو احدی می بود پس او سرخ است ممکن بین وجود و شای
دیکه نشانده بود ذکر روحی می بود او سوسا شاهد بین تحلیل می
در سوسا معانی بود ذکر سوسا می بود او سوسا چه ذلت دیکه می سوسا
بین اینی بین گم کرنا معانی بود ذکر خفی می او سوسا معانی که خالی

کتب میں جو خودی ہو جو تہ ہو کہ کلمات الہی و حق تعالیٰ
 ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی شان ہوتے ہیں اور تو قیاساً ہوتے ہیں
 مع انہی کہ ہیں تو نہ وہ ان کے معنی اور عروج کی اس قدر میں
 انصاف ہو تو حیرت علی کہتی ہیں جیسا کہ مشورہ میں فرمایا ہے
 انصاف الیٰ تکفیر قیاس بہت دلت الناس با جان ناس ہو
 اور مع جہ ذات کثرت ہر طرف رخ کرنا تو جو ہر مراقبہ میں ہو
 مراقبہ کو ذکر قلبی کہتی ہیں مراد حقیقت ذکر سہی جو بیان ماموئی
 میں ایسی باتان تفصیل میں آتے اند تالی کہا جائے کہ وہ
 واجب الوجود موجود آب سو آتے ہو ممکن
 الوجود موجود اور سو ہی نہ آب سو ہی نہ انکی اس دور تو میں ہے کہ
 سو سو ہی ہو و غیر تہ ہے ہستی کی جو سو ہی کیا وہ ہر طرف
 ہی ہو و جو ممکن کا عادت ہے لیکر اس سو ہی نہ آب سو تو کہو
 جو عادت بنی کی سو سو غیر ہو اور غیر میں ہی تو میں ہو ان
 بیوت یا کہیں بیان ہم علی درکاری ہو اور انشاء و تہ کا بیان
 او ایک نہ ہو وہ ذات حق تعالیٰ میں

الہ

آتے ہیں ذات سو آب ایہ فتول ہا جو کسی صفت کے بغیر نہیں ہوتے
 خبر رکھتا تھا نہ غیر کی سوال کیا وہ ہر طرف میں رکھتا تھا جواب خبر رکھتا تھا
 سو تو کہی کہ ہی جس میں تہ میں صفات نہیں خبر رکھتا ہی ممکن نہیں
 سوال صفات قدیم یا جدید جواب صفات قدیم ہیں اما ظہور و کمال
 مرتبہ میں فحی ہی جیسا کہ شرار انور میں ہو و عطر ہول میں سوال اس
 مرتبہ کا نام کیا جواب غریب ہویت ہو کہ فحی ہو تو ہی میں سوال غریب ہویت
 معنی کیا جواب ہویت سو ذات غریب معنی چھپا سوال کیا وہ غریب
 جواب حضور صفات سو تو کہی ہی جس میں تہ میں صفات نہیں
 ذات غریب سوال کہ فحی کا معنی کثرت ذات کو بولی سو کہی
 سو اگر کثرت جامعیت صفات کے معنی سو تو کہی صفت کے بغیر نہیں
 کیون نامیت ہو اور نہ اپنی خبر رکھتا تھا نہ غیر کی کہی میں کہ سو
 اگر نہیں خبر رکھتا تھا تو بخیر تھا تو نہ باشد من ہر القول کہ علم ہو و خبر
 صفت ذاتی ہی ہو بقایہ اس حق کا یہ ہی کہ نام صفات ذاتی ہو و
 صفات قدیم میں جب کہ قصیدہ کمالی میں فرمایا ہے کہ
 صفات الہیہ لا فعال طرا قد یات مصونات الزوال

جب کہ ذات قدیم اور صفات قدیم ہو رہی ہیں کہ صفات قدیم انما ظہور انھا
 ذاتی مرتبہ میں مخفی ہی جبکہ شراب انکو زمین ہو عطر پور میں اس میں
 معلوم ہوتا ہے کہ صفات قدیم لیکن بیکار تو قطعاً ہوا لہذا یہ معطل کیا
 نہ اسلئے کہ ہوا صوفیہ کہی ہیں کہ صفات ذاتی ہوں ہیں جو ظہور انھا
 پر متوقف نہیں ہو رہا حال اوی ہی کہ علم و خبر صفت ذاتی ہوں نہ دیگر
 حق کے انسانی کہ ذات صفات میں محال ہی کیا واسطیکہ ذات بے صفات کے
 ناقص ہو یا قص لائق الوہیت نہیں ہو صفات بے ذات کی عدم ہو رہی
 کہی ہیں کہ حضوریت صفات سے متعلق مکتی جس میں صفات مخفی ذات
 غیبی ہو حضور کی کسی ہو غیب کی سو اگر اپنی برائے حاضر نہیں ہوں
 اس سو ایک غایت تیار ہو بعد از حاضر ہوا تو بے تبدیل ہو سکی ذات صفات
 پر لازم آتا ہے ہوا الان کماکان کہاں رہا ہو تحقیقان فرمائی
 کہ لا یتغیر فی ذاته ولا فی صفاته بحوث الالکوان یعنی حق کی پیدا کرئی ہو
 اوسکی ذات صفات متغیر نہیں ہوئی ہو رہی ہیں کہ اول غیب
 ارادہ کیا ہو لیکر بوجہ کہ میں ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
 اچسکو آپ اول جانتا نہیں تھا بعد از جانیا حال آنکہ علم و ارادہ صفات

ذات

ہی ہو رہا نہ ذات کے قدیم مطلق ہیں نہ متغیر ہی فرمائی ہیں کہ اس
 کو حقیقت محمدی کہی ہیں اگر علم ذات بذات کو حقیقت محمدی ہو رہی ہو
 ذات محمد کی قدیم ہو کر حادث ہے کہی تو علم حق جو صفت ذاتی ہی حادث
 ہو ہی صمد صمد قولک الجہولہ ہو نہ غیر عدل اسلام فرمائی ہیں اول خلق
 لوری و روح و عقل و نول و خلق العلم دلائل عقل ہو نقلی سوا ہے
 ہوتا ہے کہ ذات محمد کی حادث ہے نہ قدیم احدیت کا معنا ذات بلا اعتبار
 و صمد کا معنا یکا بل محض و احدیت کا معنا ذات بلا اعتبار صفات بلا
 اعتبار کی و سو ذات بلا صفت ہو ہی ہو و صمد میں جامع ہو و احد
 میں با صفات سو کس اعتبار ہی کہی ہیں کہ الکی کہوں نزول کیا اسباب
 ہوا اشکال تباہی کیا واسطیکہ ذات صفات حق کے نزول ہو و عروج ہو
 اگر یکسلی کہ نزول ہو و عروج سو یکساں ہی لیکن نزول کیا ہی کی طور ہو
 با صحت سبب کیا ہی اگر علم حق میں بلا اعتبار ہو رہا اعتبار ہی ہو رہا
 غیبی ثابت ہو تو علم حق بند کا کئی علم سر کیا ہو ہو نہ دیگر شکل
 کی حق تعالیٰ نہیں علم اپنی ذات صفات کا حضور کی ہی نہ حصول ہی کیا
 رہطیکہ ذات صفات حق کے حق ہو کہی غیب نہیں کہ نہ غیب

ذاتی ہی ہو رہی ہے کہ اوس عالم قابضان کی موافق آپ کو ہر مایا
 اوس میں نہ کہ عالم ارواح کہتی ہیں حالانکہ حق تعالیٰ اپنی قابضان کی
 جو آپ کو ہر مایا سومر نہ داخل ہیں ہی نہ مظاہر خارجی میں ہو نام
 مراتب داخل قدم ہیں ہر عالم ارواح حادث ہی صرت ہو ہیں
 آیا ہی کہ ان اندہ خلق الارواح قبل الاجاد بالاف عام کوئی حق تعالیٰ
 عالم ارواح پیدا کیا الی عالم اجسام کی دہزار برس پس صرت ہو
 ہو کہ عالم ارواح حادث ہو مخلوق ہی ہو نام مراتب داخل رہے
 قدم ہو غیر مخلوق ہیں نہ حادث و مخلوق ہو رہی ہیں کہ ان
 کسی کسی ہیں کہ ہو نام مراتب اسمیں جمع ہیں کس و سو اگر
 و حلول و تحول کی روشنی تو غلط محض اس بات کو تیر دنیا ہو
 مادی ہو مقصود اس بات سو عارفان کر کیا ہی ہو کہ ہونا ہو معلوم
 کرنا اگر نام معلوم کر کر کہ اس بات پر تفسیر ہو ثابت ہو سکی تو جائز نہیں
 کیا ہو سکتا تفسیر حقیقت کا درست نہیں تفسیر شرعیہ کا و غیر ہما
 حضرت مولانا مرشدنا قدس سرہ فرماتی ہیں کہ تفسیر
 شیریں دین ہی تفسیر حقیقت کا ہی ترس دندان

مانند اسم ہیں زشت اسم شریک کہ ہیں یکہ نہیں شریک
 بخود ہوی ہیں جبکہ جسکے سچے حق سو باہوی ہیں حق
 دیگر کا اصل و حجر کی دیا ہوا ہیں مایا ہوی کہی کہی ہیں کما
 نہیں شوق ذرہ دلیں فریاد کا نولے ہو کی ہیں مثل رات
 استادی ہماری ہر اور کی تھی بولیا ہی خون سو و غیر حق
 دیکھی ہا کی در کس کی نہ رہی آیت ہے ہم ہیں سورہ ہیں
 شہر دستگیر کہ است دو تفسیر
 ای نوربائی راہ سداد و صواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ خدا و سکون سوار ہے جسی ہو و خدا کا ہے
 قبل چوبی ذاتی ذات یہ البس کو البسین دیکھا ہے
 و سی جو یہ حد تک دیا نام تھا او سمنی کی لی کر کا نام
 ان دون الہی حقین ساری کہ چون ذات نہ ذات ہو علین
 و الی ہر بیان اعتبار ان ہیں او دیکھی تو چاروں ہی یکہ ذات
 کئی اعتبار او سکون اول وجود بھی ہے کیا علم و نور شہر

کونکی اگر سبب صابر کو : احد کی بولینگی مستار کو
اگر چہ ثابت دیکھنی ہیں اوسے ذات واحد کہیں ہیں
یو وحدت حقیقت محمد کی ہے سبب صفت سبب احد کی ہے
یو جمل کیا مرتبہ ذات کا سچ دیکھن منہ اس بات کا
کروں تو بری کسی غصہ کے کہ دو جارباقی نسی غور ہے

جلی کیا ہر اس ذات پر مفصل دیکھا آب آبی بہر
ہوا علم خالق کا مخلوق کو ہوا علم رازق کا مرزوق کو
ولیکن سبب سو بہر جارباقی دسی ہیں صفت ہوا طاریت
وہی علم و قدرت ذات حیات ولی ذات ہیں یو جارباقی
یو جارباقی سو بہر تین پیدا ہو یو ب ملک ساتو ہوا ہوا
اوتینو سو سچ و صبر ہو کلام رکھی اہدات صفات اوتینا
اول مرتبہ اوتینا عین ذات انا بولتا ہوں یو ذات صفات
الوہیت اس مرتبہ کلامی نام حقیقت یو الف تکلی ہی تمام
سبب کیا علم ہیں کہ ہم اجمعین کیا ہیں غنی ہوں عن الکلین

یو سبب سبب کا سبب ہے ظہور غنی کر اب کو جو بولیا غفور
او قدوس کو خلق سو کی ہی کام کسی سو لو محتاج ہیں ہی سلام
ولیکن جو سبب اس مشروط ہیں و سبب اپنی شرطوں سو روطہ ہیں
کہ رازق کو مرزوق دیکھتا ہوں یو خالق کو مخلوق ناچار تھا
ہمارا وجود اوس سو قیام ہوا ظہور اوس کا ہوا سو دایم ہوا
راہ ہر تہی ہوا الو سطر و احتیاج او دہر تہی تو لازم ہوا الاعلاج
یو وحدت کے تفصیل یو کیا تمام سچ دیکھنا دل کشی یو کلام
محقق کنی گی اوسے ناویں کہی مرتبہ ہو رکتی ثبات ہیں
ولی یو ہیں ہی مرتبہ ذات کا اجون فرق ہیں ہی کسی
کیا ہوں مطلق کو کر مختصر دیکھو دلیں تجو کر سبب
کتا باقیات لی اوس کا کدور یو حضرت خرمینو مشہور ہے

نخل جو خارج منی کی ظہور ہوتا ہوا ہی او بوقت نور
کتی اوس کو مخلوق حق کا تدبیر کہ یو ذات سو ہی ہر شے تمام
اگر علم مطلق لگیکہ تمام تحقیق دیکھیں نور کا روح تمام

اگر علم حق کما جو ہوئی سرسبز
 او سیکو کئی عقل اول فکر
 اگر علم ایسا اوس ہوئی مدام
 قدم کرک رکھتی ہیں حقیقتا
 مناسبت و صورت کچھ چار پان
 ہویدا ہوئی ہر کہ اظہار پان
 چو لا ہوئی بجائی وجود
 ہو اجسم کل سو بجائی شود
 بیست جو کھن کی سو ہوئی علم
 ہو شکل کل اوسمنی لو جو
 صورت اوسمنی پان کی اظہار
 قدم تو لیتی تھی سو جو تاجلیا
 سچ دیکھنا تھے تو انصاف کر
 مشغول کو بویا ہوں کر مختصر

کہ جو نور نفس پان یا تمام
 رکھی ہیں یو عالم مثال اوسکا
 اگر علم مطلق کل سرسبز
 کئی اوسمنی روح ان کر
 اگر اپنی فاعل کما ہوئی علم جو
 رکھیں نام ملکوت اعلیٰ کو
 او اجسام میں نہ تعلق در
 و لیکن نہ ہرگز تصرف کر
 اگر علم اوسکا ہوئی کوئی اور
 کہیں اوسکو ملکوت اعلیٰ
 تعلق دہی ہو تصرف کر
 ہنسے لو اجسام میں نہ ہر
 بتا پانسی ہر چار پیدا ہو
 جو حد نہیں اپنی ہو پانیا

لانی

میکا سیک ہو ردو جی جبریل
 تہی ہر امین ہو رہیں غریب
 او ہرئی بیوین فیض بوجائی پان
 او برائی اتر کر تھی آی پان
 یو ملکوت اسفل کو کچھ کام میں
 بجز جسم او کما سر انجام میں
 ہو امی ان جسم درکار پان
 پھر یا ہوت کثرت کما پانیا

غنا صر جو دنیا منی چار ہیں
 وہ جسم کر کیو دیا ہیں
 بنا غنا صر سو حق کما لیسر
 اتنا اوج آدم کا ظاہر وجود
 اپس روح کو ہونک سو چار نام
 رکھا جکھیں آدم کر اوسکا نام
 اول روح میں نہ تعلق تھا
 ولی جسم میں ہرگز نہ تھا
 اوسمنی روح کو کھن کئی ناموں
 کتے مرتبہ ہو رکتے تھا ان
 مبادی نباتی کئی میں قرار
 یو حیوانی نفس اب ملک حار
 اوسمنی ہوں چار نفس تمام
 کتا باغوں چار و دیگر انجام
 و آدم میں چار و غنا صر
 و لیکن او ہر کہ تائیسر
 پان تک لکھوں بہت بیکار
 مناسب سو دھرتی یو چار
 کتا ہوں یو حضرت ان خمس پان
 یو میں مرتبہ عارفان ہو پان

پیر و پور کجوا چهر و لیس شود
و غاسور و جیوین غاشق کواد

دعای مسکرو و حیوانی عاشق کو یاد

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

294

ہو رہا ہے کہ حاصل عباد ہوں کر کیا یا سو جسے کل جب روح الروحانی
قابلیتِ صوری بے نظر کیا سو صفا پیدا ہوا نظر کر کر خواہش ظہور کا کیا ہو
پیدا ہوا خواہش کر کر حرکت کیا سو بار بار حرکت کر کر نور کی سو آگ
آگ نور کر نہیں اور صورت اندر سو باہر آئی سو بانی او بانی صورت
قرار پیکر دستے کی سو مانی اس صورت کو فنا کی کہتی ہیں بہر اور صورت
آئینہ ہو رہی ہو اور او میں بار دیگر ایک بویا سو او میں یافت مگر کو قلب
کہتے ہیں او فنا ایک بویا اس منزہ صورت سو یا یا سو او میں اعتبار کر
روح علوی کہتی ہیں ہو و تصور ہو و تشکل اس صورت سو یا یا سو
اور اعتبار اس روح فعلی بجای و احدیت ہے ہو اور اس کی جا اعتبار ہو
جمادی نباتی حیوانی انسانی ہی جس اعتبار کہ حاصل قوت الخباد کا
روح جماد کہتی ہیں ہو اور اس اعتبار جو حاصل قوت متوکل ہو اور اس
ہو و نور و ناما ہی روح نباتی کہتی ہیں ہو اور اس اعتبار جو حاصل قوت متوکل
ہو و نور اس ہے روح حیوانی لواتی ہیں ہو اور اس اعتبار جو حاصل قوت
متوکل ہو و نور نطق کا ہی روح انسانی کہتی ہیں جب قلب یعنی قابلیت
نظر کیا ہو خواہش نظر کا کیا ہو اور ارادہ روح پاکر ہو و نور ہو و نور

五

اسی ہوا میں دو خاصیت پیدا ہوئی تھی ہوسردی اور گرمی اور ان دونوں
 متحرک ہوا ہوا بار پیدا ہوا اور حرکت کے سبب اوکری جتنے سو
 آگ پیدا ہوئی آگ نور نہیں اور سردی بجل کر پانی ہوئی اور پانی
 موج ماری سرک جگماتی پیدا ہوئی پانی جو سرد ہوا ہوا اور
 غبار ان کے غبار تالی کر کے کرتیں پیدا کی اور ان کو روح الروح
 قہیکہ و اسی ہوا میں نہیں اگر مضر ہو کر آدم نام پایا جب کہ خلق
 فرمایا فاداسونہ و فحش فیہ من روحی بار دیگر پیرایہ کو اور میں
 سو اور ساقی کر کو دل کہی میں جو نظر اور کا مضبوط پیر اور اعتبار
 جواب کرتی سو ہوا صفات جسمانی سو خورد ہو ر مزہ پایا جان ہو
 روح کہی میں ہوا اس اعتبار جو نہیں مضر ہو کرتی کچھ پرورش
 مشغول ہوا نفس کہی میں روح بجای اصدی ہو دل بجای وحدت
 ہو نفس بجای واحدیت ہو را مار کی تو اعلیٰ ملکی مطہر کی بجای اعتبار
 اربعہ

یا فتاح
بسم الله الرحمن الرحيم

مینی یکم کہ کیا انتخاب یعنی بر حرف مقطع از کتب
 کچھ سبب ہوا اسرار غیبی اور کا خدا سبب
 ہر بار خدا ہر ایک حرف ہر سال قطرہ و گویا اثر
 مصطفیٰ کو پہلی عالم اور کا دیا عقل کل کی ساتھ ہر بار کیا
 سکی معنی سہی جزا اور رسول کو نہیں آگاہ از اہل عقول
 کہی میں چند عالمان ستیتم کہ ہر میں اسم قرآن عظیم
 صاحب حق ہی یوسف علیا یعنی ہر میں یک اسم خدا
 بعضی کہی میں سورہ کانا ہر میں کہی میں خیر الانام
 ان الله تعالیٰ صمد سورہ طہ صمد قبل ان خلق
 السموات والارض بالقیل والفرغ
 یکمان تحقیق از دینی پڑتا سورہ طہ ویس بر ملا
 پیش از خلق زمین و آسمان مدت یک الف عام ای مومنان

در میان نظر و مانی در میان

یا که ای حاکم حق یا ای حکیم
یعنی بر حکمت بی غلطی

اِنَّكَ لَیِّنٌ الرَّحِیْمُ

ای مهربان و بخشنده ای محمد نام بر او رسول است از پیشتر

عَلَمٌ صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٌ

بر طریقی است و بر راه درست و دره نوب بر رهواریست

یا که تون بیجی کبار ای کریم
بر طریقی استقامت مستقیم

تَنْزِیْلُ الْعَزِیْمِ

نسخ قرآن فرستاده شده
ایزد غالب سی بر خلق آمد

او چنانچه حقش بالغیلام
پس بر مفعول مطلق الاکلام

بهی قرآن نور و کجایجا
بر قوی سلطان ملک جاوران

الْحَجِیْمِ

مهربان خلق بر اینی تمام
روز و شب هم در کم هر کام

لَشَدِیدٌ قُوْمًا

تو بهمان بیجی کبار
تا در او را نکو از خبر خدا

فَاَنْذِرْ اَیَّاهُمْ

الانذار

تو بخشنده و بخشنده ای کریم
پس بر مفعول مطلق الاکلام

یا که تون بیجی کبار
بر طریقی استقامت مستقیم

عبد ساجد من استغفر
انکی بر من در جود و اباسی

یون

جس نیست بخشنده و بخشنده
از تو تهنه از شرک رب العالمین

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَی السَّیْرِ

بکیان ثابت هوا قول عذاب
خود را کثر کافران و در خراب

اَمْ لَآ اَنْجِیْهُمْ مِنَ الْحِجَابِ

قول تبار که برینگی هم جیم
قوم جز در اسیر جوییم

فَوَصَّیْهِمُ

پس ایمان داد و یکی به قوم شد
او به یکی که برینگی بر شد

همکون معلوم از علم قدیم
که برینگی که برینگی بر شد

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا

128

همی تحقیق از رسول جنتی مشرکونی ملوک مردی می
فقهی فی الذوات
بسیار در اغلال پیدا و ریزی کردنند باز خندان پس پند
که بلاستی بنین پس این کر نهی سکتی به پیش پانظر
فقهی فی المصالح

دوسم قوم شرکان سرور هوا سرور و نوکار هوا می رفایند
کستی بن بوجیل بن کما میسم در میان شرکان میفرم
کر من و یکمونها نمی کو در نماز انکا سرکا نوکها با و ست از
ایکدن و یکبار که پنهانی می نمایند بیچای لیک سنگ تنون پر فراز
جک بهی سنگ لیک سید رنگ ناکه مار اوکی سر حد بر سنگ
باهت او کا طوق کردن هوکی سنگ گوده دست موطن هوکی
ک نمی مخدوم نمی کوشش کیا تب هوا بهت اوکی کردی جدا
پیر لک کنی یون مخدوم در که من تو زدن کا سر خیر بشر
و دین و عالم او با کر لچلا پاس جیب پیچنی تواند با هوکی
حق بن کی تشیل قوم شرکان مردم مغلول است اسوسان

سید

جسطح مغلول بر تفرکار معطل کله سی لیل و نهار
و سیم بنی ر کما انداس باز مشرکونی جیب نیر بهات نماز
فقهی فی المصالح
همی ای اوکی کیده یوار کی اوکی یوار سحر س کیدی
فقهی فی المصالح

بینه انانی مشرکونی آنکه پس پیر بنی و ر کستی اسب پس
یک محقق کا سخن می بر محل سد پس بر تیر طول این
اور پس بر غفلت سیر از خاص کد شسته بیخبر
حک روحایل هوکی سحر و قدرت حو سطح دیگر دوی
او سکونیه آنا نظر نور هدی کم سورا و سورا س راه خدا
وسوا علیهم اوند ز کفر امه کما یکنهم
او کی ان بر بقوم مشرک آبا تو رو کو در او را بنی

لا یؤمنون

لا انکی ایمان نه می قوم پید جا و نیکی دنیا س بر کفر شدید
ان پر تها به کم نقد بر ازل که مرین بر کفر جیب او را جل

تو نهی چو بسکه گری که در هوای کور و برور
من اتبع الذکر

نفع بر او سکودر انی که بهان برور کر تاهی قرآن که بکان
و غطرانی کو با سمع قبول

و خشی الرحمن بالغیب
اور در تاهی خدایه در نهان یک دین سه نه خود مردمان
با در سه حوسه از ارشید که غیبی ج کل هوکی بدید

فیشر
بدر شاد در اسه نور بلا معنی ذنی والی کو با مصطفی

مغشقه
ای بظهور کناه معنی معنی حویشی کار و زرقاضیه

و آخر گیریم
اور با دیش کرامت سودمند معنی جنت کی بی باغ و بسینه
بهر روایت بر در سانه دل که بی سلمه کی غرض از رسول

لهامی

که چهار کر بر بی بسجده دور کر باور خایه مسجد کی حضور
آیه فرمائی بن کیا با مصطفی آیت ای از جناب کبریا

انا نحن رب الخلق الموتی
هم خدایان مرده کو بن بیکان معنی خشی بی تن مرده و جان
با دل مرده کسین بر تهر زنده کر تهن اوسه با ذکر فکر

ونکت ما قلدوا
اور هم لکشی بی جو بی برش ای جو بی بر از اعمال خوش

و آثار هم
اور کی بی جو بی برش نقش پای کبر بر مسجد بی
بره مسجد بی جو خطوه میان یک خطیه کاسر حاجی بیکان

و کل شیء احصیناه
اور بر یک شی جو در علم الله سر بر معنی ریا او کو نگاه
یک بی معنی بیان جمله کسلی جو خدای علم بی موجودی

فی العلم صبیح
در بیان دفتر بر دورا استوار روشن ملک بها

پیر بولاکه زنی ای مدت مدید ای میر سنی کو آزار شدید
 سب اختیار کنی سنی کوکی علاج بر جای آید این دو کس مزاج
 کر و تو هم در دلی او کی بودا او بکار رسد سب و شفا
 جان و من بر حق بکار خدا تا دهن ایمان اب او بر جلال
 یکد عالمین بر او سنی کردی دم من او سنی کامل بودی
 جب تو ای او کی انگو من جا دم من او کی سب زنی پاشی
 لایمان بر مردنیک بی ای جلیب کالقب تجاری
 ای کرد سبانی الاسلام صاحب سنی سنی سنی او کی
 سب شفا ای ای سب قبل از پیغمبر آخر زمان
 رکب سب تقدی ختم الانبیاء بی آن کردید خیر الورا
 العزیز انطاکیه من سر سب جب عور فاش ان رو کوئی خبر
 اک عالم کابل دیونی لکا لاکون بر جای سنی پاشی شفا
 ان دنو انطفی بر در شاد و ت پرست و ظلم و کرم کرده داد
 جب انکی حال ک پیچی خبر بر کب با غف سب سب
 تب بولایت و من ای حضور جاکه سنی کسان ضرور
 ملوک

سب کسان خلق تبعه پاشی سب او عور و کرسی و زنی و سب
 او کرد و قرار که خالق بکلیه روز و شب بکلیه
 او کی خالق من جل من ربی سب سب سب سب سب
 این کس سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 جب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 جانی تا اندازه بر دوستی کی خواص سب سب سب
 واضح سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 اپنی دانا و حکمت کی سب خاصه سب سب سب
 حق فی اکابر خیر سب سب سب سب سب سب

اَوَّلُ رَسَالَةِ الْيَهُودِ الثَّانِيَةِ

یار کرب منی ایی رحم کر سوار ایل انطاکیه دو نامه بر
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب
فَلَمَّا بَوَقَّعَهَا
 پس او منون دو نو کو چو پاشی صاحب قرین زنده انکی

فَعَزَّزْنَا

بعد از این همی او را غلبه دادیم و بعضی بدستش را بشدت زدیم

مِثْلًا

بمثبتی قوت دی بدویم تا بر همه شمعون صفا کو هیچ

فَقَالُوا إِنَّا إِلَهُكُم مَّرَاسًا

پس گفتیم من با اهل انطاکیه بیکان تم نکرده و دشمنی

قَالُوا مَا نَعْبُدُ إِلَّا بَشَرًا

گفتی لاکی اهل دین بدیناد که بنین هوتم مکر از تم

مِثْلًا

جس طرح هم من بینه خود و خواب و بیدار هم هو ابرمان و آب

کشتیای هوتم این خاص که دیار نکوباد و خنقاص

وَمَا أَشْرَكُ إِلَّا الشِّرْكَ مِن مَّشْرِئِهِ

او بنی بیجا خدا من کوشی آمد و می و رسالت کس کوی

إِنِ انْتَهَمُوا لَا تَكُن لَّهُمْ

از این هوتم مکر از بی فروغ مارتی هو سر سیر لاف و غوغ

قالوا ربنا
بنیاد

قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ

تشیخ و خرد تو کار سوار و کیم خدای تو می بیا را جاننا

إِنَّا إِلَهُكُم لَمَرْسَلُونَ

بیک هم تحقیق من سورت ما بیکان هیچ کس سر عهدی

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِسْلَامُ الْمُبِينُ

او دشمن هم بر مکر استای کار حق کا هو نچای بیغام تشکار

تا بهار کام سو منی کیا لا بیغام خدا نکودیا

همه ایمان تلا و کی شتاب تم بر ازل بود و کاحی کا عدا

قَالُوا إِنَّا نَطْفِئُكُم بِإِلَهِكُمْ

بوی تحقیق منی بکمر فال بد اب بنبار الی اس اقوم رو

جست نام ابرمان اقوم ریت پانی منی سالی سبک کشت

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَحِمْوْا نَسُفْكُمْ

نخوردی بد دعوت زینهار هم کز نیکی الی تم کوشکار

وَلَمَّا كُنْتُمْ مِّنْهُ عِدَابَ اللَّهِ يُكْرَهُ

اور هو نچیکام منی روزگار همی نذا و عذاب در دناک

قالوا طائفتان منكم
 مشرکون و سولون کبریا که بشارت دادند به من پشما
 شکستنی که سبیل بر من است بر عباد و شرک او کردار است
این دگر شکست
 که ای کرم دی جانی سوچند جو بگری فال مدای خود
بل انتم قوم مغرور
 بلکه سوچم اگر و لاف زن حدسی با بر جانی و الی بی سخن
 کستی من را و از شعور الصفا بکنده بهر سانه شک او است
 سجده ای جو کو را تا به بدل کو بظارت بتونست مشتغل
 جانی تیرا و سکو اکثر مردمان که بهر بهی از گروه شرکان
 تا عید المثل را و دیر او شیر شاه ده روشن ضمیر
 بی صلاح و شورت او کی دام است که تا به نکر از یک کام
 بی اصلاح او کی ده شاه بهار پانی بهر بیتا شتایل و بهار
 یکدن شعور من پو بخمار شدی جا و ساف من بزند امن سنا
 که خطا بر درش نظر بلند ان غریب کو یکا بر جیب بند

لرستانی

شهنش فرمایا بشعور الصفا که در کتی من به دعور بر ملا
 جز شوخی ای خداوند که در کتی من به خلق جن و
 او در به خلق ارض رسا بر روی معبود بر حق خلق کا
 پس بهنجای شعور من کجا حکم که حاضر کنی به انکول
 نه که فرما که آ حاضر بونی خوش بوشعور من کو حیا فرم
 خوشدل و خرم دیر دلی کردند یک طوطی مجلس بهمنی سر بلند
 انجی به شعور من پو بخمار ملا بندگی کتی بهو کسکی دایا
 در جواب او کی سولون کبریا کون من معبود بر حق جز خدا
 او در به خلق لوح و قلم کرا بهر شعور من کو موجود از عدم
 بهر کتا شعور من او نس بر ملا بی بهو کس چیز بر قادر خدا
 در لکمی کتی بهار کرد کار کور کو کتا بی بهیا اشکار
 تب کتا شعور من شسته انما که بود یک نیکو لای وین انکی پس
 شد و فایده من جب فرمایا و دهن یک نیکو حاضر کیا
 شهنش فرمایا که بکبر خوی جانی عرض منی خالق من کو
 تا که چشم کور کو بینا کرمی چشم کو قدرت کا آینه کرمی

کی جان دونوں کی سی دعا چشم بامیاد وہیں منا ہوا
وہ کہیں شمعوں میں شمعوں کی ہم ہر دم ہوتی ہے
تاکہ ہمیں ہرگز نہ ایں ہر کار شمع نہ آہستہ کہا ایشوار
آپ پروردگار دینی اب بی بصر اور کہ سنہی نہیں کینکے کر
اوتے شمعوں میں کہا بار در اور فادری خدا کہ جس پر
ہو نہ مردہ کو دیانی جلد ابرص واکہ کو بخشے بر شفا
پہر کیا کہ تم سے یہ دیکھیں غیاں تو ابہ لاتی ہیں رہاں یکماں
دختر سلطان کی تیرنگ خصال موت پر کندر بہر اوسکی چستان
جائی اوسکی کو پر زنده کیا قوم و سلطان لایاں بر ملا
جمع ہو کر آرائی مشرکان ہر ایدای رسول و موصیان
سن جیسا یا بدار و عتاب جانب پیغمبران کہرے شتاب
وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى
اور کرد شہر سی یکا میرد دور آتا تاکہ ہو بخارہ خورد
قَالَ يَا قَوْمِ اسْمِعُوا كَلِمَاتِي
کہا تھا از میر قوم کران دل سی ہوتم سبر و پیغمبران

الہو
مذکور

وَأْتَى مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ لُؤْلُؤُا
تم ہو سیر ذہن سے جانا تم سے بادشاہ مصلحت از غنا
وَمَوْلَى لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ
اور میں پیغمبران رہ یافتہ راہ گراہ سے ہیں مردمانہ
اور مجھ کیا کہ رود صدق سی من ہو جوں نشور و روزگاری
فَقَطَرْنِي
کہ مجھ سید کیا بادست جود او عدم سے بھگوئیست جود
وَاللَّهِ شَرِّ جَعْلَان
اوپر و خالق کی ہر پر جاد کی ناجزای ہر عمل وہ تکروری
نسب فطرت سوا خود آشکار یہ تو نہ اظہار شکر کرد کار
سب رجعت کیا لعن ہی پی تہدید و زجر مشرکین
مَا أَتَيْنَا مِنْ دُونِهِ الْهَمَّةُ
ہم کیا پر سوا خالق کی بیان اور محمودان باطل ارسان
إِنْ يَشَاءُ رَبُّنَا تَرْجَمُوا بِحِجَابٍ

۱۲۱

کر خدا اب جانی اندازی شریع
و عذاب جانی که می بیند چرخ

لَا تَعْلَمُ عِلْمِي مِثْلَ عِلْمِي

و دفع کسی نهی می نماند
در شفاعت آن جنون کی

وَلَا يَنْقُذُكَ

اگر کسی نهی در دست خدای بند
حق نهی جوهر بر عالم خاص

پس برین او کی پیش هم اگر
که نهی قادر بر نفع و ضرر

او چون چوین او گوهر بر یکسان
خلق کام رخ و هم راحسان

إِنِّي إِذْ أَلْفَيْتُ أَضَلَّالٌ مُبِينٌ

بیکسان او وقت تمام زینهار
در میان گویی آشکار

پس سخن جوقم نهی او کی
بر غصب بود کا قصد خون

شب و روز لایا بسو غم
صدق دل به بود کار نی بیان

إِنِّي أَمْسَيْتُ بِرَبِّكَ

لایا هو حق من ایمان بیان
بیان تمنا رحی پر ایغیران

فَأَسْمَعُ نَادٍ

پس سواد ایمان را شاد بر هو
پس حق فردا کو بر دخیو

الکافی

اگر نهی در تو که گویا جنگ
اور و رست دانی تو کو جنگ

اگر نهی آخر بکینه غم شریع
در عیب پر کیا او کو عیب

پس هزار او کی با عذر از تمام
شعر نهی که نهی بر تمام

یکه و این که بر جب مار کیا
پس کی خالی تن او کی زنده کیا

آسمان نهی لایا کیست روان
بیکیا او کو با وج احسان

او حسن بفر نهی که نهی
قوم نهی جوب کا قصد خون

و نهی لایا که نهی
بیکیا او کو سرباغ شبت

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

پس در اگر نشو نهی که
ارحیب کی در جنت من آ

پس حبیب کا نهی که نهی
حب هو آ داخل باغ بهشت

قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ

که نهی ارا که نهی
قدر ایمان جانی نهی نهی

بِمَا عَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرِمِينَ

جست نهی بر خالی نهی
او کی اهل کرده پاک

اگر نهی مار که نهی
اور سلطان مار کرده موهان

بعضی بتی ہیں نگرہ برکتی سب سدا سدا کوئی تہی
اور کیا مارا جیو یک جان کیا سدا روح شکستہ

وَمِنْ جَنْدِ قَتْلِ بْنِ جَعْفَرٍ
اونہ بھی ہیں رفو جمیب بعدا کوئی قتل کی غم غم

مِنْ جَنْدِ قَتْلِ التَّمَارِ
کوئی فوج قدسیان از آسمان از پی قتل و ہلاکت شرکان

وَمِنْ جَنْدِ قَتْلِ لَيْلَى
اور ہیں ہم بھیجنے والی یقین فوج کو ہر ہلاکت شرکان

اور نہ لالہ بشتا ہیں نہ بھیجتی فوج غارتگری کو اس قوم کی
یعنی ہنس کھارڈ قوت اتنی کہ ہلاکت کی کوشت کر جان کی

بھیجنے فوج ملکیت شکار روز بدروہم جنس اگر گزار
تہا پی تعظیم ختم الرسلین ورنہ تہا کیا چیز جو جیل لعین

أَنْتَ الْأَصْحَى وَاحِدٌ
ارنہ تہا برادی تو جمیب جزیکہ فیاد جیل غم غم

جبریل الظالم کی در پر آ یوں پکر باز کو کی صبح
۶۰

وَمِنْ جَنْدِ قَتْلِ
سید و سوز و گداز کے کان بعد جیانی و جاک افسردگان

بھیجنے فوج کو ہر ہلاکت شرکان
وَمِنْ جَنْدِ قَتْلِ التَّمَارِ

اور رخ ان بند و نکی حوال پر کوڑ رسول آیان پس انکی مکر
كَأَنَّهُ يَنْتَهِي

کرتی نہ تہا سدا شہزاد بعد کرتی ترس خرد روز
الْقَتْلِ وَكَيْفَ أَهْلِكُنَا

بہم ایانہ جاننی ہیں کافران کہ کیا کیتی ہلاکت ہنس عیان
قَبْلَهُمْ مِنَ الْقَتْلِ وَكَيْفَ أَهْلِكُنَا

اگر عہد انکی سزا پس روزگار خود ورنہ کرتی طرف انکی گذار
در انکی طرف اتی نہیں پھر دنیا کی ہوا گہائی نہیں

وَأَنْتَ الْغَالِبُ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ
ارنہ تہا سب کو جمع بیان ہیں ہمارے پاس حاضر کردگان

ارنہ تہا سب کو جمع بیان ہیں ہمارے پاس حاضر کردگان
۶۱

ان پر سو کا وہ عداوت ہے کہ درین زندہ و مرده و کائنات
وَاللَّهُ أَهَمُّ
 چه شایسته قدرت حق تعالی است که در شان قدرت کا بر کافران
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا هُوَ
 بر زمین مرده خشک و بی کس که جلایا بمنی او سوزناور
 معنی باران سیال و زنده کیا سبز و نور پس چه خیرند کیا
وَأَخْرِجْنَا مِنْهَا حَيًّا
 اور بمنی خاک سی یا بر کیا دانه بر قسم کو ظاهر کیا
ثُمَّ يَكُونُ
 پس او کی دانه سی یا بی شر جمیع حیات و آب و خاک و
وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
 او کی خلق یعنی باغ و بوستان خرم و انگور سی در خاک
وَجَعَلْنَا فِيهَا نَهَارًا مِنَ الْعِوْنِ
 او کی بمنی روان چشمه زار در میان خاک آب و خرم
لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ
 تا کجا کونین ثمره و فاعلمتته آید بهم

تا که هست پس باغ کا او کی سبزه گی با تنورن کیا
 حوض نبات و درختان او را در لطف دل رسند
 جفت بند با بر باغی که در باغ و نفی از کافران
 که بمنی مرده و کافران او را باغی از کافران
 بلکه حرف از قدرت پروردگار شایسته جدا شود چون کس
أَفَلَا يَشْكُرُونَ
 پس آیا نمی شکر کنی کافران که بی باغی نعمت روز و شب
 بر عود نعمت کا شکر بقیه کس که منعم و حمد و سپاس
لَكِنَّ الشَّاكِرِينَ لَمْ يَلِدْكُمْ
 حوض فرمایا بر قرآن جنون تم کرو شکر هم کن نعمت روز
 شکر بر نعمت زیاده سوزنی تا سبزه نعمت کون و کای
 روز و شب شکر ایام در شید شکر بر سوزنی نعمت بر زمین
سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
 پس بر کس که عیب نقصان خود که بقدرت کامله پیدا کیا
الْأَرْوَاحَ كُلَّهَا

جفت بر مخلوق کوئی نیست و در تمام عالم نور و انوار در تمام عالم

وَمِنَ الْمُتَعَبِّينَ
اوست و جگر کوئی که در این عالم حیوان نباشد و شجره

وَمِنَ الْفٰسِقِیْنَ
اور او نهی که ذاتی یعنی بشر حیوان بنی آدم سی انشی ذکر

وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ
اور او کی که حکم و نبی جانی یعنی اوراق و مخلوق سی

وَاٰیةُ لَهُمُ النَّیْلِ
اور علامت و کور و کسان و ال قدرت بر قدر و شکر

تَسْلٰجُ مِنْهُ النَّهَارُ
کسیچت بی او کام نور و بار کرتی بی دور او سی دنیا و کوا

فَاِذَا هُمْ مَظْلُوْمُوْنَ
خلو پس اوقت از خود و کلام آنی و ال بنی بزار کی عیان

وَالشَّمْسُ تَجْرٰی اِمْسَاقًا
اور شمس قدر کار یک تاب که روان اپی مقرر و شمس

الهم

بی جسم و کلام و انیک و مستحق شکر و شکر العرش بی

ذٰلِكَ
شکر و جاناب و مستحق و هم بر تقدیر و خدای زور و در

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّمِ
غالب قدرت و قدرت و رات عالم و در المعلومات

وَالْقَمَرُ قَدَرًا
او یک لیت ماهی یا شمس و خیر که کیا بی مقرر او کی سیر

منزل و نند که بی شمس و عیان در بیان هر روح آسمان

پس بر روح آسمان اثنی عشر منزل اثنی عشر پس بر قدر

که تا بیون نام او و کلام از زمین سال که بی شمس و کوا پس بی بند

یعنی شمس و تبیین از کلام و اشراف و و در بیان لاکلام

اور حقیقه اور حقیقه کوشش کر در عه و نثره و انیک و سیر

الهم

شعله وایم و بلند و برنجان فراخ و بلند و صوره برنجان
 در خیمه و مقدمه ای افکار او و خور و خور و خور و خور
 حصه برج از شیر قمر او و خور و خور و خور و خور
 قطع کرنا بر سرع اسیر ماه ایک منزل کی قریب بر روز راه
 ماه کابنه بنای پوره شب خور از سازن اجتماعه بین تو
 منزل مستقبله من و خور ماه چوده شب کیمی بر سیمان
حتى انما ذك العرجون القلب يمد
 بهان تلک غود کر تابی قمر سوتا جویو شخ کینه از قمر
 یعنی جویو شخ ترکبه تسل سو که کج سو بر شکل ملال
لا الشمس تبغى لها ان تدرك القمر
 هر کولان نهین هر یک که ماه کو پاوی مکانن او کی جا
 کیو کی جا ماه بر اول سپهر او سپهر چارین هر جای هر
 با نهین خورست به سو که تیراه که ره رخت سی با و سپهر ماه
 ماه من سپهر طر کر تابی ماه او خور یک ال منی شتابه
 هر کر رخت من هو و منزل ماه تو کر کجا و فصلین منی راه

(الفصل)

از فصول ساین او و خور سو سید کاد و دانه بر محل
والا انما ذك العرجون القلب يمد
 او و خور شب کیمی کر سپهر و خور به غلب بر روز و خور
 یعنی ال سکتی نهین هر کجا که کر تیر تیر و خور سپهر
 بلکه چوی روزن کی الی هر شب یعنی سب منی سپهر و فرمان ر
 یعنی سب منی سپهر و فرمان ر یعنی سب منی سپهر و فرمان ر
 جیس خور از او سرع و خور پانهین سکتا هر کر سپهر ماه
 ماه هر یک بر از و خور سکتا هر سکتا هر سکتا هر سکتا
وعل في فلکک یسبحون
 او کر الویله بر قدر حب چرخ منی بر سب جویو مایک
 یعنی هر و ماه او سار کلان بهین شاه و در میان آسمان
ااية لهما انا حملنا ذلک لیتقن
 او نشان از بر مردم هر کلو که او تها یا منی الکی باب کو
في القلک المشحون
 در میان شمشیر و مردمان او کجی و بات معروف جهان

همی انکی والد و نکو پیش ازین نوع کی گشتی پس بیالاکین
کستی پس کنیزیت اولادی تا قیامت بدل کی غیبتی
جونیس طفل کو تاب سفر قوت قطع ساز خاک
همی در گشتی که آذر ایک مندر مقصود کو بختی

وخلقنا لهم من مثله

اور کیا خلق بخیر مردمان ای یحیی خرد و جیغ کلا

ما یزکبون

وہ کہ جس کی پر ہوتی ہیں سوار مثل زورق اور طیار
کستی ہیں آبی غریبیں استراں کہ بیابانی ہیں جمعیستی روان

وان نشاءنفر قہم

چاہتی ہم کہ سحر بکیران غرق کرتی اہل گشتی کو جان

فلا صریح لهم

پس نہتا کو ز فادرس انکا زبان کہ او نہیں او غرق دیا

والا هم ینقذون

اور نہ ہی کو کوئی جانی در غرق کی تہو مو جان فنا

الحمد لله

فما یزکبون

اور کیا جس کی پر ہوتی ہیں سوار مثل زورق اور طیار

ما یزکبون

اور کیا جس کی پر ہوتی ہیں سوار مثل زورق اور طیار

واذا قیل لهم اتقوا ما بین یدیکم

اور کیا جس کی پر ہوتی ہیں سوار مثل زورق اور طیار

پس ازین نازل ہوا پر زمین بر کروہ شکران سادہ

ایہ اہل بیورس تم یہاں کہ تبار تاتونکی ہر دریاں

وما خلقکم

اور جو پچیس نہیں ہو کا غذا بیجہ حد از بخت جو ہو کا

لعلکم ترحمون

لاؤ ایمان کا شش بخشے جاؤ تم کہ بری ایمان پر راہ غنوم

والتاتیتهم من ایتہ من آیات رحیم

اور تاتیتہم کو از آیت آشکار انکو از بر آیت پروردگار

یعنی قرآن عظیم بر کمال قدرت رب کریم

التي كانوا فيها من تعاليمهم

بمکتوبهای مستوفی و مستوفیان کمر مرزبانان و مستوفیان

لِزَفَانٍ وَلِذَاقٍ لِّمَسْمُومٍ

لا یمکن فی بن جبر اشتقاق که کبر و وفقه بمحتاج و کذا

بسم الله الرحمن الرحيم

الموت حور و زلف و کبریا از حدیث رزق و تملک و

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا

نہی ہیں در جو ہو کافر یہاں اونے جو ایمان لائے ہیں کن

التلحيم من لوني شارب الله اطعمه

هم ایادین که با او نگرید چاه نرود او پس که

یعنی از رور عالم کافران بستی من اس طور سے باموس

ہنگامہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

جو خدا دیا نہیں انکو

تقریباً ۱۱۹۰

میں ہیں ہوں میرا دوست

11/11/11

تم مخالف بنو خدا کی صفات

مسجد جامع شریف آباد
کتابخانه کتب نفیس و نایب

حکومت کا سونپا دیا گیا کہ تقیر و تکی خبریں اغنیا

کرمی بنوعده مشت از غذا اوصاف حقایق از این است

چونکه به قرآن منبر فرمادیا. اغنیاء کو داخل مسکینان کیا

خود غنی لیکن مسکین کی خبر کل پشیمان ہوگا بیش و ادھر

وَيُؤْمِنُونَ بِمَتَى هَذَا الْوَعْدُ

اور کشتی میں گروہ مشرکان کتب میں موجود تھا ہو گا

یعنی کب ہو گا قیامت کا قیام عرصہ محشر میں ہونی چاہیے

انكسرت حاد قين

تم اگر ہواست گویاں مویان تو کرو اس وقت کا ہم

فما يسطرون إلا الصيحة واحدة لا تحل

تقریباً ہر ایک صیغہ کی تہ پوری اٹھواڑ صورت

وهم يجهلون

اور یہ ہے جو دور کا ہے سو

دو بین اسرافیل و میکائیل
فَاذْهَبْ مِنْ الْاَجْدَاثِ اِلَى رَبِّكَ
 پس قادر و توانی هر چه در دلت هست
وَنَفِخْ فِي الصُّورِ
 او پس ز چهل سال اسرافیل آ
فَاذْهَبْ مِنْ الْاَجْدَاثِ اِلَى رَبِّكَ
 پس آوی دم کور به بر مان این خالق کاف
 مدت چهل سال این نفختن هر الم به پاویکی
 معنی اسرافیل سال پنج غذا کیم نهو کافرون
قَالُوا يَا وَيْلَنَا
 جب و نه چکی بکافران سب کس کی در
بَيْنَ الْجَنَّةِ مِنْ تَرْفَعٍ

بسم الله

پس مایه حاکم بر ملا
هَذَا كَذِبٌ
 به درون بر جسد کاغذ
وَمَدَقُ الْمَرْمُوتِ
 او هیچ گاهی نبی به غیران یکم باور نکردی
الْكَاثِبُ الْاَلِیْمُ وَاحِدٌ
 او رفتی به واقعات مستتر غیبه یک فریادای
 صور اسرافیل بن جبرئیل دم میسار خلق کو با دم
فَاذْهَبْ مِنْ الْجَنَّةِ اِلَى رَبِّكَ
 پس در لب سوخته خور و کلام به چهار کس حاضر کردگان
فَالْيَوْمَ لَا تَنْظُرُونَ
 ای پس همدن معز زور زنجیر بهو کانه مظلوم کو از جحیم
 اگر شب و کیم کجاست انکار ثواب او بقدر معصیت بهو کانه

وَالْمُجْرِمُونَ إِلَّا مَن تَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ

اوید یونکی جرات کو ملے

التي اخرجها الله تعالى من الارض في شجرا

بکمال کمال و عجب
سوی سفل فیسر و شادان

ایکھون

خوار خرمه و انجیر و انجور و انجور

صحت بار و علمان و زمان حور و لیلان و محمد خدیوان

فرش رخت و نکیه و عالی مکان اوریاہم اخذات موسمان

کودتای سیم و چهارم زینکار باد شکلی و شجاری و بنار

ہوونکی اند خدا کی مہربانی جس کے ہر ایک شکر نامہ جہاں

ناله از خون و شکم از خوشی
هر طعام اول ایل بهشت

یا بنی مشغول گزای خدا تا که جاوید بول اپنی افریا

کہ معذب ہیں بالانواع عذاب الشد ووزخ میں ہوتی ہیں کیا اب

اسو لنی کہ یاد کرنا انکا حال بسبب غفلتی تندہی کا حال

اللبا بجر الحفظان من بيان

طالعیت کو دریا

یہاں افسوس غور کرنا چاہیے کہ ہر شے انسان کی دل کا مدعا

پس در این معجزه غایت

که بر پیشانی غدا خندان رتبه عالی به پیشانی ناریمان

لیکھو کہ یہ ہے اہل اللہ کا
میں نہایت پیڑ ہو شک

هر ابراهیم و ابراهیم جنان
اسم که به صاف بود ابراهیم

بدره که یکدیگر را خوشناله
جالی ایست بر سر شلیکی پان

آه کی ایسے کہ مجھ کو ہونے ہو شادی ان کو عیب ہی لگے

جانی اپنا حال اگر اچھا ہے
تو اسے اس کے پاس بھیج دے

تو ابرو دلد و ایی سر خراب
هو در کسب خبر بد است می خراب

کشتی بر عبد الله بن مسعود کشت
یعنی بر عبد الله بن مسعود کشت

حصه خاص عوام موصوفان
میشود و نیز در شام و یکانه

مجلس درگاه امیر
مجلس با برهمن غریب بحر نور

که سنس کر فی حبیب یک نگاه

...

اور کہوں کی وجہ سے اس کی کڑی کڑی

حوض فیضان المومن
بیت المقدس

بندوبلی شہ محلی

هم بدنيا هم هم بوقت نزاع هم

لیکن عجب سیکڑ وین ہو جس قدر اشارہ

ابن عربی در اجالہ اپنی موی ہن جوہر
قولہ تعالیٰ و جعلنا من الماء کما شئنا

که هر یک شی آتشی زنده در جایا که بنویسانی تو مرا در جهان

دکتر سزایان که حکمی طلب فرض هر مردوزن کوروزو

قال رسول الله صلى الله عليه وآله

طلب الحلال فربما يجد على غير وجهه
خبره من غير وجهه من حلال فربما يجد على غير وجهه

ماکت و تجارت یکبشت / نلدش رزق انبیا

تفسیر اکبر الکریم کی یادگار مستوفی حضرت مولانا

15

بسم الله الرحمن الرحيم

پس این مثنوی خود را که می خوانی مرا بخوان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بیک سوز این بیچاره کو
بهری لایق این سوز

حالتن سبک و سبک ایگان کبته بن تمه و ...

قُولِ تَعَالَى انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

حوض نما یا که نفق کرد رزق جویم می دیا بر تم هر دو

رزق درویشان و مسکین و کذا اغنیای بر فرض رازق نهن کیا

پیش از این که هر کس را می بینم میفرماند که اینها
همه از آن بندگانند که مرا از کفر و شرک برهانند

کبریا و جلیل کو سنا دے اور غلیف انکو پہن دے۔

نویسنده این کتاب که اکثر اغنیا

در رفتن زکام شیرین لادن حکم یک بار

وَمَنْ يَكْفُرْ يَكْفُرْ عَلَىٰ نَفْسِهِ سَاءَ مَقَرًّا لِّمَنْ كَفَرَ

جوهر با محتاج و نیاز من بر این محکوبی که
پسین باب است که در کتب کلامی و کتب
کلامیه آمده که در کتب کلامی و کتب
جوهر و روایت با جلیا بولکام حصو که با فقیر و نوجوان
همی تبار را سانه جوی مولو ایل حق سبحان و تعالی
کونکر این صاحب اسرار و مال فکر من بر منی و کوی بر طلال
انکود و محی لایو خدمت منی در خور بر عترت و حرمت منی
عالمونکی مدح کرتا ہی خدا بهر شایان انکی خدمت منی
نم بهشتی سویدار را شاه کینج زردی سوجیه و اندک راه
دستی بود که کوه لیکن او کونند دستی که بهی مردن
انکی خدمت کرتا و ارشاد جهان که بهی عالم وارث معجزان
اسحق منی اقدار را کبری که کسبون پرانی یک پیروی
راست کستی نهی که عاز و کاللا قلب بر کسنا تا شیه تمام
بلکه حیران بوی و دزدی علوم راست فرمائی من مولانا رومی
شیخ نورانی زهی اگر کنند با سخن او نور را بهره کنند

مولوی

اگر منی بلایان عالم و آخر خبی من ظلمات
الحق و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد
والله اجمعین بر حمتک یا ارحم الراحمین پس در
پنده یکی جوقت به سور نام سات بار الحمد لله انکینام
بر من بر نفس انکشان کیا کر بر الحمد لله انکینام
اسطرار بی کوه به جوی و سا تا حاصل موتیر است عا
یبره عیان کیا بب پر سید آفرافت سی رهی بر خلیل
کیولی کید روز میر بر پس آ رور الطاف و عطا به کینا
کر تا بر تفسیر قرآن تون مدام پائی پس راه خداست تمام
کر تا بری منت و بی مزد کار تجکود را کی جزا پروردگار
خلق نه نه چابا خبر سپرد مادر صید کی با بهر شیهی
پیر او نکرا نند در محکوب دعا کینون تفسیر به همیشه خدا
زنده که فرزند کوا کی آله بهی فلک به جبهه شیه و ماه
تجکون به بیانی خلق جنون بهی تفسیر کی نفس و از کون
خلق نه بهی بیانی خلق خوفا قد روجا نیکی جبهه کوا غروب

وَأَمَّا نَسْوَا الْيَوْمِ فَأُولَئِكَ الْمُنْكَرُونَ
او جدا ہوا جن کو تم امیر کاں اگر وہ مومنان و مخلصان
نکوی و نیکی زندہ رہیں اور عزت و کرامت و برکت
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمْ مِنْكُمْ
آپا ہوا کہ ہم سے کیا ارسی آدم نہیں تم سے کیا
إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ وَالشَّيْطَانَ
یہ کہ شیطان کی نطاعت کہو او نہ بندہ کی عبادت کہو
إِنَّهُ لَكُمُ الْعَدُوُّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
یکساں کلبہیں رشتہ کار ہر تہا خاص دشمن کشا
نہ سنا کہ ازہ مکر و دغا او نہ آدم سے غبار کیا
وَإِنْ أَعْبُدُ وَإِنْ
اور یہ کہ بندگی میر کر و اور نہ باسوی کی چہر و
وَأَمَّا صِرَاطُ الْسَقِيمِ
یہ پرستش میر و الیکوشت صاف راہ پرستش
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا
اور ہم کی کہ جہاں میں تھی کرتی تہ وہ کشتہ او پانوی

اور وہ

اور خود المینہ کر لیا تم سب کو غلو بسیار ازیا
وَأَمَّا نَسْوَا الْيَوْمِ فَأُولَئِكَ الْمُنْكَرُونَ
یہ کہ شیطان کی نطاعت کہو او نہ بندہ کی عبادت کہو
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمْ مِنْكُمْ
آپا ہوا کہ ہم سے کیا ارسی آدم نہیں تم سے کیا
إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ وَالشَّيْطَانَ
یہ کہ شیطان کی نطاعت کہو او نہ بندہ کی عبادت کہو
إِنَّهُ لَكُمُ الْعَدُوُّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
یکساں کلبہیں رشتہ کار ہر تہا خاص دشمن کشا
نہ سنا کہ ازہ مکر و دغا او نہ آدم سے غبار کیا
وَإِنْ أَعْبُدُ وَإِنْ
اور یہ کہ بندگی میر کر و اور نہ باسوی کی چہر و
وَأَمَّا صِرَاطُ الْسَقِيمِ
یہ پرستش میر و الیکوشت صاف راہ پرستش
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا
اور ہم کی کہ جہاں میں تھی کرتی تہ وہ کشتہ او پانوی

کہتی ہیں اعضا اور خدا جیونہ کو فروغ دینے کے لئے
 پیش جو اعضا جلد اولیا ابی طاعت کی کو ہر دینی صاحب
 صاحبان میں سے ہے لکھا بندہ مومن سے پوچھتا تھا
 کہ تو کیا لایا وہ ہو کر سر کر سکی نہ طاعت اپنی کا شمار
 خشک انسان کی اعضا کو خدا تبارک ہی پر یک عمل اپنا جدا
 بولیا کی تابتہ اپنی بر خیرات کو اور انامل اپنی تسبیحات کو
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
قال من مسئولات من تطيقها
ولو نشاء لطمنا على اعينهم
 اور اگر تم چاہیں تو تم سب کو کہنے کی خط محو انکی انگلی پر
فاستبقوا الصراط
 پس کریں پستے کہ لیون اپنی راہ چلے تم ہی جس راہ میں تم ہو
فانا يهتدون
 پس کہان در کہتی ہیں راہ کو اونہ پیش رو پس کو نہ ہمارا کو
ولو نشاء لطمنا على اعينهم

اور اگر تم

اور اگر تم چاہیں سب کو انکی گون آدیت سی قدم باہر دیریں
 پس کریں تم کا فروغ سے پہلو کو رہنمون کو خرس اور کو
على ما تشاءهم
 ہو مکھانوں پر اوہو کی آشکار نا وہیں درجین ہو کر شمس
فما استطاعوا مضيا
 پس نہ قادر ہو سکے رفتہ پر بعد اکی کر نہی سکے گذر
ولا يهتدون
 اور ہر سکتی نہیں پر اپنی کبر بعد پیچی کر نہیں سکتی گذر
 یکہ بر شکل نخستین زمیندار بہر نہی جا سکتی نہیں در شکار
ومن نعمره وسنكسسه في الخلق
 اور جس ہم عمر دیتی ہیں درار بن اولیائی او کی پیدائش کا
 ضعف کھانہ قوت کو بدل او جوانی کو بہر ناما اجل
افلا يعقلون
 ایانہں دریافت کرتی کافران جو کہ جس خلق پر قادر ہیں
 پس وہ سو دیکھا تو انہیں طمس کیا و سحر پر ہیں

۱۱۶

کستی ترکهار که بر ملا یعنی شاعرین محمد مصطفی
لایزال است که جوهر الاهی تبارک و تعالی را در کمال

وما علمناه الشعر

او سکنای الله عظم الانبیا شعر یعنی کتب شعر کا
وما یشعنی له

این شعر او کی ای اروا نه شعر کا کتب او سی
کیونکی شعر از خیر الورا دل من شبه قوم کی اما
یعنی جو فرانس بر نظر کلام یه فصاحت یه بلاغت
شاعرین بر او قدر کمال بر او قوت یه پیشین مقال
اسلامی چون شکلا یا او تاز شبه قوم کی دین او
کستی این که حضرت خیر البشر اتفاقا شعر گویند بی اگر
شعر منظوم خوش و زور نام میل بود که در تمام
شعر صریح است و به کبریه نغمه سوزان بر زبان سوزن

والله ذکیر

شهر به جو اولو کلا یا کر پندافع خلق کو بر سر

اولاد دوزخ

وقرآن یسین

او کتب شمس احکام دین بر سر پیر الی العالمین

لیست رکن کان حیا

تاکر و قرآن در او بر سر اول جو زنده یعنی در علم و قول
کسویکی جو پیر و ده قوم جهان جنس منی است نفع است
یا زنده مومن فرخنده بی که حیات سرمد الی انسی
جان شخیص مومن اس لمی که او کی کونفع بر اندر سی

و یحق القول علی الکافرین

در بر وجه و اقوال عدا بر کرده کافران دین خراب
کیونکی این در منک حضرت رسول او کلام حق نیست کر فیقول
اولکم یر و انا خلقنا لهم
لله یسین و کیتی یا جانی که یه خلق بمنی الی و اسطی

فما علمت ایدینا

لله یسین ایدینا یسین عید کور و او بر دنیا
بر هم منی کیا ای ایدینا عید کور و او بر دنیا

انعاما

۱۵۱

چار پا یونکو کیا بیدار گشت

وَلَهُمْ أَجْرُ مَا كَانُوا

پیشانی او چار پا یونکو

وَذَلِكَ لَهُمْ

چون که مردم بیدار گشتند چار پا یونکو برای مردمان

وَلَهُمْ أَجْرُ مَا كَانُوا

پیشانی او چار پا یونکو

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

اورا و نهون بعضی کو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

بهر مردم چار پا یونکو عیان

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

اوین چار پا یونکو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

پیدا چار پا یونکو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

کر که پیدا چار پا یونکو تمام کردمان

اولاد

او فوایدی بین مردم

وَلَهُمْ أَجْرُ مَا كَانُوا

اوین چار پا یونکو

وَذَلِكَ لَهُمْ

چون که مردم بیدار گشتند چار پا یونکو برای مردمان

وَلَهُمْ أَجْرُ مَا كَانُوا

پیشانی او چار پا یونکو

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

اورا و نهون بعضی کو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

بهر مردم چار پا یونکو عیان

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

اوین چار پا یونکو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

پیدا چار پا یونکو که می رود مثل کا و کو سفند دل فروز

وَمِنْهَا يَا كَلُونَ

کر که پیدا چار پا یونکو تمام کردمان

اولاد

وَمَا يَخْلُقُ
 اور جو چاہے کرتا ہے کائنات کا ہر مہر سے کافر کی لہر و تار
 ہم جہاد یونانی انکو یوم دیا ارادہ آواز کھرکایا
 جو نہان کہتی ہیں جھکو باغیاں سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس
 کہتی ہیں کہ ان کی بنی خلف استخوان کہنے کی قدرت
 تانہ سے ملتا ہو الیکرین درمیان مجلس خیر الورا
 وہ مشورت استخوان سکون کیا مہر سے یہ ہونگا
 تہرواں چند مصداق دینہ قریشی اکی حضرت سی لکھا
 کون بڑا ہے کہ اسکو جمع کر پیر جلد و لکھا انہیں بار در
 دیکھ کر حضرت پیرین کہا کہ اوٹھا و لکھا انہیں خالو میرا
 اوکر لکھا جھکو پیر زندہ بکور ڈال لکھا دوزخ میں ہر ابرائی
 جبکہ ہم کہہ چکے ہیں قیل و قال آری یہ آیت زنی ذوالکمال
وَمَا يَخْلُقُ
 ایسا نہ دینا فانی یہ یہ سہلا کہ ان کو معنی خود پیدا کیا
مِنْ لُطْفَةٍ

الغنائی

ای معنی سی لطفہ و علقہ کیا کر کی مضغ صور ان دیا
 تاکہ مان کی مہر سے ہو کہتے ہیں باہر آئے صاف برادر زمین
 پیر فضولیت سے ہو کر نوجوان ہو سخی کو رو دینے و پھیلان
قَالَ اَمْ هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ
 پس ہر اساعت انی یحیا ای لڑائی کرنی والا بر ملا
وَضَرْبُ لَنَا مَثَلًا
 او ہمارو اٹلی مار مثل بزم میں یکے کر لایا وہ غل
 یعنی ملکر استخوان کہنے کو کر دیا برباد سب کی رو برو
وَنَسِيَ خَلْقَهُ
 اور بھولا خلق اپنا وہ دنی کہ روسی پیدا کیا ز آب می
قَالَ مَنْ يَخْلُقُ الْعِظَامَ
 یوں کہا مجلس حضرت علی بن کون زندہ کر رہی استخوان
وَهِيَ اَرْكَانُهُمْ
 حال یہ کہ وہ ہر ہر سید خراہی عروق و پوست بنی آدم و عورت
قَالَ يَخْلُقُهَا اللّٰهُ

۱۲۱

ای محمد که بوی کور و حجاب جان ای بخشید و چنان
انشاء اول مرتبه
 که سی پدایا بخت است این قدر که ای غفار
وهو یصل خلق علیهم
 و در ده بر خلق کا عالم بدست یعنی راکه جمله کائنات
والله یجعل لکم من الشجر الاخشب
 و ده خدا که جنتی بی پدایا رود درخت نبرستی بر شما
نار ۱

آتش سوزان بر آرد روان مرغ او غفار به هو عیان
 من این دشمنی به جای رود درخت مرغ و غفار ارفا
 لک شاخ مرغ بر شاخ غفار کبشی بی بوی آتش آشکار
والله انتم منه لوقتون
 پس روان آتش بر آشکار گری بوی آتش کور و شوی بر کار
 بهو در آتش قدرت آتش در گزیده خلق با از شاخ تر
 کیا بر او که دارد ای پدایا زنده گزیده آتشخوان گزیده کا
 کبشی بی

کبشی بی پدایا بر آرد روان مرغ بوقت خلق تا دم آشکار
 از حجاب خلق آرد و سما گوش مخلوقات بی آبی ندا
 چنان بی بوی آتش بر آرد که در خموش خلق و بایست
 نایب بر حق این علم دین او خلیفه هو کار در زمین
 این دو نوا که سی پدایا دارد دنیا بی آبی بر کار
 عرش اعظم من حاجب یقال که در این بی بوی آتش
 عرش که با الاله العالمین ایسی بنده خاص بوی آتش
 مجبسی پدایا که نون نوالی است من عظمی محکومش بر کار
 بعد از آن که نیمی بی پدایا آرد جرح عظم نیمی بی جرح
 بر زمین آرد و عجز و انکار چپ بر جرح و کس بر خاک
 بی بوی آتش بر آرد که در آرد و مرد و دنیا و خاک
 بی بوی آتش بر آرد که در آرد که نون نوالی است
 از زمین بر آرد که در آرد که نون نوالی است
 از زمین بر آرد که در آرد که نون نوالی است
 حق کو و بی عجز از آبی پدایا بر کار که نون نوالی است

یہ کہا کہ تو نہیں جو خاک را آب کو بچھو و بیوفار
 ہو کہ لازم ہے عزت ہو کہ بیستے او سر مرد کو پید کرن
 ہو بشر کو خاک سے پیدا کیا یہ اوستہ سے عزت و حرمت دیا
 کہ فرشتوں کو کیا سجدہ کرو نقش پا پر او کی پائے سر و پرو
 محمد کو از فرزند کریم جان بوجہ اس نکتہ کو خوب یاد رکھو
 کہ ترا آغاز کار ای پیغمبر او بای آدم اب البشر
 خاک را کی پس از دی چاہی چو رشتوں افتادگی
 خاک را جو رست از بیوفار کہ یہ یہ مقبول در گاہ خدا
 کہ غرور اور خدا کا نام لی عاجز کو مانتہ اپنی سے نہ دی
 اور یوں قصہ انکشتی جب لیماں کو عنایت نہیں کی
 چار نکتہ کلان و یکہ چال دل میں کرانی کلان کا خیال
 کہتی متنی با ہم ای بی کی تم اور کہ خضر نہیں ہو پس
 دل میں کہتی تیر زور و کبری کہ نہیں میں لایق انکشتی
 پس ہو صادر یہ حکم گیری کہ پنا خضر کو تو انکشتی
 عاجز کرانی ہو جو میں از عقول کہ یہ یہ مقبول اللہ و رسول

ایضاً
 الہی

اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
 لایا نہیں جس نے کیا خلق آسمان اور زمین کو جب ام کلان
وَقَدْ عَلِمَ اَنْ يَخْلُقَ مِثْلَكُمْ
 قادر اور پروردگار سے عیان شد کہی خود تر در جسم جان
 جو کر ہی خلق جسم گیر کر کی نہ خلق اجرام صغیر

الہی

آفریدار جو چاہی بیکان ان سے بہر خلق اجرام کلان
وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ
 اور وہ بیکافرینند و بذا ہر وہ دانائے مخلوقات کا
اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا
 اگرچہ اس کی نہیں شان خدا جانتا خلق جبکہ چیز کا
اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

یہ کہ فرماتا راوشی گو کہ ہو پس وہ ہوتا وہی جی سخنو
 صورت علم کی کہ پنا ہی ہو پس وہ ہوتا کہ جس رو برو
 بعض کہتی ہو کہ تمثیل ہی بر کمال قدرت خلایق جی

به مثل سچ گیتی پس این خرد گزیدند به سلیمان کی دهد
قول حضرت امیر المومنین علی مرتضی
صلواته والسلام استراحت الناس فی البیت
 ای پسر ارشد و امیر خوشنمای یعنی یاس از ناس بر آرام نامی
 نا امید خلقی شمر سبکمای راحت و آرام جان مردمان
 پیر کا جی خلقی سه دل پیر کیا رو بکلی رو کیا سور خدا
 ایک دن محو امی تبارده پرورد نخلی جو بارش خنک دراز
 ناکان آیا نظر یک شیان بر درخت کته سال بگلان
 چیده کیا او س پر پرده پرده آتش جوی شکم سے ناکزیر
 آتشانی تیر لعل قیمتی یک صبح بار و یک چنبا کالی
 او نکی لاسرتی غلیبوار بران بجی از الوان میران و شیان
 سپر سے انراوه پر خوش خرد باند کرد ستار من پانچون
 کرکی پشند و من بینای کیر سانه او کم نرم کی لایا اپنی کیر
 یک عدد کو بیج و ده مرد فقیر سو کیا دولت من مثل یک امیر
 سحر بر این قصه سی به قصه تیرا منقطع جوی پر سو خدا
 لایا

سوز و غم من بخت کلان
 اسد من لعل اجالت قیمتی
 سیر ز رانته از کج سکران
 الله صلی علی النبی
 سیر ز رانته از کج سکران
 ای پسر از ناس بر آرام نامی
 سیر ز رانته از کج سکران
 ای پسر از ناس بر آرام نامی
 سیر ز رانته از کج سکران
 ای پسر از ناس بر آرام نامی

اور ہیں خوش دل میرا خواں دین
 از طفیل آل ختم المرسلین

راقم الحروف کا راسلہ عباد در شرف و خیر البلاد الہ
 در علم میں پور مضاف بھی پور در سکھ امام بارہ خود بنا
 ہفتم شہر ذیقعد سنہ یک ہزار و دو صد و دوازد ہجری



